دنیا کے بارے میں جاننا

مُعاشرتی عُلوم

چوتھی جماعت کے لیے

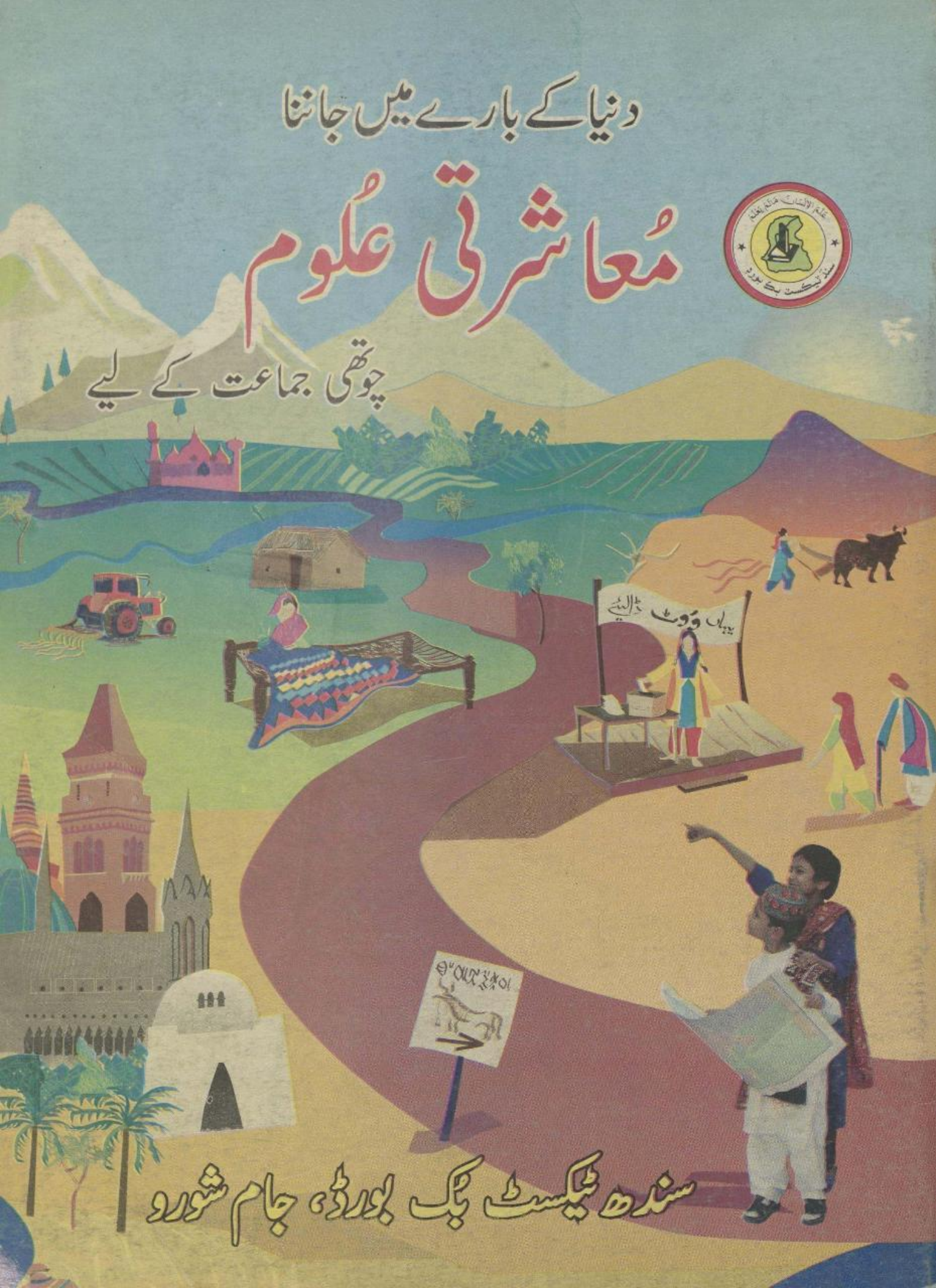

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

مُعاشرتی عُلوم

چوتھی جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ، جام شورو

Curriculum, Research, Development & Text Book Production Bureau
LIBRARY
054

ناشران

شیخ شوکت علی اینڈ سنز

اُردُو بازار۔ایم اے جناح روڈ

کراچی

جملہ حقوق بحق سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو محفوظ ہیں

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ بہ تعاون آغا خان یونیورسٹی، انسٹیٹیوٹ فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، کراچی
منظور کردہ: وفاقی وزارت تعلیم (شعبہ نصاب) اسلام آباد بہ مراسلہ نمبر F-4-4/2003-SS-1 بتاریخ 15 مارچ 2004ء
بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس صوبۂ سندھ
قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب نصاب کی تصیح شدہ

مصنفین : ڈاکٹر برناڈیٹ ایل ڈین
مسز روبینہ امین قریشی
الکریم داتو

مترجم : پروفیسر بدر الدجیٰ

ادارت ونگرانی : قائم الدین بلال
غلام محی الدین بلیدی

نقشہ نویسی : محمد مرتضیٰ خان

نگرانِ اعلیٰ : مشتاق احمد ایچ قریشی
چیئرمین سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ

کمپیوزنگ اور لے آؤٹ : گرافکس اینڈ آرٹ سیکشن
شیخ شوکت علی اینڈ سنز کراچی

مطبوعہ : سندھ آفسٹ پرنٹرز اینڈ پبلشرز کراچی

محترم استاد صاحب!

چوتھی جماعت کی معاشرتی علوم کی درسی کتاب وفاقی وزارتِ تعلیم (شعبہ نصاب)، اسلام آباد 2002ء کے معاشرتی علوم کے نصاب کے مطابق مرتب کی گئی ہے۔ معاشرتی علوم کا مقصد مستعد اور ذمہ دار شہریوں کا فروغ ہے، جو معاشرے کی بہتری کے لیے حصہ لے سکیں۔

نصاب اور درسی کتاب کے مقاصد یہ ہیں

- معاشرتی علوم کے تصورات اور مفاہیم کا علم، فہم اور ان کا اطلاق
- مشاہدہ، ابلاغ، فیصلہ سازی اور متنازع امور کو حل کرنے کی صلاحیت کی نشوونما۔
- تعاون، رواداری، ذمہ داری اور انصاف کے روّیوں کو ابھارنا۔
- انسانوں سے محبت کا فروغ۔
- اپنی اور دوسروں کی زندگی کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے پر امن طور پر رہنے اور کام کرنے کی اہمیت اجاگر کرنا۔

بچے سب سے بہتر طریقے سے اس وقت سیکھتے ہیں جب وہ اِس عمل میں سرگرمی (ذہنی اور جسمانی) سے حصہ لیتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہر باب میں تعلیمی مواد، تصاویر نقشے ہیں اور ان کے ساتھ ہی طلبہ کو شامل کرنے والی سرگرمیاں ہیں تا کہ وہ اصل پیغام کا ادراک کر سکیں۔

تصور اور فہم کے ساتھ ساتھ یہ درسی کتاب طلبہ کو (مقاصد میں بیان کردہ) مہارت اور روّیہ حاصل کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے، جس کو مشق کے ذریعے اجاگر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ نصاب کے ساتھ ساتھ ایسے مواقع کی تلاش میں رہے جس کی وجہ سے طلبہ سیکھے ہوئے صلاحیتوں اور مہارتوں کا بھرپور اظہار کر سکیں، مثلاً طلبہ کو اسکول۔کلاس کے انتظام میں (بطور مانیٹر یا صرف رابطہ کار) شریک کرنا یا طلبہ کو نصاب کے علاوہ اضافی سرگرمیوں کی اجازت دینا تا کہ وہ سیکھی ہوئی مہارتوں اور روّیوں کا تجربہ و مشاہدہ کر سکیں۔

ہر باب اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ یہ کلاس میں دو یا تین پیریڈ میں مکمل ہو جائے تا ہم کچھ سرگرمیوں میں زیادہ وقت درکار ہوگا۔ اس لیے اپنا درس مرتب کرتے وقت اس کا دھیان رکھیے۔

اس درسی کتاب کو کس طرح استعمال کیا جائے

آغاز سے پہلے درسی کتاب کو ایک مرتبہ توجہ سے پڑھ ڈالیے۔ بطور استاد آپ کے اپنے کچھ خیالات اور نظریات ہوں گے۔ آپ اپنے طلبہ کو سب سے بہتر سمجھتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ اس درسی کتاب میں بیان کردہ خیالات اور سرگرمیوں کو بطور استاد اپنے تجربات اور اپنے طلبہ کی ضروریات کے پیش نظر مزید اجاگر کریں۔

اُستاد کی رہنمائی

اس درسی کتاب کے استعمال میں مدد کے لیے ہم نے صفحے کے حاشیے میں استاد کے لیے ہدایات بیان کی ہیں۔ یہ ہدایات ہلکے نیلے رنگ میں ہیں اور ان ہی میں اس کی شناخت کرادی گئی ہے۔

ہر باب کی سرگرمیاں

بچے سرگرمیوں میں شریک ہو کر سیکھتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے کسی باب میں جو کچھ پڑھا ہے اس کے بارے میں سوچتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہر باب میں سرگرمیوں میں شامل کی گئی ہیں۔ بچے اور بھی طریقوں سے سیکھتے ہیں۔ اس لیے یہ سرگرمیاں طلبہ کی مختلف صلاحیتوں (تحریر و تقریر اور ڈرائنگ وغیرہ) کی طلب گار ہوتی ہیں تا کہ اس باب کے مقام کا بھر پور ادراک ہو سکے۔

باب کے اختتام کی سرگرمیاں

تمام بچے پہلی مرتبہ میں بتائے گئے مفاہم اور تصورات کو نہیں سیکھتے ہیں۔ اس لیے ہر باب کے اختتام پر سوالات، عملی کام اور اضافی سرگرمیوں میں شامل کی گئی ہیں تا کہ اس باب کے اہم تصورات کا اعادہ ہو سکے۔ بچے ایسی سرگرمیاں منتخب کریں جو ان کو تصورات کے سمجھنے میں مدد دیں۔ اضافی سرگرمیاں ہمیشہ استاد کی مدد سے سرانجام دینی چاہیں۔

گروہی کام کیسے کیا جائے؟

کچھ سرگرمیاں اس نوعیت کی ہیں کہ ان میں طلبہ گروہوں میں کام کرتے ہیں۔ ذیل میں کامیاب گروہی کام کے لئے چند اقدام بیان کیے گئے ہیں۔

1- گروپ میں شامل طلبہ کی سرگرمیوں کا جائزہ لیجیے۔ مثلاً اپنی باری کا انتظار کرنا، دوسرے کو سننا، کام کی ذمہ داریوں میں شریک ہونا اور خاموش آوازوں کا استعمال کرنا۔

2- گروپ بناتے وقت پہلے دو کا گروپ بنائیے۔

3- جب دو کے گروپ میں کام کرتے ہوئے وہ مطمئن ہو جائیں تو اس جوڑے کے ساتھ دوسرا جوڑا شامل کر لیں کہ گروپ میں چار ہو جائیں۔

4- گروپ میں شامل طلبہ کا مشاہدہ کیجیے کہ وہ اپنا کام کر رہے ہیں اور اپنے گروپ کی صلاحیتوں کو استعمال کر رہے ہیں۔

5- آخر میں دیکھیے کہ انہوں نے اپنے ذمہ کا کام کس طرح کیا ہے (ہر گروپ اپنا کیا ہوا کام کلاس کے سامنے پیش کر سکتا ہے)۔ ہر گروپ کی صلاحیتوں پر انہیں بعد میں مشورہ دیجیے کہ وہ آئندہ کس طرح اس کو مزید بہتر بنا سکتے ہیں۔

جائزہ

ٹیسٹ اور امتحان کے ذریعے ہر باب کے اختتام پر جائزہ لیجیے۔ اس جائزے میں سوالات، عملی سرگرمیوں اور مختلف مہارتوں کی جانچ شامل ہوں۔ اس طرح کے سوالات اور سرگرمیاں سیکھنے کے عام معمولات سے ہٹ کر ہوتی ہیں اور نظریات وتصورات کے دیر پا فہم اور ادراک کو فروغ دیتی ہیں۔

فہرست مضامین

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
پہلا باب	نقشہ کے بارے میں جاننا	1
دوسرا باب	سندھ کی تاریخ	10
تیسرا باب	سندھ کی طبعی بناوٹ	20
چوتھا باب	موسم اور آب وہوا	28
پانچواں باب	قدرتی نباتات	38
چھٹا باب	اُگائی ہوئی نباتات (زراعت)	45
ساتواں باب	آبادی	52
آٹھواں باب	ذرائع ابلاغ و اطلاع	58
نواں باب	صوبے کا طرزِ حکومت	67
دسواں باب	ہمارے صوبے کے مسائل	73
گیارہواں باب	فلاحی کام	80
بارھواں باب	سندھ کی چند اہم شخصیتیں	86
تیرھواں باب	حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	89
چودھواں باب	خلفائے راشدینؓ	92

پیش لفظ

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جس کا فریضہ درسی کُتب کی تیاری و اشاعت ہے۔ اس کا اوّلین مقصد ایسی درسی کُتب کی تیاری و فراہمی ہے جو نسلِ نو کو شعور و آگہی اور ایسی صلاحیت بخشیں، جن کے ذریعے وہ اسلام کے آفاقی نظریات، بھائی چارے، اسلاف کے کارناموں اور اپنے ثقافتی ورثہ و روایات کی پاسداری کرتے ہوئے دورِ جدید کے نت نئے سائنسی، تکنیکی اور معاشرتی تقاضوں کا مقابلہ کر کے کامیاب زندگی گزار سکے۔

اس اعلیٰ مقصد کی تکمیل کی غرض سے اہلِ علم، ماہرینِ مضامین، مدرّسینِ کرام اور مخلص احباب کی ایک ٹیم ہر سمت سے حاصل ہونے والی تجاویز کی روشنی میں درسی کُتب کے معیار، جائزے اور ان کی اصلاح کے لیے ہمارے ساتھ پیہم مصروف عمل ہے۔

ہمارے ماہرین اور اشاعتی عملے کے لیے اپنے مطلوبہ مقاصد کا حُصول اُسی صورت میں ممکن ہے کہ ان کُتب سے اساتذہ کرام اور طلبہ و طالبات کما حقّہٗ استفادہ کریں۔ علاوہ ازیں ان کی تجاویز و آراء کُتب کے معیار کو مزید بہتر بنانے میں ہمارے لیے مُمِدّ و مُعاون ثابت ہوں گی۔

مشتاق احمد ایچ قریشی

چیئرمین

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ

پہلا باب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشے کے بارے میں جاننا

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں سیکھیں گے

- نقشے کے اجزاء
- یہ اجزاء نقشہ کو پڑھنے میں ہماری کس طرح مدد کرتے ہیں
- نقشے کی مہارتوں کو سندھ کے نقشے پر استعمال کرنا

نقشہ کسے کہتے ہیں؟

تیسری جماعت میں ہم نے پڑھا تھا کہ نقشہ کسے کہتے ہیں۔ شکل 1.1 میں دیئے گئے نقشے کو غور سے دیکھیے اور لکھیے کہ آپ کے خیال میں نقشہ کیا ہے؟ یہاں نقشے کی مختصر تعریف دی گئی ہے۔ یہ بتایئے کہ آپ کی لکھی ہوئی تعریف

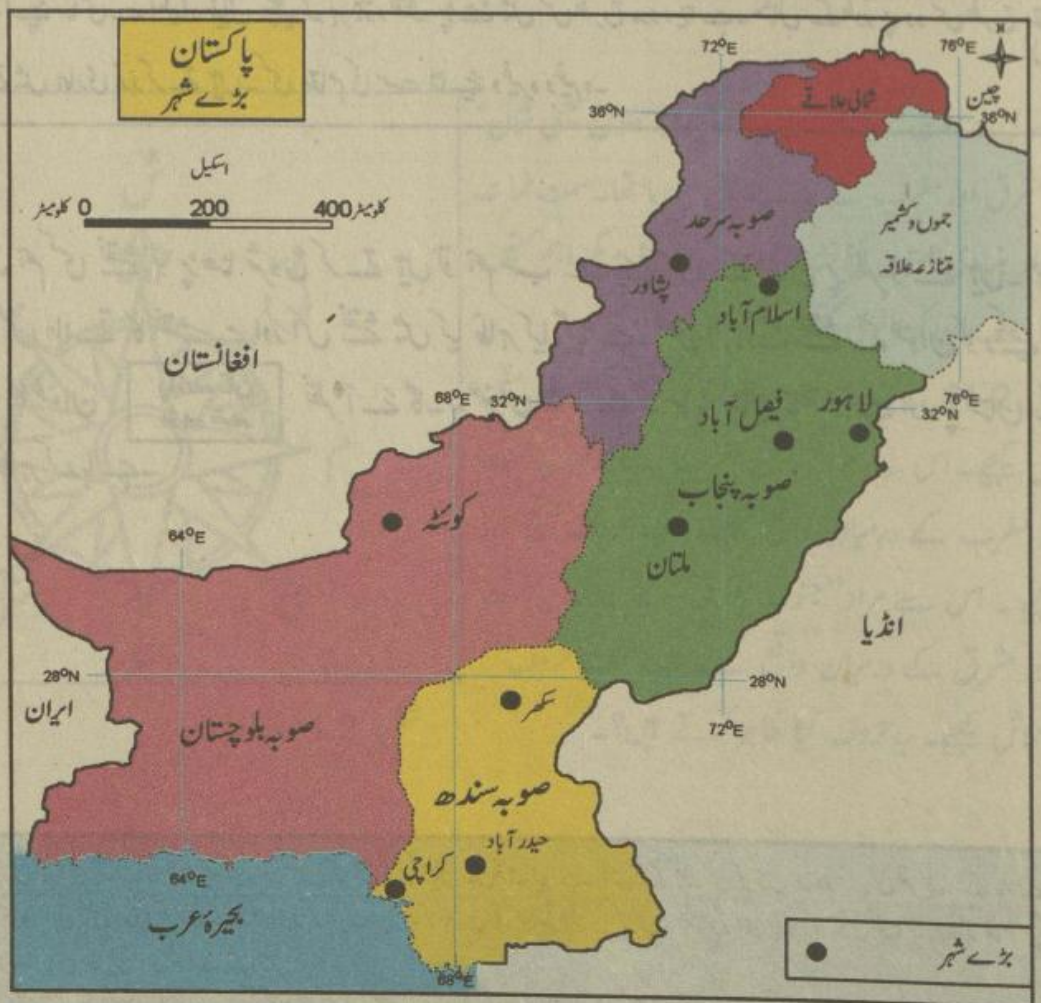

شکل : 1.1 پاکستان کے بڑے شہر

اس سے کتنی مطابقت رکھتی ہے۔ ''نقشہ زمین کی کل سطح یا اس کے بعض حصوں کا ایک ایسا نقش (ڈرائنگ) ہے جو اوپر کی جانب سے دیکھنے پر نظر آتا ہے''۔

نقشے کے اجزاء

کسی نقشے کو دیکھیے اور ان اجزاء کی فہرست مرتب کیجیے جن کی مدد سے اسے پڑھا جا سکے۔ عام طور پر نقشے کے مندرجہ ذیل اجزاء ہوتے ہیں۔

- عنوان
- قطب نما یا شمال کی سمت کو ظاہر کرتا ہوا تیر
- کلید جس میں علامات شامل ہوں
- اساسی خطوط
- پیمانہ

سرگرمی: اپنے ساتھی سے اظہار خیال کیجیے کہ ہر جزو نقشہ پڑھنے میں کس طرح مدد دیتا ہے۔ مثال کے طور پر وہ کس طرح مقامات تلاش کرنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ کسی مقام کی سمت بتایئے وغیرہ وغیرہ۔

عنوان

جب ہم کسی نقشے کو پڑھنا شروع کرتے ہیں تو ہم سب سے پہلے اس کے عنوان پر نظر ڈالتے ہیں۔ عنوان بتاتا ہے کہ یہ کس علاقے کا نقشہ ہے اور اس نقشے میں کیا ظاہر کیا گیا ہے۔ شکل 1.1 کے نقشے کے عنوان کو دیکھیے۔ آپ کو اس طرح کا عنوان **پاکستان بڑے شہر** نظر آئے گا۔ یہ عنوان بتاتا ہے کہ یہ پاکستان کا نقشہ ہے اور پاکستان کے بڑے شہروں کو ظاہر کر رہا ہے۔

- بچوں کو کہیں کہ اپنی کتاب کا نقشہ کھولیں اور لکھیں کہ ان کے خیال میں نقشہ کیا ہے۔ اُس کے بعد اُن کو کہیں کہ وہ اُس کی تعریف کے بارے میں پڑھیں اور اِس کا وہ اپنی لکھی ہوئی تعریف سے موازنہ کریں۔ ان کی کوششوں کی حوصلہ افزائی کریں۔ استاد کو اس بات کا یقین کرنا چاہئے کہ تمام سرگرمیاں بچوں کی کاپیوں میں کی جائیں اس کتاب میں نہیں۔
- بچوں سے کہیں کہ ان اجزاء کی فہرست بنائیں جو ان کو نقشہ پڑھنے میں مدد دے۔ اور اس کے بارے میں اپنے ہم جماعت دو بچوں یا ایک چھوٹے گروپ کی شکل میں بات چیت کریں کہ ہر اجزاء نقشے کو پڑھنے میں کیسے مدد کرتے ہیں۔

سرگرمی: نقشے کے عنوانات کو پڑھنا

اپنی اس کتاب یا کسی اٹلس (نقشوں کی کتاب) کو دیکھیے۔ اس کے عنوانات کو پڑھیے۔ نقشے کے علاقے کی نشاندہی کیجیے اور بتائیے کہ نقشہ کیا دکھا رہا ہے۔ ذیل کی طرح ایک ٹیبل اپنی کاپی میں بنائیے اور نیچے دیئے گئے خانوں کو پُر کیجیے:

نقشے کا علاقہ	نقشہ کیا ظاہر کرتا ہے
پاکستان	بڑے شہر

سمتیں

تیسری جماعت میں ہم نے چار بنیادی سمتوں یعنی شمال، جنوب، مشرق اور مغرب کے بارے میں پڑھا تھا۔ سمت نما نہ صرف چار بنیادی سمتوں کی نشاندہی کرتا ہے بلکہ دیگر اہم سمتیں بھی بتاتا ہے۔ ان کو ثانوی سمتیں کہتے ہیں۔

شکل 1.2 میں دکھائے گئے سمت نما کو دیکھیے۔ حروف 'ش غ' تلاش کیجیے۔ اس سے مراد "شمال مغرب" ہے کیونکہ یہ سمت شمال اور مغرب کے درمیان واقع ہے۔ اب حروف 'ج م' تلاش کیجیے۔ اس سے مراد "جنوب مشرق" ہے کیونکہ یہ سمت جنوب اور مشرق کے درمیان واقع ہے۔ اب آپ حروف "ش م" تلاش کیجیے۔ یہ حروف کیا ظاہر کرتے ہیں؟۔

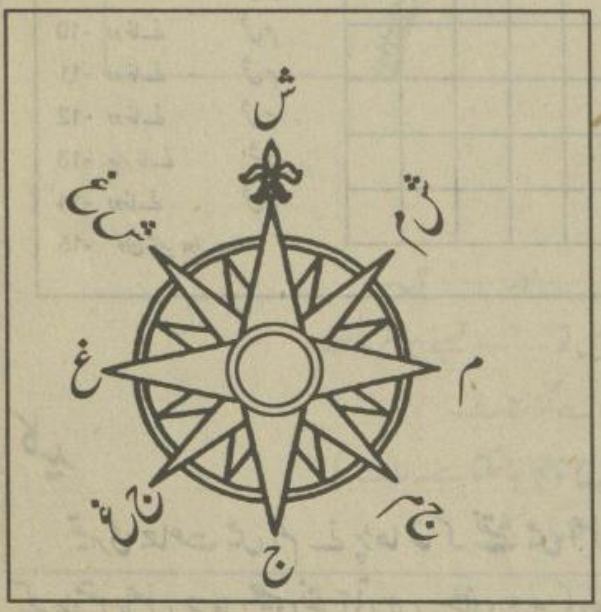

شکل :1.2 سمت نما

اگر آپ چاہیں تو یہ سرگرمی کلاس میں بچوں کی مدد سے بلیک بورڈ پر کروا سکتے ہیں۔ جب بچے یہ سرگرمی کر رہے ہوں تو آپ کلاس کا تیزی سے جائزہ لیں کہ کیا انہوں نے صحیح طریقے سے سرگرمی شروع کی ہے یا نہیں۔ اگر انہوں نے صحیح طریقہ اختیار کیا ہے تو ان کو شاباش دیں اور ان کی تعریف میں کچھ کہیں۔ اگر نہیں تو ان کو پہلے ایک یا دو مرحلوں کے بارے میں بتائیں۔

سرگرمی: سمت نما کی سمتوں کے مطابق عمل کرنا

سمت نما کی سمتوں کے مطابق چلتے ہوئے معلوم کیجیے کہ کون چھپا ہوا ہے۔ بنیادی سمتوں کے لیے مربعوں ☐☐☐ کے کناروں کے ساتھ ساتھ چلیے۔ ثانوی سمتوں کے لیے مربعوں کے ◹◹ کونوں سے کونوں کو ملایئے۔ پنسل کا استعمال کیجیے جو حصہ مکمل ہو جائے' اسے فہرست سے خارج کر دیجیے۔ لفظ ابتداء سے شروع کیجیے۔

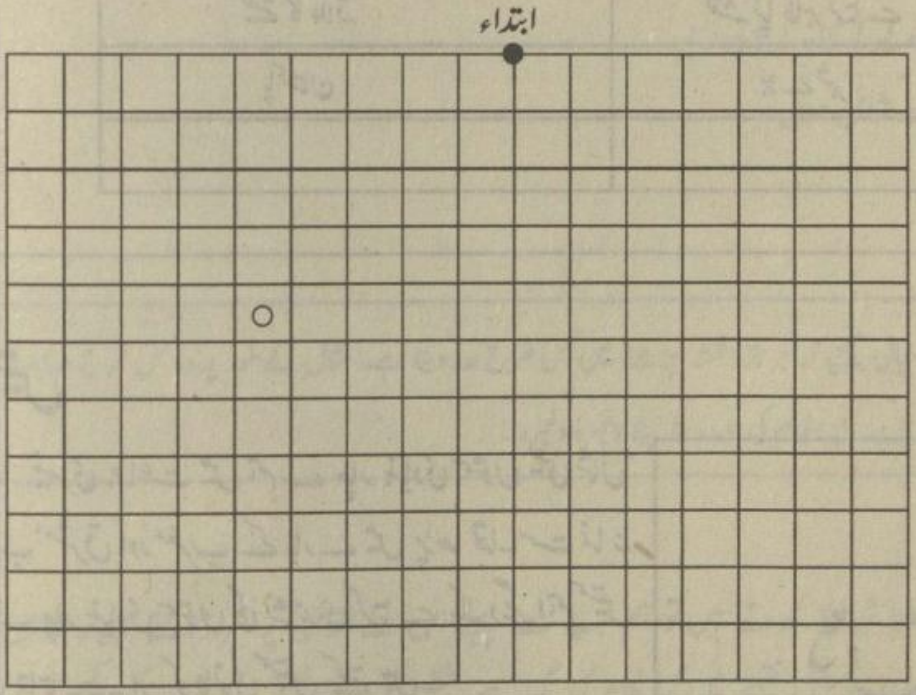

1- دو خانے جنوب
2- دو خانے مشرق
3- تین خانے ج م
4- دو خانے ش م
5- چھ خانے جنوب
6- دو خانے ش غ
7- تین خانے ج غ
8- آٹھ خانے مغرب
9- دو خانے ش غ
10- دو خانے ش م
11- دو خانے ش م
12- دو خانے ش م
13- چار خانے مشرق
14- دو خانے ش م
15- کون چھپا ہوا ہے؟

کلید

تیسری جماعت میں ہم نے پڑھا تھا کہ نقشے میں اصل چیزوں کو ظاہر کرنے کے لیے علامتیں استعمال کی جاتی ہیں۔ کچھ علامتیں اصل چیزوں جیسی نظر آتی ہیں۔ مثلاً درخت کی علامت 🌳 ہے اور ریل کی پٹری کی علامت ╫╫╫ ہے۔ بعض علامات اصل چیزوں جیسی نظر نہیں آتیں مثلاً ☐ کی علامت کسی عمارت کو اور ● کی علامت کسی شہر کو ظاہر کرتی ہے۔ اسی لیے ہر نقشے میں کلید ہوتی ہے جو نقشے میں استعمال ہونے والی علامتوں کو ظاہر کرتی ہے اور یہ بھی بتاتی ہے کہ ان علامتوں سے کیا مراد ہے؟

سرگرمی: نقشے کے کلید کا استعمال

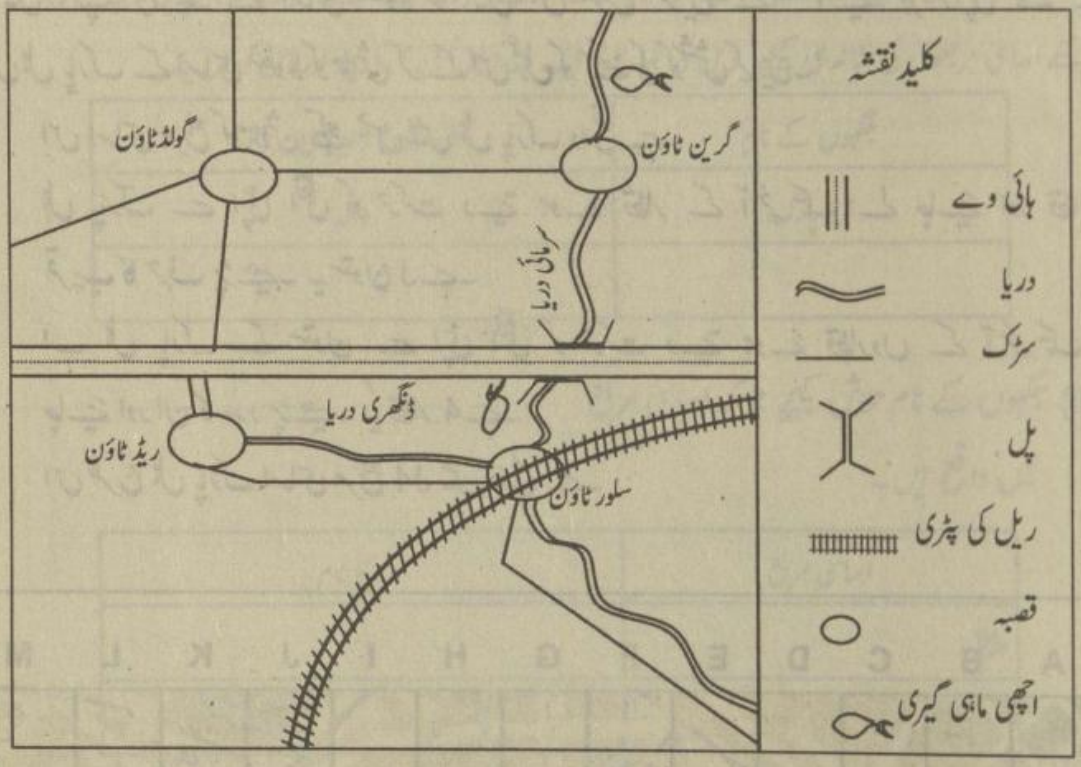

نقشے کے کلید استعمال کرتے ہوئے درج ذیل جملوں کو مکمل کیجیے:۔

(1) نقشے پر کے علامت سے .....مراد ہے۔

(2) اچھی ماہی گیری کے مراکز کے قریب ترین دو قصبے.....اور..... ہیں۔

(3) اگر آپ مچھلی پکڑنے کے لیے ریل کے ذریعے آئیں تو ..... قصبے پر اترنا ہوگا۔

(4) سرمائی دریا دو قصبوں .....اور..... کے قریب سے گزرتا ہے۔

(5) نقشے پر بتایئے کہ ہائی وے سے گرین ٹاؤن کس طرح پہنچا جاسکتا ہے۔ راستے کی نشاندہی کے لیے ⟵ ⟵ کی علامت استعمال کیجیے۔

اساسی خطوط کے استعمال سے مقامات کا تعیّن

نقشوں میں مقامات کا تعین کرنے یا تلاش کرنے کے لیے اساسی خطوط استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ خطوط نقشے کو اساسی مربعوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ ان مربعوں کی قطاروں کو 'اعداد' سے اور مربعوں کے ستونوں کو حروف سے ظاہر کرتے ہیں۔

کسی جگہ کے محلِ وقوع کو اساسی خطوط سے دریافت کرنا

نقشے میں آپ کسی جگہ کے اساسی خطوط کا تعین کس طرح کریں گے؟ آیئے شہر کراچی کے نقشے پر شکل 1.3 میں ہل پارک کے اساسی خطوط کو تلاش کر کے اس عمل کو سیکھنے کی کوشش کریں۔

1- اس اساسی مربع کو تلاش کیجیے جس میں ہل پارک واقع ہے۔

2- ہل پارک سے اپنی انگلی کو حرکت دیتے ہوئے قطار کے آخر تک لے جایئے اور قطار کے قریب کا حرف پڑھیے۔ یہ ستون J ہے۔

3- اب ہل پارک کے ستون سے اپنی انگلی کو حرکت دیتے ہوئے قطاروں کے آخر تک لے جایئے اور ان کا عدد پڑھیے۔ یہ قطار 4 ہے۔

4- اس طرح ہل پارک اساسی مربع J4 میں واقع ہے۔

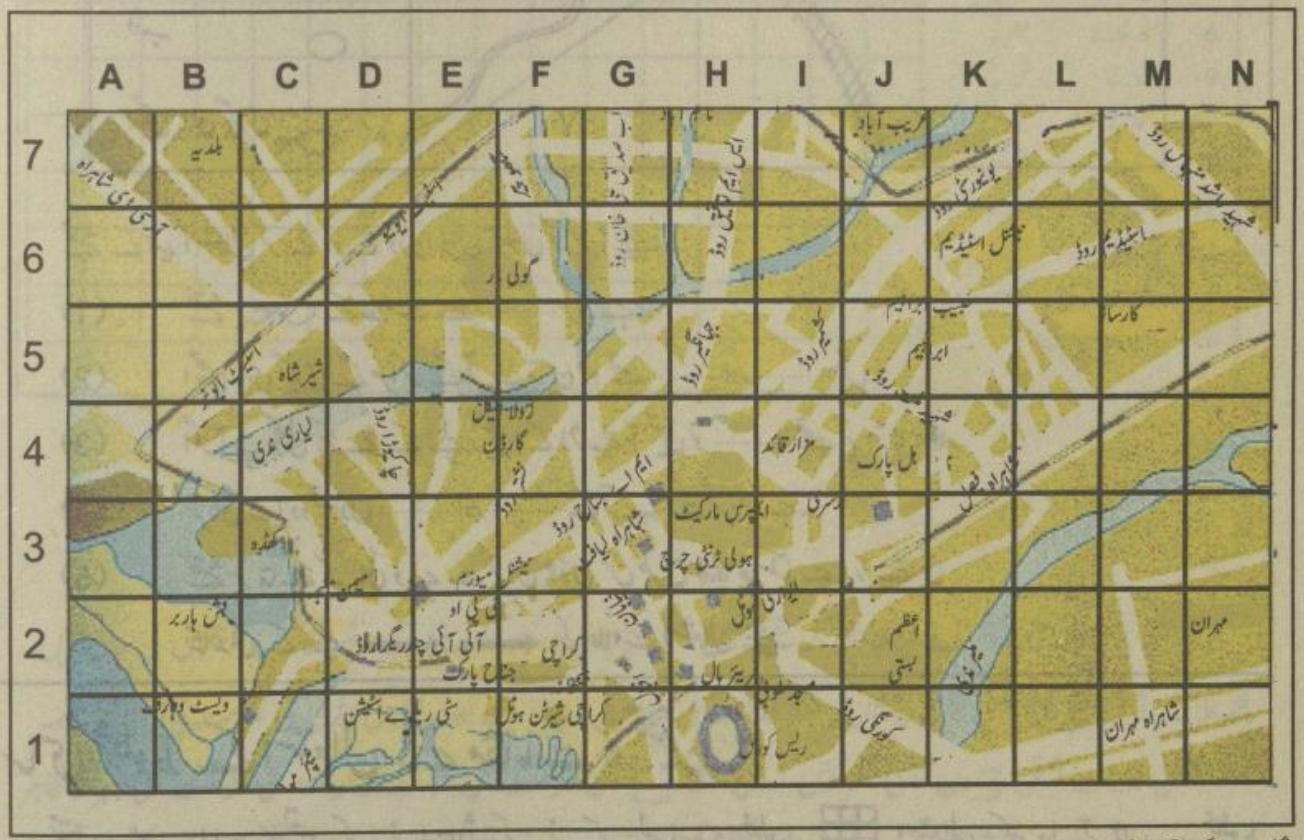

شکل 1.3 کراچی کا نقشہ

بچے مغرب سے مشرق کی جانب قطاروں کی سمت چلتے ہوئے اور شمال سے جنوب کی طرف ستونوں کے ساتھ اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے قطاروں اور ستونوں کے فرق کو سمجھ لیں۔

سرگرمی: جگہوں کا تعین کرنا

(i) شکل 1.3 میں دیئے گئے نقشے کو دیکھیے اور اوپر بتائے ہوئے طریقے کے مطابق مزار قائد، نرسری، جہانگیر روڈ، اعظم بستی اور کشمیر روڈ کے اساسی مربعوں کی نشاندہی کیجیے۔ ذیل کی طرح کا ایک جدول (ٹیبل) بنایئے اور اس کو بھریئے

جگہوں کے نام	محلِ وقوع (اساسی مربع)
ہل پارک	J4

(ii) جگہوں کے نام تلاش کیجیے جو کہ اساسی مربع .... میں واقع ہیں۔

اساسی مربع	جگہ کا نام
مثال	

پیمانہ

فرض کیجیے کہ ہمیں دنیا کا نقشہ بنانا ہے۔ اب ہم اِس کو اُس کے اصل سائز کے مطابق تو نہیں بنا سکتے! اسی لیے نقشے زمین یا پانی کے کسی قطعہ کا چھوٹا نمونہ ہوتے ہیں۔ اگر ہمیں کسی کاغذ کے ٹکڑے پر اپنے سونے کے کمرے کا نقشہ بنانا ہو تو ہم کیا کریں گے؟ ہمیں اپنے کمرے کی لمبائی اور چوڑائی کو اتنا چھوٹا کرنا ہوگا کہ وہ ہمارے کاغذ کے ٹکڑے پر پورا آ سکے۔

آیئے اب ہم یہ سیکھیں کہ یہ کس طرح کیا جاتا ہے؟

1- شکل 1.4 کو دیکھیے۔ یہ انیلہ کے سونے کے کمرے کا نقشہ ہے۔

2- شکل 1.5 کو دیکھیے۔ یہ شکل 1.4 کا چھوٹا نمونہ ہے۔

3- اپنے پیمانے کے ذریعے شکل 1.4 میں قالین کی لمبائی ناپیے۔ یہ 10 سینٹی میٹر لمبا ہے۔

4- اب اس کی چوڑائی کی پیمائش کیجیے۔ یہ 6 سینٹی میٹر چوڑا ہے۔

5- اس کو نصف کرنے کے لیے لمبائی اور چوڑائی کو 2 سے تقسیم کیجیے۔ اب لمبائی 5 سینٹی میٹر اور چوڑائی 3 سینٹی میٹر ہے۔

6- اپنے پیمانے کے ذریعے شکل 1.5 میں قالین کی لمبائی ناپئے۔ یہ 5 سینٹی میٹر لمبا ہے۔

7- اب اس کی چوڑائی کی پیمائش کیجیے۔ یہ 3 سینٹی میٹر چوڑا ہے۔

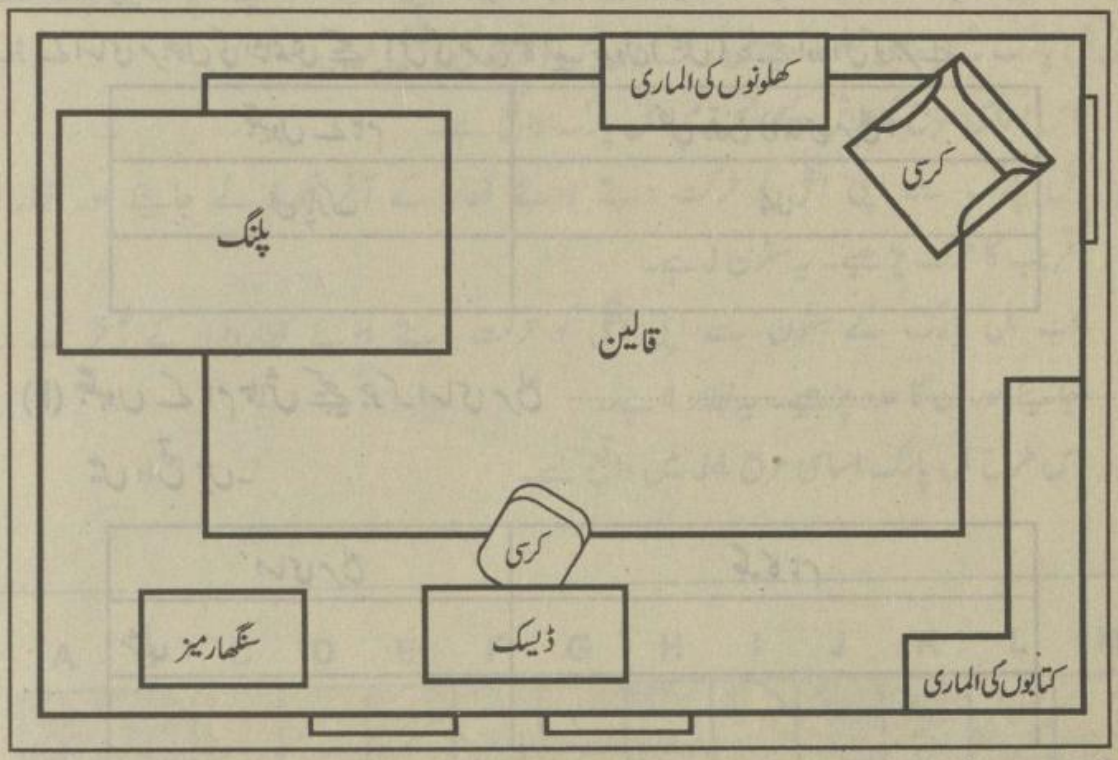

شکل 1.4 انیلہ کا کمرہ

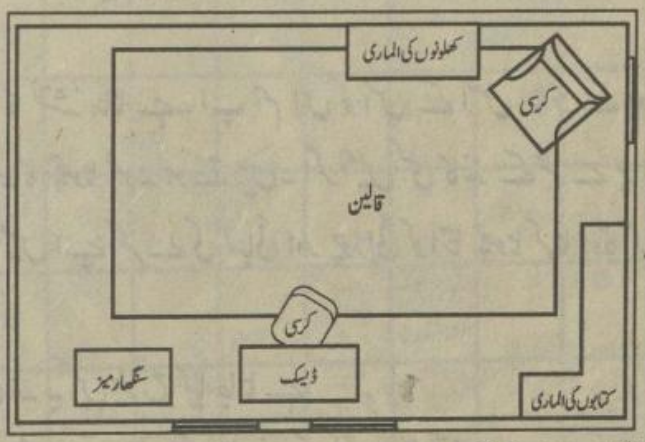

شکل 1.5 انیلہ کے کمرہ کا چھوٹا نمونا

سرگرمی : پیمانے کا استعمال

شکل 1.4 میں انیلہ کا پلنگ ہے۔ اس پلنگ کی لمبائی اور چوڑائی کی پیمائش کیجیے اور اپنی کاپی میں پلنگ بنائیے۔ اب اس کی لمبائی اور چوڑائی کو 2 سے تقسیم کریں۔ اور اپنی کاپی میں چھوٹا پلنگ بنائیے۔

مشق کے لیے بچوں سے کہیں کہ پیمائش کریں ۔ چھوٹی الماری اور شیلف بنائیں۔

مشق

نقشے کی مہارتوں کو سندھ کے نقشے پر استعمال کرنا

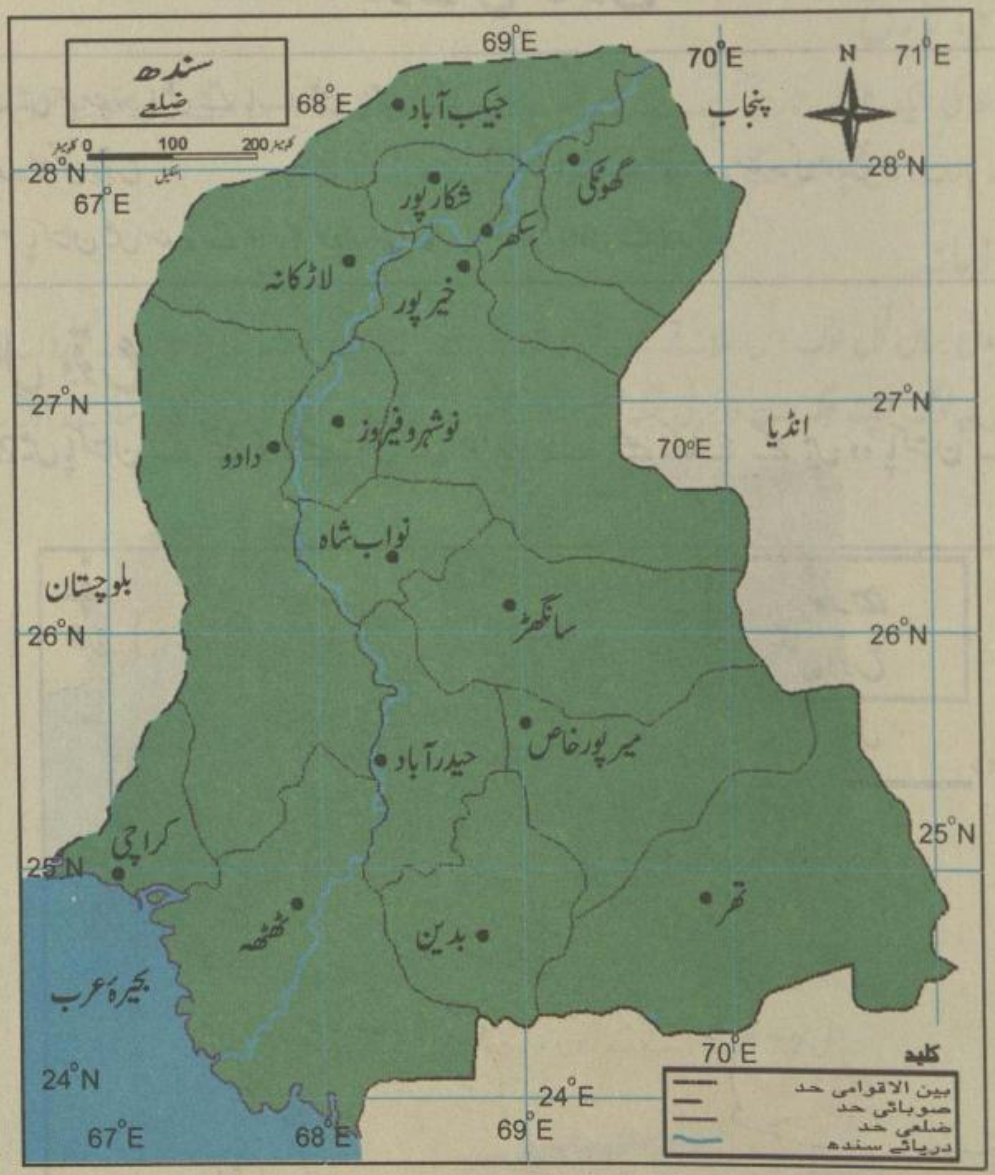

1- اس نقشے کا عنوان دیکھیے۔ اس سے ہمیں نقشے کے بارے میں کیا پتہ چلتا ہے؟

2- کلید میں ● کیا ظاہر کرتا ہے؟

3- سمت نما کو استعمال کرتے ہوئے بدین، جیکب آباد، تھر اور لاڑکانہ کی سمتوں کی نشاندہی کیجیے۔

4- مندرجہ ذیل اساسی مربعوں میں واقع شہروں کے نام لکھیے۔ ....

5- ایک خالی پنسل کی ڈبیا لیں۔ اپنی کاپی پر رکھ کے اس کے گرد خطوط کھینچیے۔ اب اس کی پیمائشوں کو دوگنا کر کے ایک اور نقشہ بنائیں۔ دونوں نقشوں کی لمبائی اور چوڑائی کی پیمائش کیجیے۔

6- پاکستان کے نقشے کی حدود میں سندھ کی حدود کھینچیے۔

دوسرا باب

سندھ کی تاریخ

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے

- سندھ کا محلِ وقوع
- قدیم زمانے سے اب تک سندھ کی تاریخ
- قیامِ پاکستان میں سندھ کے عوام کا کردار
- سندھ آزادی کے بعد

سندھ کا محلِ وقوع

شکل 2.1 میں پاکستان کے نقشے کو دیکھیے۔ اس میں جو چار بڑے حصے دکھائے گئے ہیں وہ پاکستان کے چار صوبے

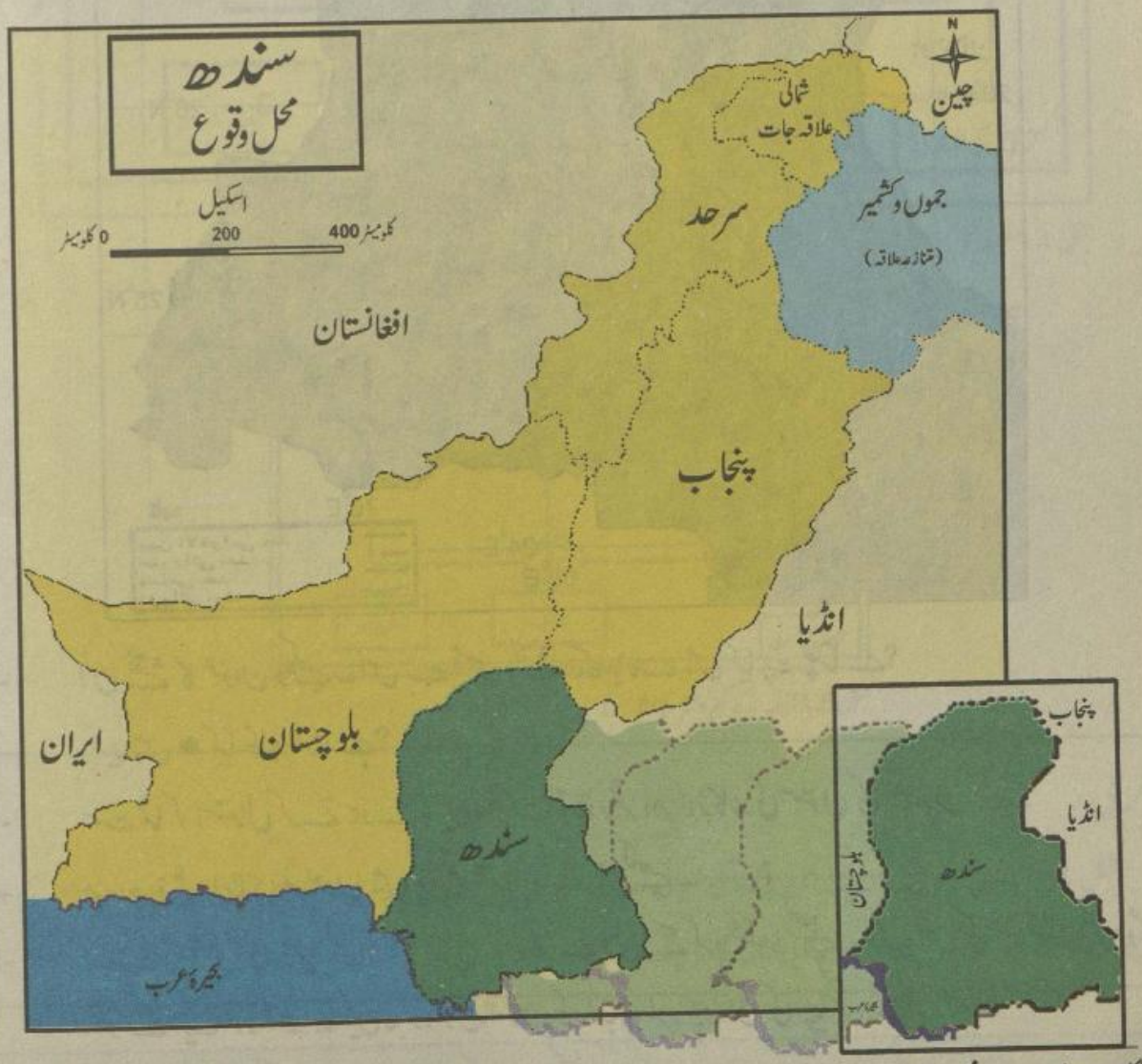

شکل 2.1 نقشہ سندھ کا محلِ وقوع

ہیں۔سندھ، پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبہ (این ڈبلیو ایف پی) اور بلوچستان۔ صوبۂ سندھ پاکستان کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔اس کی سرحدیں مغرب میں بلوچستان، شمال میں پنجاب، مشرق میں بھارت اور جنوب میں بحیرۂ عرب سے ملتی ہیں۔

سندھ کی تاریخ

سندھ کی ایک طویل تاریخ ہے۔ یہاں پر مختلف قسم کے لوگ رہتے ہیں۔ اگلے کچھ صفحات میں ہم سندھ کی قدیم تاریخ کے بارے میں پڑھیں گے۔

پتھر کا زمانہ

ہزاروں سال قبل لوگ اس علاقے میں آباد ہوئے تھے، جسے اب سندھ کہا جاتا ہے۔ خوراک اور جائے پناہ کی تلاش میں یہ لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے تھے۔وہ دستی کلہاڑی جیسے سادے اوزاروں کے ذریعے

شکل 2.2 پتھر کے زمانے کے لوگوں کا رہن سہن

شکل 2.3 پتھر کے نئے زمانے کے لوگوں کا رہن سہن

درختوں کو کاٹتے اور شکار کرتے تھے۔ چونکہ یہ اوزار پتھر سے بنائے جاتے تھے اس لیے اس دَور کو ''پتھر کا زمانہ'' کہتے ہیں۔ کئی ہزار سال بعد لوگوں نے بہتر اوزار بنانے شروع کیے۔ انہوں نے خوراک کے لیے فصلیں اُگانا اور مویشی پالنا سیکھ لیا۔ انہوں نے لکڑی اور کچی اینٹوں کے مکانات بنانا سیکھا۔ انہوں نے خانہ بدوشی کے بجائے ایک ہی مقام پر مستقل سکونت اختیار کر لی۔ یہ سندھ کے ابتدائی گاؤں اور قصبے تھے۔ یہ دور ''پتھر کا نیا زمانہ'' کہلاتا ہے۔

وادیٔ سندھ کی تہذیب

سندھ کی جس ابتدائی تہذیب سے ہم واقف ہیں وہ ''وادیٔ سندھ کی تہذیب'' کہلاتی ہے۔ دریائے سندھ کے مغربی کنارے پر لاڑکانہ کے قریب رہنے والے لوگوں کو کچھ قدیم سکّے اور اینٹیں ملیں۔ آثارِ قدیمہ کے ماہرین نے اندازہ لگا لیا کہ یہ اشیاء کسی قدیم تہذیب کے آثار کی ہیں۔ انہوں نے 1922ء میں اس علاقے کی کھدائی شروع کی تو پتہ چلا کہ آج سے تقریباً 5000 سال قبل لوگ دریائے سندھ کے کنارے آباد ہوئے تھے۔ انہوں نے وادیٔ سندھ میں جو ابتدائی شہر بسائے تھے، موئن جو دڑو ان ہی میں سے ایک شہر ہے۔

موئن جو دڑو کے لوگ زیادہ تر کسان تھے۔ وہ گیہوں اور جَو کاشت کرتے تھے۔ وہ ایران، خلیجِ فارس اور بابل (عراق) کے تاجروں سے تجارت کرتے تھے۔

سرگرمی: دنیا کے نقشے میں تلاش کیجیے کہ موئن جودڑو، خلیجِ فارس، ایران اور بابل کہاں واقع ہیں اور دنیا کے ایک خالی نقشے پر ان شہروں کی نشاندہی کیجیے۔

موئن جو دڑو میں جو مکانات پائے گئے ہیں وہ پختہ اینٹوں سے بنائے گئے ہیں۔ یہاں پانی کے کنویں اور نکاسی

شکل 2.4 موئن جودڑو میں پانی کے لیے بنائے گئے کنویں

شکل 2.5 موئن جو دڑو میں پختہ اینٹوں سے بنائے گئے گھر اور نکاسی کا عمدہ انتظام

کا عمدہ انتظام تھا۔ مکانات میں سے زیورات، برتن، گلدان، مٹی، پتھر اور تانبے کے اوزار دریافت ہوئے ہیں۔ بچوں کے

موئن جودڑو، خلیج فارس، ایران اور بابل کو دنیا کے نقشے پر ڈھونڈنے میں بچوں کی مدد کیجیے۔ اُن کی حوصلہ افزائی کیجیے کہ انہوں نے پہلے باب میں نقشہ پڑھنے کی جو مہارت حاصل کی ہے، ان مقامات کی نشاندہی کے لیے اُسے استعمال کریں۔

شکل 2.6 موئن جودڑو میں پائے گئے زیورات

شکل 2.7 موئن جودڑو میں پائے گئے زیورات اور تصویری علامات والی پتھر کی مہریں اور کھلونے

کھلونوں کے آثار بھی ملے ہیں!

پتھر کی کچھ مہریں بھی پائی گئی، جن پر تصاویر یا کچھ تحریر کندہ ہیں۔ تاریخ دان اب تک ان تصویری تحریروں کو صحیح طور پر نہیں پڑھ سکے ہیں۔

اپنے آغاز سے 800 سال بعد وادیٔ سندھ کی تہذیب ختم ہو گئی لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ ایسا کیوں ہوا۔ کچھ مورخین کا خیال ہے کہ یہ تہذیب آریاؤں سے جنگ کی وجہ سے ختم ہو گئی۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ غالباً دریائے سندھ نے اپنا راستہ تبدیل کر دیا یا کسی خطرناک بیماری نے اس تہذیب کا خاتمہ کر دیا ہو۔

سرگرمی: موئن جو دڑو کے باشندوں کی طرزِ زندگی اور پتھر کے زمانے کے باشندوں کی طرزِ زندگی کا موازنہ (یکسانیت اور فرق) کیجیے۔

آریا

وادیٔ سندھ کی تہذیب کے بعد کی سندھ کی تہذیب آریاؤں کی تہذیب ہے۔آریا مشرقی یورپ اور وسطی ایشیا سے آئے تھے اور انہوں نے وادیٔ سندھ کو فتح کیا تھا۔ وادیٔ سندھ کے باشندوں کی طرح آریا بھی دیہات میں آباد ہو گئے اور گیہوں، جوار اور باجرہ کی کاشت کرتے تھے۔ ہر گاؤں یا دیہات کا حکمراں راجہ کہلاتا تھا۔دیہات کے باشندوں کو ان کے پیشوں کے لحاظ سے تقسیم کیا گیا تھا اور یہی تقسیم بعد میں ذات پات میں بدل گئی۔شکل 2.8 کو دیکھیے۔

ذات پات کا نظام

آریا سب سے زیادہ اہم تھے۔ ان کے بعد کشتریہ تھے ۔ان کے بعد ویش اور سب سے آخر میں نچلے درجے کے باشندے شودر کہلاتے تھے۔یہ سماجی پیشوں یا شادی کے ذریعے باہم ایک دوسرے سے نہیں مل سکتے تھے۔یہ اُس نظام کی ابتداء تھی جسے آج ہم ذات پات کا نظام کہتے ہیں

شکل 2.8 ذات پات کا نظام

سرگرمی: (i) اپنی کلاس میں ڈرامہ منعقد کیجیے جس میں معاشرے میں ذات پات کے نظام کی طرح زندگی کو دکھایئے۔ آپ میں سے کچھ لوگ آریا، کچھ کشتریہ اور کچھ ویش کا کردار ادا کریں۔

(ii) بحث کیجیے کہ اس نظام کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ یہ کہاں تک صحیح ہے؟

سندھ میں مسلمانوں کی آمد

711ء میں محمد بن قاسم کی قیادت میں مسلمانوں کی فوج نے سندھ کو فتح کیا۔وہ کیا حالات تھے جن کے باعث محمد بن قاسم سندھ آیا؟

ایک روز کچھ عرب تاجر اپنے اہل و عیال اور تجارتی سامان کے ساتھ کشتیوں کے ذریعے مشرقِ بعید سے اپنے وطن عرب واپس جا رہے تھے۔ سندھ میں دیبل کے مقام پر بحری قزاقوں نے ان پر حملہ کر کے انہیں قید کر لیا اور ان کا سامان لوٹ لیا۔ انہوں نے عراق کے گورنر حجاج بن یوسف سے مدد کی درخواست کی۔ اس نے فوری طور پر سندھ کے حکمراں راجہ داہر سے درخواست کی کہ قیدیوں کو قزاقوں سے

کیا آپ کو معلوم ہے؟

جب محمد بن قاسم کی قیادت میں مسلمانوں نے سندھ کو فتح کیا تو وہ برصغیر میں اسلام لے کر آئے اسی لیے سندھ کو باب الاسلام بھی کہا جاتا ہے۔

شکل 2.9 منجنیق کا ایک خاکہ

رہائی دلائی جائے لیکن اس نے انکار کر دیا۔ جواباً حجاج بن یوسف نے اپنی فوج کے سپہ سالار محمد بن قاسم کو راجہ داہر پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ محمد بن قاسم اپنے سپاہی اور اسلحہ لے کر دیبل پہنچا۔ آتے ہی انہوں نے منجنیق کے ذریعے دیبل شہر پر گولے برسائے اور جلد ہی راجہ داہر کی فوج کو شکست دے دی اور دیبل پر اپنا قبضہ جما لیا۔ انہوں نے تاجروں اور ان کے اہل و عیال کو رہا کرایا۔ محمد بن قاسم اور اس کے سپاہیوں نے پھر بقیہ سندھ اور جنوبی پنجاب میں ملتان تک کا سارا علاقہ فتح کر لیا۔

نئے حکمراں عوام سے بہت رحم دلانہ اور برابری کا سلوک کرتے تھے۔ ان کے اچھے طرزِ عمل کو دیکھتے ہوئے کچھ لوگ مسلمان ہوگئے۔ اس عرصے میں عربوں اور برصغیر کے عوام کے درمیان ثقافت اور تجارت کو فروغ ہوا اور ایک دوسرے کے خیالات کا تبادلہ ہوا۔ اس طرح لوگوں کو ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔

محمد بن قاسم کے بعد کئی اور حکمرانوں نے سندھ پر حکومت کی، جن میں سے کچھ کہ خطِ وقت یہاں دی جاتی ہے۔

محمود غزنوی نے سندھ کو فتح کیا اور اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ غزنویوں کے بعد سندھ پر کئی حکمرانوں نے حکومت کی

1026 تا 1548
محمود غزنوی

مغل شہنشاہ اکبر نے سندھ کو فتح کیا اور اس کو مغل سلطنت کا حصہ بنا لیا

1591
مغل شہنشاہ اکبر

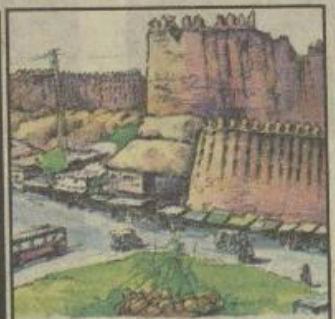

1701ء میں سندھ پر کلہوڑوں کی حکومت قائم ہوئی۔ کلہوڑوں نے حیدر آباد کو دارالحکومت بنایا اور یہاں ایک قلعہ تعمیر کیا۔

1783 تا 1701
کلہوڑہ دور

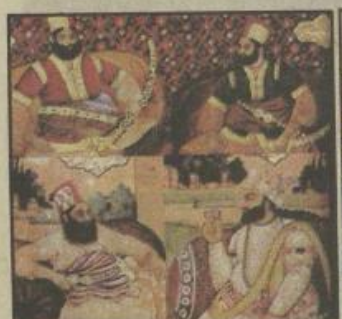

تالپوروں نے کلہوڑوں سے سندھ کا اقتدار لے لیا۔

1843 تا 1783
تالپور دور

سرگرمی: آریائی اور مسلم تہذیب کے فرق کو بیان کیجیے۔

سندھ میں انگریزوں کی آمد

جس وقت سندھ پر مغل حکمرانی کر رہے تھے، اُس وقت انگریز سندھ میں تجارت کرنے آئے تھے۔ انہیں یہاں پر تجارت کرنے کی اجازت دی گئی لیکن جلد ہی سندھ کے عوام کا ان پر سے اعتماد اٹھ گیا اور اُن کی سندھ میں تجارت کی اجازت منسوخ کر دی گئی۔ انگریز اس بات سے بہت ناخوش تھے۔

1839ء میں انگریزوں نے طاقت کے زور پر کراچی کا اقتدار تالپوروں سے چھین لیا۔ 1843ء میں انگریزوں اور تالپوروں میں میانی کے مقام (حیدرآباد کے نزدیک) پر ایک جنگ لڑی گئی۔ انگریزوں کو اس جنگ میں کامیابی حاصل ہوئی اور اس طرح سندھ برطانوی ہند کا حصہ بن گیا۔

سندھ کو ''بمبئی پریزیڈینسی'' کا حصہ بنا دیا گیا۔ اس سے کئی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ گورنر کا دفتر حیدر آباد میں نہیں بلکہ بمبئی میں واقع تھا۔ اکثر سرکاری حکام کا تعلق سندھ سے نہیں تھا اور وہ مقامی طور طریقوں سے بھی ناواقف تھے۔ اس لیے عوام کو یہ صورت حال پسند نہیں تھی۔

جب انگریزوں نے سندھ پر حکمرانی کی تو انہوں نے آمد و رفت کے لیے سڑکوں، ریلوے اور ٹیلیگراف کا نظام قائم کیا۔ زراعت کے لیے دریائے سندھ سے نہریں کھودی گئیں، تعلیمی سہولتوں کے لیے اسکول اور کالج قائم کیے گئے۔ امن و امان کے لیے عدالتیں اور پولیس اسٹیشن قائم ہوئے۔

ریل اور ریلوے لائن

قومی شاہراہ

کے ایم سی

فریر ہال

کراچی ایئر پورٹ

کوٹری پل

شکل 2.10 سندھ میں انگریزوں کی بنائی ہوئی عمارات

سرگرمی: تصور کیجیے کہ جب سندھ پر انگریزوں کی حکومت تھی تو آپ سندھ میں رہنے والے ایک بچے تھے۔ تین ایسی چیزیں بتائیے جو انگریزوں کے زیر حکومت رہنے کی وجہ سے آپ کو پسند تھیں اور تین ایسی چیزیں بتائیے جو آپ کو ناپسند تھیں۔

آزادی اور قیامِ پاکستان میں سندھ کے عوام کا کردار

برطانوی عہد میں بے شک مثبت تبدیلیاں ہوئیں تاہم سندھ کے عوام ان سے خوش نہیں تھے۔ وہ خود حکومت کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ''سندھ محمدن ایسوسی ایشن'' قائم کی تا کہ وہ اپنے حقوق کے لیے جدوجہد کر سکیں۔ 1936ء میں ان کی جدوجہد کا میاب ہوئی اور سندھ کو بمبئی سے جدا کر کے ایک علیٰحدہ صوبہ بنا دیا گیا۔

شکل 2.11 سندھ کی چند شخصیات جنہوں نے پاکستان کے قیام میں اہم کردار ادا کیا۔

1938ء میں سندھ مسلم لیگ نے مسلمانوں کے لیے ایک علیٰحدہ مملکت کا مطالبہ کیا جہاں مسلمان خود حکومت کر سکیں۔ 23 مارچ 1940ء کو لاہور میں ہونے والے آل انڈیا مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہندوستان کے مسلم اکثریتی علاقوں کو ملا کر ایک نئی مملکت قائم کی جائے۔ اسے ہم قراردادِ پاکستان کہتے ہیں اور ہر سال 23 مارچ کو ہم اسے یومِ پاکستان کے نام سے مناتے ہیں۔ 1943ء میں سندھ قانون ساز اسمبلی نے پاکستان کے حق میں ایک قرارداد منظور کی۔ 14 اگست 1947ء کو پاکستان ایک آزاد ملک کی حیثیت سے وجود میں آ گیا۔

سرگرمی: چار چار افراد کے گروپ بنائیے۔ اوپر دی گئی شخصیات میں سے کسی ایک شخص کو شناخت کیجیے۔ ان صاحب یا صاحبہ کی خدمات کے بارے میں معلومات جمع کیجیے۔ یہ معلومات اپنی جماعت کو بھی بتائیے۔

سندھ آزادی کے بعد

پاکستان کے قیام کے بعد سندھ میں بہت ساری تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ کراچی جو کہ سندھ کا دارالحکومت تھا اسے پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا۔ سندھ میں جیسے جیسے لوگ آتے گئے یہاں کی آبادی بڑھتی گئی۔ آبپاشی کا نظام بہتر ہوگیا اور زراعت کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا، نئی صنعتیں قائم کی گئیں اور زیادہ تعداد میں بچوں نے اسکول جانا شروع کردیا خاص طور پر شہروں میں۔

جناح انٹرنیشنل ایئر پورٹ کراچی

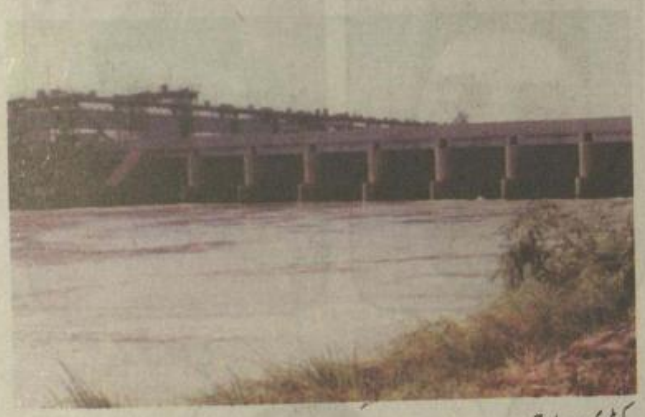

کوٹری بیراج

پاکستان اسٹیل مل

سندھ یونیورسٹی جامشورو

شکل 2.12 قیام پاکستان کے بعد سندھ میں تبدیلی کے چند مناظر

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

(i) پتھر کے زمانے اور پتھر کے نئے زمانے میں کیا فرق ہے؟

(ii) وادیٔ سندھ کی تہذیب کی زندگی اور سندھ کے گاؤں کی آج کی زندگی میں موازنہ (یکسانیت اور فرق) کیجیے۔

(iii) انگریز سندھ میں پہلی مرتبہ کیوں آئے تھے؟

(iv) قیامِ پاکستان میں سندھ کے عوام کا کیا کردار ہے؟

ب۔ عملی کام

(i) تصور کیجیے کہ آپ وادیٔ سندھ کی تہذیب کے دَور کے موئن جو دڑو میں رہتے ہیں۔ سندھ میں رہنے والے چوتھی جماعت کے کسی طالب علم کو ایک خط لکھیے اور اس میں اپنی زندگی کے بارے میں لکھیے۔

(ii) ذیل کی طرح کا ایک خطِ وقت کھینچیے۔

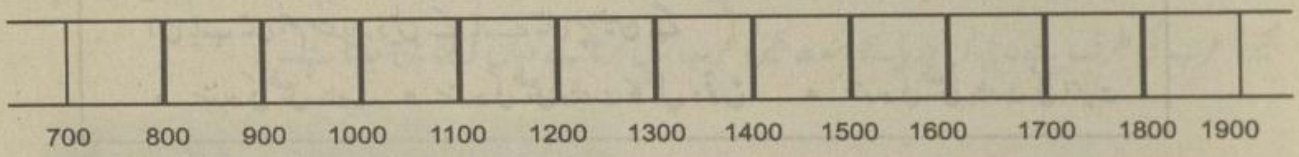

(مختلف رنگوں کی پنسلوں سے مندرجہ ذیل کو ظاہر کیجیے)

(i) سندھ میں محمد بن قاسم کی آمد کا سال

(ii) محمود غزنوی کی سندھ کی فتح کا سال

(iii) سندھ پر کلہوڑوں کی عرصہ حکومت

(iv) سندھ پر تالپوروں کی عرصہ حکومت

(v) وہ سال جب سندھ برطانوی سلطنت کا حصہ بنا

(vi) سندھ پر برطانوی حکومت کا عرصہ حکومت

(vii) قیامِ پاکستان کا سال۔

ج ۔ اضافی سرگرمیاں

1- صوبہ سندھ کے بارے میں معلومات جمع کرنا شروع کریں۔ اس کو کسی فائل یا ڈبے میں رکھیں۔ سال بھر جمع کریں۔ سال کے آخر میں اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ ان معلومات کو مختلف درجات میں تقسیم کر کے اپنے اسکول میں لگا دیجیے۔ دوسری جماعتوں کے بچوں کو بُلا کر اس آویزاں معلومات کو دکھایئے اور انہیں اس کے بارے میں خود بھی بتایئے۔

2- جس علاقے میں آپ رہتے ہیں اس کی تاریخ لکھیے۔ اپنے علاقے یا محلے کی تاریخ لکھنے کے لیے اپنے والدین یا ایسے افراد سے معلومات جمع کریں جو اس علاقے میں خاصا عرصہ رہے ہوں۔

3- اپنے علاقے کا نقشہ بنایئے اور اس میں خاص خاص مقامات دکھایئے۔

4- چار کا گروپ بنائیں اور معلوم کریں کہ سندھ محمڈن ایسوسی ایشن نے سندھ کو بمبئی سے الگ کرنے کے لیے کیا ذرائع استعمال کیے۔

جب بچے اپنی تحقیق مکمل کر لیں تو اس بات پر زور دیں کہ اپنے حقوق حاصل کرنے کے لیے بہت سارے پرامن ذرائع بھی ہیں۔

تیسرا باب

سندھ کی طبعی بناوٹ

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے

- سندھ کی طبعی بناوٹ
- سندھ کی طبعی بناوٹ کا محلِ وقوع
- سندھ کی طبعی بناوٹ کی اہمیت

تیسری جماعت میں ہم نے پڑھا تھا کہ زمین سب جگہوں پر ایک جیسی نہیں ہے۔ یہی بات سندھ کی زمین کے لیے بھی درست ہے۔ اس کی کئی طبعی بناوٹیں ہیں۔ مغرب میں کھیرتھر کا پہاڑی سلسلہ ہے۔ مشرق میں تھر کا ریگستان ہے۔ درمیان میں میدانی علاقہ ہے جس کے درمیان سے ہو کر دریائے سندھ بہتا ہے۔ جنوب کا خاصا حصہ بحیرۂ عرب کے کنارے واقع ہے، اسے ساحلی علاقہ کہتے ہیں۔

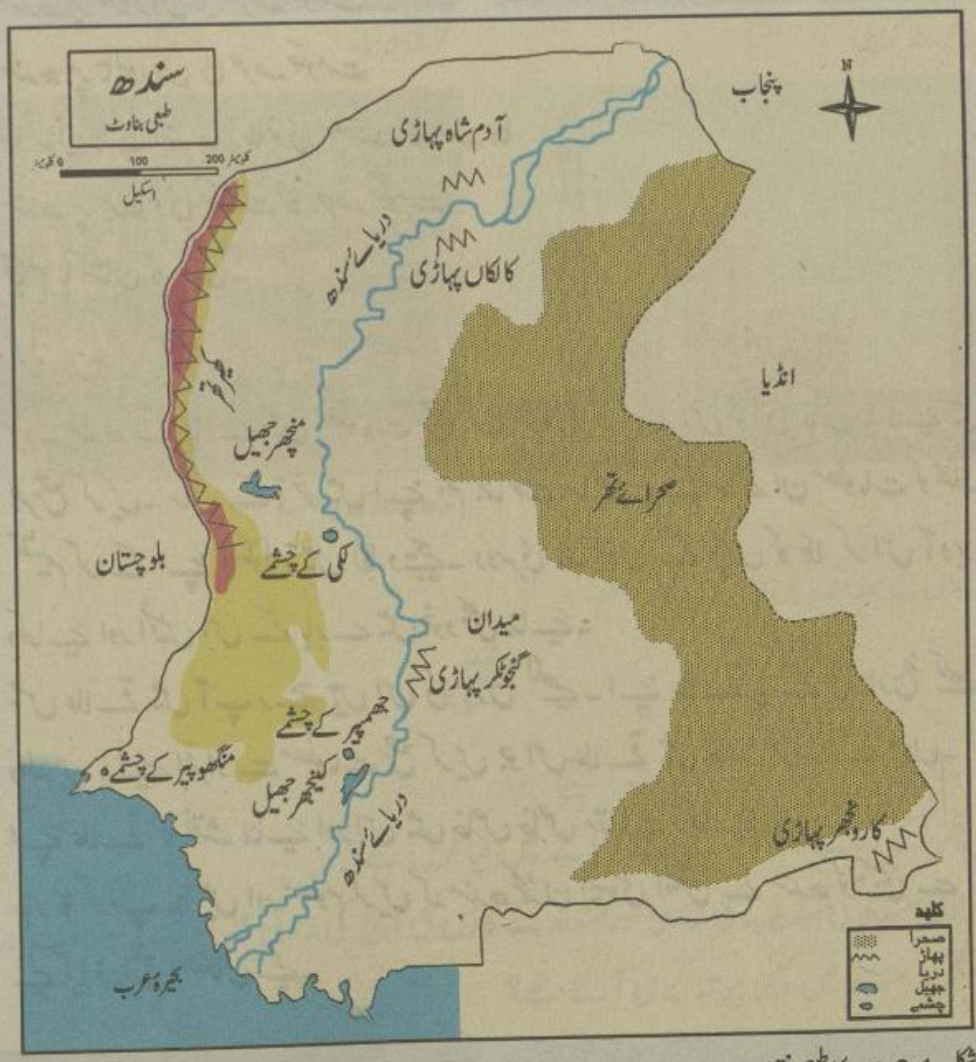

شکل 3.1 سندھ کا طبعی نقشہ

میدانی علاقہ

ہموار اور نچلی زمین کو میدان کہتے ہیں۔ شکل 3.1 میں دیئے گئے سندھ کے طبعی نقشے کو دیکھیے۔ آپ دیکھیں گے کہ سندھ کا وہ حصہ جو کھیر تھر کے پہاڑوں اور صحرائے تھر کے درمیان واقع ہے وہ میدانی علاقہ ہے۔ اس کو زیریں سندھ کا میدانی علاقہ کہتے ہیں۔ دریائے سندھ شمال سے جنوب کی طرف اسی میدان سے گزرتا ہے۔ کیونکہ اس میدان کا جھکاؤ بحیرۂ عرب کی طرف ہے۔ جہاں دریائے سندھ بحیرۂ عرب میں گرتا ہے وہاں ڈیلٹا بن جاتا ہے۔

شکل 3.2 میدانی علاقے کی کاشت

شکل 3.3 ڈیلٹا میں مینگرو و کے جنگلات

سندھ کے میدانی علاقوں کی آبپاشی نہروں کے ذریعے کی جاتی ہے جو دریائے سندھ سے نکالی گئیں ہیں۔ اس لیے یہاں کی زمین زرخیز ہے۔ یہاں چاول، گنے، گندم اور کپاس کی کاشت کی جاتی ہے۔ یہاں کراچی، حیدرآباد اور کوٹری جیسے

شکل 3.4 کراچی کے صنعتی علاقے میں واقع ایک صنعت

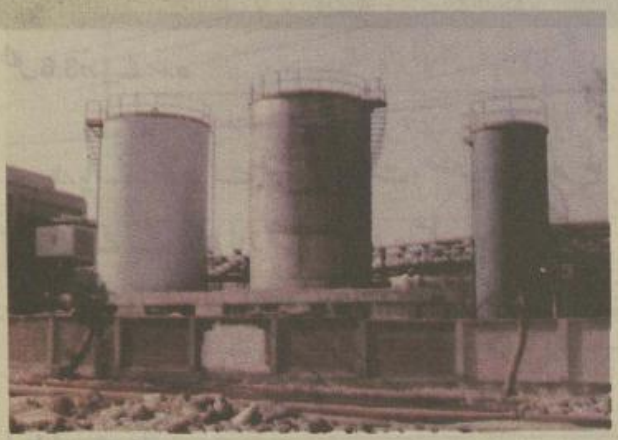

شکل 3.5 کوٹری کے صنعتی علاقے میں واقع ایک صنعت

بڑے صنعتی اور تجارتی مرکز بھی واقع ہیں۔ سندھ کے دوسرے شہروں کی نسبت یہاں کی آبادی بہت زیادہ ہے۔

سرگرمی: ان اسباب کی فہرست بنایئے جن کے باعث سندھ کے اکثر لوگ میدانی علاقوں میں رہتے ہیں

دریااور ندی نالے

پہاڑوں سے نکل کر قدرتی طور پر مسلسل بہتے ہوئے سمندر میں گرنے والے پانی کو دریا کہتے ہیں۔ چھوٹے اور تنگ دریاؤں کو ندی نالے کہتے ہیں۔

دریائے سندھ

دریائے سندھ پاکستان کا سب سے بڑا دریا ہے۔ یہ تبت کے پہاڑوں سے نکلتا ہوا ایک طویل فاصلہ طے کر کے گلگت کے علاقے میں پاکستان میں داخل ہوتا ہے۔ یہ دریا سندھ کے میدانوں کو سیراب کرتا ہوا بحیرۂ عرب میں جا گرتا ہے۔

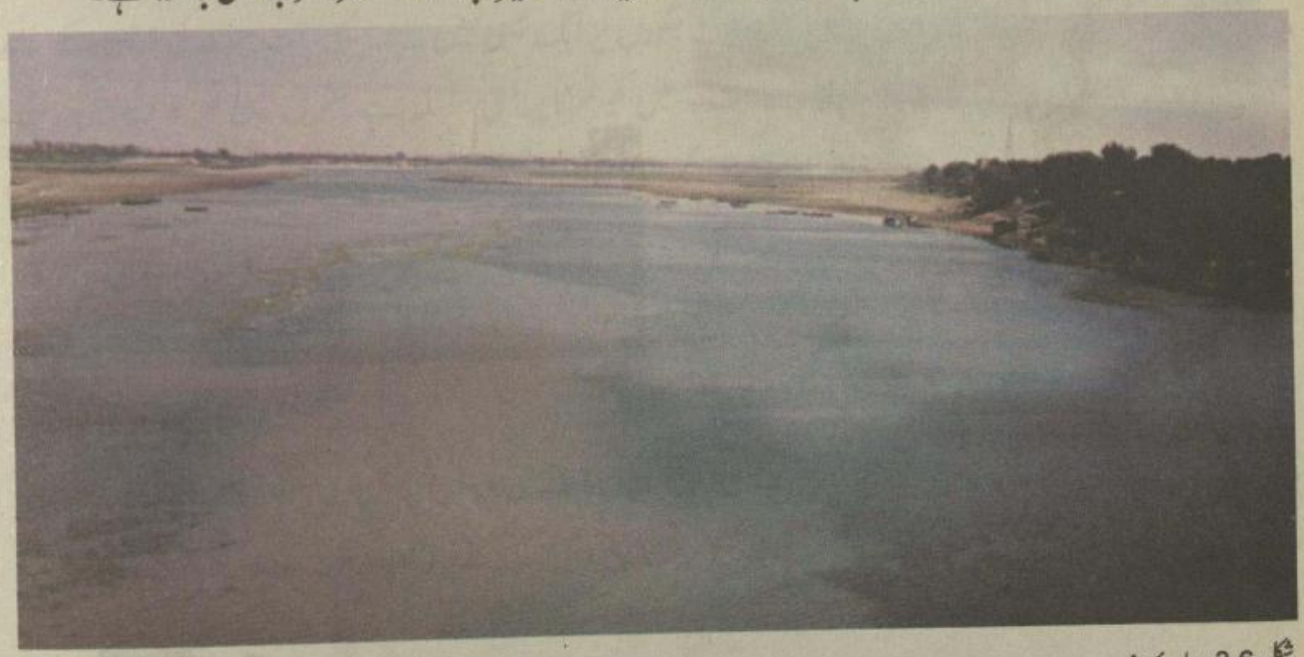

شکل 3.6 دریائے سندھ

دریائے سندھ سے ہمیں زراعت، صنعت اور گھریلو استعمال کے لیے میٹھا اور صاف پانی حاصل ہوتا ہے۔ یہ دریا ہمیں خوراک کے لیے مچھلیاں بھی فراہم کرتا ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

ڈولفن مچھلی عام طور سے سمندر میں پائی جاتی ہے۔ لیکن نابینا ڈولفن دریائے سندھ میں پائی جاتی ہے

بارانی ندیاں

دریائے سندھ جو سال بھر بہتا ہے، اس کے علاوہ صوبۂ سندھ میں کئی ایسی ندیاں بھی ہیں جو صرف بارش کے موسم میں ہی بہتی ہیں۔ ایسی بارانی ندیوں کو سندھی میں ''نئے'' کہتے ہیں۔

سندھ میں کئی نئے بہتی ہیں۔ نئے باران کھیرتھر کی پہاڑیوں سے بہتی ہوئی کوٹری کے مقام پر دریائے سندھ میں گرجاتی ہے۔ نئے گاج، نئے کانجی اور نئے سیتا کھیرتھر کی پہاڑیوں سے بہتی ہوئی دادو ضلع میں منچھر جھیل میں گرتی

ہیں۔یہ بارانی ندیاں یا نئے، اس لیے اہم ہیں کہ یہ آبپاشی کے لیے پانی مہیا کرتی ہیں۔

سرگرمی: میٹھے پانی کے استعمال کی فہرست بنائیے۔

پہاڑ اور پہاڑیاں

بہت بلند اور سیدھے ڈھلان کو پہاڑ کہتے ہیں۔پہاڑیاں بھی پہاڑ کی طرح ہوتی ہیں لیکن وہ اتنی اونچی نہیں ہوتی ہیں ۔

کھیرتھر

سندھ کے مغربی حصے میں جو پہاڑی سلسلہ پایا جاتا ہے اسے کوہِ کھیرتھر کہتے ہیں۔ ان پہاڑی سلسلوں میں سے ایک لکی سلسلہ جو ضلع دادو سے گزرتا ہوا اچانک سیہون کے قریب ختم ہوجاتا ہے۔اس پہاڑی سلسلے کے دامن میں گرم پانی کے کئی چشمے پائے جاتے ہیں۔ پانی کی موجودگی کی وجہ سے لوگوں کے چھوٹے چھوٹے گروہ یہاں آباد ہیں۔ اس علاقے میں بارش بہت کم ہوتی ہے۔ جب اس علاقے میں بارش ہوتی ہے تو لوگ اس کو فصل اُگانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ان پہاڑی سلسلوں کے علاوہ سندھ میں کئی پہاڑیاں بھی پائی جاتی ہیں۔شکل 3.7 کے ٹیبل کو دیکھیے۔

نام	محلِ وقوع	اہمیت
گنجوٹکر	حیدر آباد	چونے کا پتھر اور نارنجی رنگ کی مٹی حاصل کی جاتی ہے
آدم شاہ ٹکری	سکھر	اس پہاڑ کی چوٹی پر آدم شاہ کلہوڑو کا مقبرہ ہے
مکلی کی پہاڑیاں	ٹھٹھہ	ان پہاڑیوں پر کئی بادشاہوں مکاؤں (رانیوں) ،عالموں ، صوفیوں اور بزرگوں کے مقبرے اور مزارات ہیں
کارونجھر جبل	نگر پارکر	گرینائیٹ پایا جاتا ہے
کالکان پہاڑی	روہڑی (سکھر)	چونے کا پتھر پایا جاتا ہے

شکل 3.7 ٹیبل سندھ کی پہاڑیاں

سرگرمی: پہاڑ اور پہاڑی میں موازنہ (یکسانیت اور فرق) کیجیے۔

ریگستان

ریت کے ایسے بڑے علاقے جو ہمیشہ گرم اور خشک رہتے ہیں، ریگستان یا صحرا کہلاتے ہیں ۔اس میں سبزہ بہت ہی کم اُگتا ہے۔

تھر کا ریگستان

مشرقی سندھ کا ایک بڑا حصہ ریگستان ہے جسے تھر کا ریگستان کہتے ہیں۔ اس ریگستان میں چٹانیں، کچے پتھر اور ریت پائی جاتی ہے۔ ریت کے یہ ٹیلے 6 سے 30 میٹر بلند ہیں۔ یہاں سبزہ بہت کم اُگتا ہے۔ یہاں ببول کے درخت، جھاڑیاں اور گھردری گھاس اُگتی ہے۔ اس ریگستان کے کچھ حصہ میں آبپاشی کی گئی ہے جس کی وجہ سے اب یہاں چند فصلیں بھی اُگائی جاتی ہیں۔

شکل 3.8 صحرائے تھر کا ایک منظر

شکل 3.9 صحرائے تھر کا دوسرا منظر

سرگرمی: پاکستان اور دنیا کے دوسرے علاقوں میں پائے جانے والے صحراؤں کے نام تلاش کیجیے۔

چشمے یا قدرتی فوارے

زمین کے اندر سے پانی کے مستقل قدرتی بہاؤ کو چشمہ کہتے ہیں۔ چشمے کا پانی ٹھنڈا یا گرم ہوسکتا ہے۔ سندھ میں ٹھنڈے اور گرم دونوں قسم کے پانی کے چشمے پائے جاتے ہیں۔ شکل 3.10 کے ٹیبل کو دیکھیے۔

نام	محلِ وقوع	اہمیت
لکی کے چشمے	یہ چشمے دادو ضلع میں لکی شاہ صدر اسٹیشن کے قریب ہیں	یہ چشمے گرم پانی کے ہیں اور ان کے پانی میں گندھک شامل ہے جس سے جلد کی بیماریوں میں مدد ملتی ہے۔
جھمپیر کے چشمے	یہ چشمے ضلع ٹھٹھہ میں جھمپیر ریلوے اسٹیشن کے قریب واقع ہیں	یہ چشمے گرم پانی کے ہیں۔
منگھوپیر کے چشمے	یہ چشمے کراچی کے قریب منگھوپیر کے مقام پر پائے جاتے ہیں	یہ گرم اور ٹھنڈے پانی کے چشمے ہیں۔ ● گرم پانی کے چشموں میں گندھک شامل ہے جس سے جلد کی بیماریوں میں مدد ملتی ہے ● ٹھنڈے پانی کے چشموں کے قریب لوگ تفریح کے لیے آتے ہیں۔

شکل 3.10 ٹیبل۔ سندھ کے چشمے

سرگرمی: جن چشموں کے نام دیئے گئے ہیں انہیں سندھ کے نقشے پر دیکھایئے۔

جھیل

پانی کا وہ علاقہ جومیدان سے گھرا ہوا ہوجھیل کہلاتا ہے۔سندھ میں کئی جھیلیں ہیں۔

کینجھر جھیل

یہ جھیل جھرک اور ٹھٹھہ کے درمیان واقع ہے۔کینجھر جھیل کو دریائے سندھ سے پانی ملتا ہے۔ اس جھیل میں کئی قسم کی مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔ یہاں کئی قسم کے آبی پرندوں کا بسیرا ہے۔ یہ ایک تفریحی مقام ہے۔ لوگ یہاں پکنک منانے، کشتی رانی اور مچھلیوں کا شکار کرنے آتے ہیں۔ سندھ کی مشہور لوک کہانی نوری جام تماچی کو بھی اس سے منسوب کرتے ہیں۔

کینجھر جھیل پر لوگ تفریح کرتے ہوئے

کینجھر جھیل میں آبی پرندے

شکل 3.11 کینجھر جھیل کے دو مختلف مناظر

منچھر جھیل

یہ جھیل ضلع دادو کے قصبے بوبک کے قریب واقع ہے۔ یہ جھیل تقریباً 3 میٹر گہری اور خشک موسم میں اس کا رقبہ 30 مربع کلو میٹر کے لگ بھگ ہوتا ہے۔ بارش کے موسم میں دریائے سندھ کا اضافی پانی اس جھیل میں آجاتا ہے تب اس کا رقبہ 500 مربع کلو میٹر تک ہو جاتا۔ مچھلی کے شکار کے لیے یہ بہت عمدہ جگہ ہے۔ اس کے علاوہ سردیوں کے موسم میں شمالی علاقے سائبریا میں شدید سردی پڑنے کی وجہ سے وہاں کے آبی پرندے مرغابی یہاں آجاتے ہیں۔

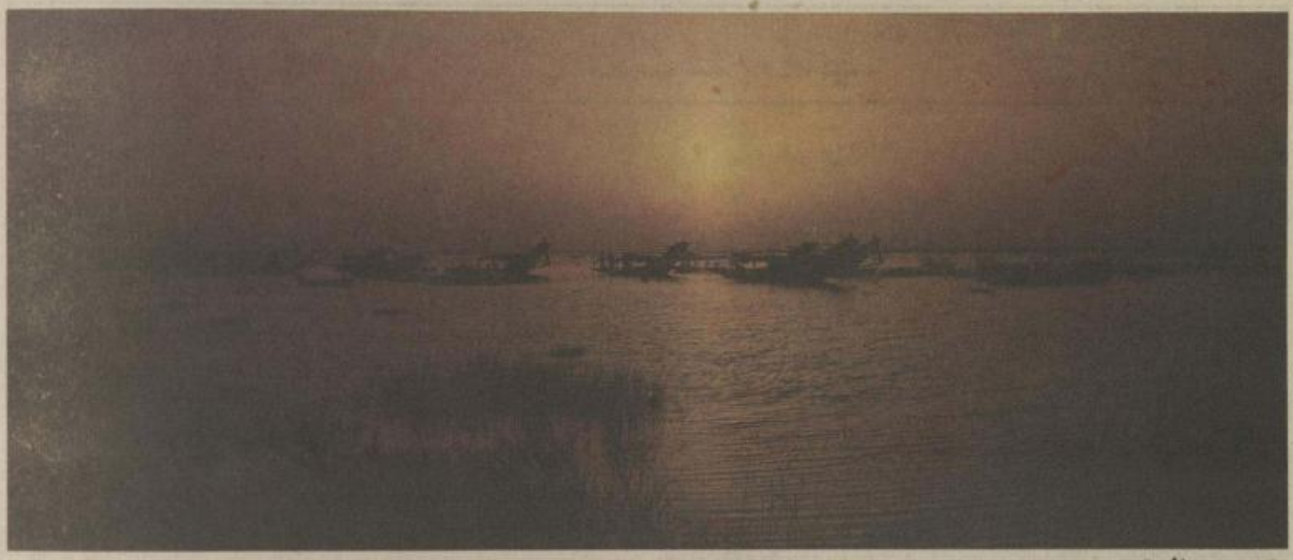

شکل 3.12 منچھر جھیل، شام کا منظر

سرگرمی: کچھ اصول بنائیں جس پر لوگ پکنک مناتے ہوئے سختی سے عمل کریں تا کہ وہ محفوظ رہ سکیں۔

مشق

الف ۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1- سندھ کی طبعی بناوٹ بیان کیجیے۔ دو وجوہات بیان کیجیے جن کی وجہ سے ہر ایک ہمارے لیے اہم ہے۔

2- خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

(i) سندھ کی دو مشہور جھیلیں..... اور..... ہیں۔

(ii) حیدرآباد کے قریب واقع پہاڑی کو..... کہتے ہیں۔

(iii) کھیرتھر کا پہاڑی سلسلہ سندھ کے..... میں واقع ہے۔

(iv) سندھ کے میدانی علاقوں کی..... نہروں کے ذریعے کی جاتی ہے۔

(v) سندھ کے مشرق میں ..... کا ریگستان واقع ہے۔

ب ۔ عملی کام

1- طلبہ کے چھوٹے چھوٹے گروپ بنا کر ایک کاغذ پر سندھ کا نقشہ بنائیے۔ پھر اسے ایک سخت بورڈ پر لگائیے۔ پھر کاغذ، مٹی اور ریت سے اس کی قدرتی بناوٹ کا نمونہ بنائیے اور اس کو اپنی کلاس میں آویزاں کیجیے۔

2- ایک پوسٹر بنائیے جس میں عوام کو تفریحی مقامات کو صاف ستھرا رکھنے کی ضرورت سے آگاہ کیجیے۔

ج ۔ اضافی سرگرمیاں

1- سبق میں بیان کردہ مقامات میں سے کسی ایک مقام (مثلاً جھیل یا چشمہ) پر جماعت کو لے جایئے۔ اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو ایسے ہم جماعت ساتھیوں سے جنہوں نے ان جگہوں کو دیکھا ہو کہیں کہ ان کے بارے میں بتائیں۔ اگر ان کے پاس تصاویر ہوں تو وہ بھی لے کر آئیں۔

2- نوری جام تماچی کی کہانی تلاش کیجیے۔ اس کو لکھ لیجیے۔ اس کہانی کی تصاویر بنایئے۔ ان سب کو یکجا کر کے کہانی کی کتاب بنایئے اور اس کو اپنی جماعت کی لائبریری میں رکھ لیجیے تاکہ دوسرے بھی پڑھ سکیں۔

☆☆

چوتھا باب

موسم اور آب وہوا

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے

- موسم اور آب و ہوا
- موسم پر اثر انداز ہونے والے عوامل
- سندھ کی آب وہوا

موسم سے کیا مراد ہے؟

ہماری زمین مختلف گیسوں کی تہوں سے گھری ہوئی ہے، اسے ہم فضا کہتے ہیں۔ کسی خاص وقت پر کسی جگہ کی فضا میں جو تبدیلی آتی ہے اسے موسم کہتے ہیں۔ موسم زیادہ دیر ایک جیسا نہیں رہتا ہے۔ موسم بدلتا رہتا ہے۔ کل کا موسم کیسا تھا؟ آج موسم کیسا ہے؟

کیا آپ کو معلوم ہے؟

موسم کے مطالعے کے علم کو موسمیات کہتے ہیں ۔جو شخص موسم کا مطالعہ کرتا ہے اسے ہم ماہر موسمیات کہتے ہیں۔ موسمی اسٹیشن ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں موسم کو ناپنے کے آلات نصب ہوں۔ ماہر موسمیات موسم کا اندراج کرتے ہیں اور موسم کی پیشین گوئی بھی کرتے ہیں۔ یعنی وہ یہ بتانے کی کوشش کرتے ہیں کہ آئندہ موسم کیسا ہوگا۔

شکل 4.1 قدرتی فضا سے گھری ہوئی زمین

موسم پر اثر انداز ہونے والے عوامل

موسم کو بیان کرنے کے لیے ضروری ہے کہ درجۂ حرات ، فضائی دباؤ، ہواؤں کی رفتار، نمی اور باراں (بارش اور برف باری) کے بارے میں معلومات دی جائیں۔

نمی

درجۂ حرارت

باد (چلتی ہوا)

بارش

فضائی دباؤ

شکل 4.2 موسم کے عوامل انسانوں پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔

درجۂ حرارت

کسی چیز کے گرم یا سرد ہونے کو حرارت کہتے ہیں۔ ماہر موسمیات ہوا کی گرمی یا ٹھنڈک کا مطالعہ کرتا ہے۔یعنی وہ ہوا کا درجۂ حرارت جاننا چاہتا ہے۔ درجۂ حرارت کی پیمائش کے لیے تھرمامیٹر (تپش پیما) استعمال کیے جاتے ہیں۔ درجۂ حرارت فارن ہائیٹ (^{o}F) یا سینٹی گریڈ (^{o}C) میں ناپا جاتا ہے۔شکل 4.3 میں ایک تھرما میٹر دکھایا گیا ہے۔

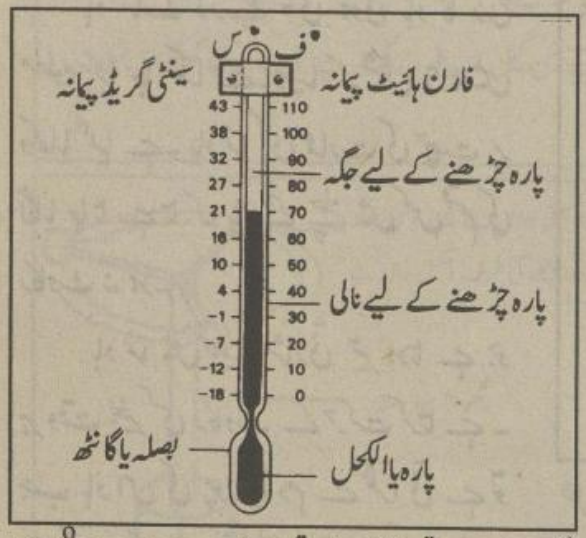

شکل 4.3: سادہ تھرما میٹر۔ اس تھرما میٹر پر درجہ حرارت $21^{o}C$ یا $70^{o}F$ دکھایا گیا ہے

سرگرمی: ایک سادہ تھرما میٹر کی شکل بنایئے۔ اس کے حصوں کے نام لکھیے۔ یہ بھی بیان کیجیے کہ تھرما میٹر کس طرح کام کرتا ہے اور آپ اس کو کس طرح پڑھیں گے۔

اسکول میں ایک تھرما میٹر لایئے۔ بچوں کو سکھایئے کہ اس کو حرارت ناپنے کے لیے کس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کو گرم پانی میں رکھیے تا کہ پارہ چڑھتا ہوا نظر آئے۔ اس کو ہلایئے تا کہ پارہ نیچے آجائے۔

فضائی دباؤ

زمین کی سطح پر پڑنے والے ہوا کے بار کو فضائی دباؤ کہتے ہیں۔ فضا کا دباؤ بیرو میٹر (بادپیما) نام کے آلے سے ناپا جاتا ہے۔ فضائی دباؤ ملی بار(mb) کی اکائی میں ناپا جاتا ہے۔ شکل نمبر4.4 میں ایک بیرو میٹر دکھایا گیا ہے۔

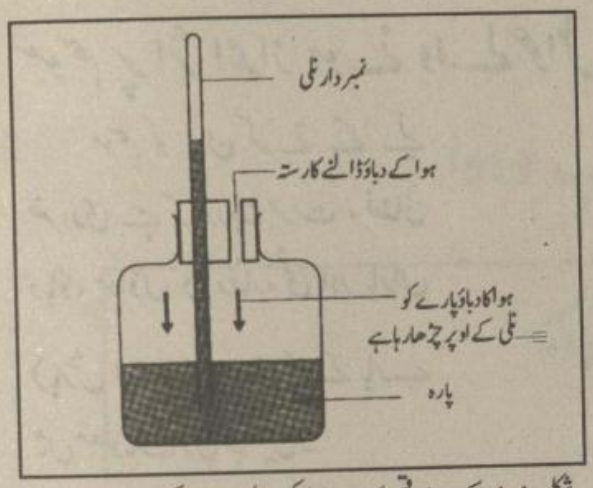

شکل 4.4:ایک عام قسم کا بیرو میٹر کس طرح کام کرتا ہے

باد (چلتی ہوا)

زمین کی سطح کے اطراف میں چلتی ہوا کے چلنے کو باد کہتے ہیں۔ ماہرینِ موسمیات باد کے بارے میں دو باتیں معلوم کرتے ہیں یعنی یہ کہ باد کا رخ (ہوا کس رخ پر چل رہی ہے) کیا ہے اور اس کی قوت (یعنی ہوا کس رفتار سے چل رہی ہے) کیا ہے۔

باد کا رُخ

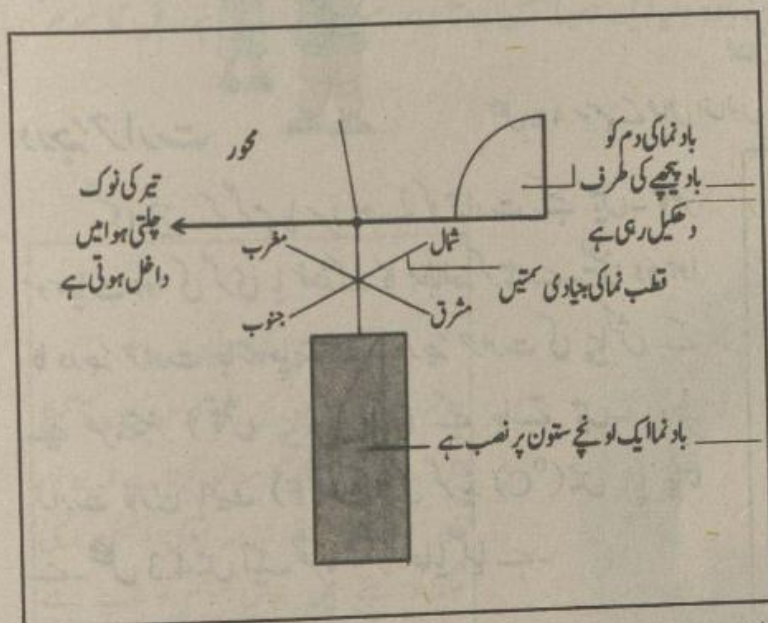

شکل 4.5: بادنما۔ بادنما بناتے وقت قطب نما ضرور لگائیں تا کہ بادنما کی سمتیں اور قطب نما کی بنیادی سمتیں آپس میں مل سکیں

بادنما کے ذریعے چلتی ہوئی باد کا رخ معلوم کیا جا سکتا ہے۔جیسا کہ شکل 4.5میں دکھایا گیا ہے۔ بادنما کسی عمارت کی چھت پر لگایا جاتا ہے تا کہ باد کے چلنے میں کس قسم کی رکاوٹ نہ ہو۔

بادنما میں ایسا اشارتی تیر ہوتا ہے جو ہر وقت بغیر کسی رکاوٹ کے حرکت کرتا ہے۔ جب باد اس کی چوڑی دم سے ٹکراتی ہے تو اس کی دم کو پیچھے دھکیلتی رہتی ہے جب تک کہ تیر کا رخ باد کی سمت نہ ہوجائے۔ تیر کے نیچے لگے ہوئے قطب نما، ہمیں باد کا رُخ معلوم کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

سرگرمی:

ایک بادنما بنایئے اسے کھلی ہوا میں رکھیے ایک ہفتے تک روزانہ صحیح ہوائی سمت کا اندراج کیجیے۔

آپ کو کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

- تیر کے لیے لکڑی کی چھڑی کا سولہ انچ کا ایک ٹکڑا۔
- لکڑی کی چھڑی کے آٹھ انچ کے تین ٹکڑے (دو قطب نما کے لیے اور 1 اس کو تھامنے کے لیے)۔
- پانی کی خالی بوتل۔
- ریت۔
- گتہ۔
- ایک لمبی باریک کیل۔

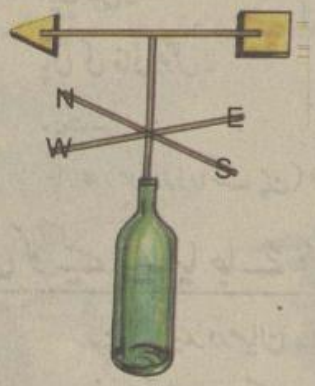

اس کو کیسے تیار کیا جائے؟

1- لکڑیوں کے کونوں پر آدھے انچ کی کٹائی درمیان سے کیجیے۔

2- گتے سے ش، ج، م، غ (NSEW) کاٹیے۔ لکڑی کا بڑا ٹکڑا بطور دم اور چھوٹا ٹکڑا تیر کے نشان کے لیے بھی کاٹیے۔ لکڑی کے سوراخ میں انہیں جمایئے۔ جیسے کہ تصویر میں دکھایا گیا ہے۔

3- لکڑی کے ٹکڑے، تیر اور قطب نما کے درمیان سے ایک باریک لمبی کیل اس طرح گزاریئے کہ وہ بادنما کو تھام سکے۔

4- ریت سے بھری ہوئی بوتل میں اس لکڑی کی چھڑی

باد کی رفتار

باد کی رفتار باد پیما کے استعمال سے معلوم کی جاتی ہے۔ شکل 4.6 دیکھیے اور یہ "ناٹس" (بحری میل فی گھنٹہ) میں ناپی جاتی ہے۔ باد پیما، پیالیوں کا ایک سیٹ ہے جو گھومتے ہوئے دستے کے ساتھ جڑا ہوتا ہے۔ پیالیوں میں جب باد داخل ہوتی ہے تو وہ اس کو پیچھے کی جانب دھکیلتی ہے جس سے دستہ گھومنے لگتا ہے۔ دستے کی حرکت ایک رفتار پیما پر درج ہوجاتی ہے جس سے باد کی رفتار کا پتہ چلتا ہے۔

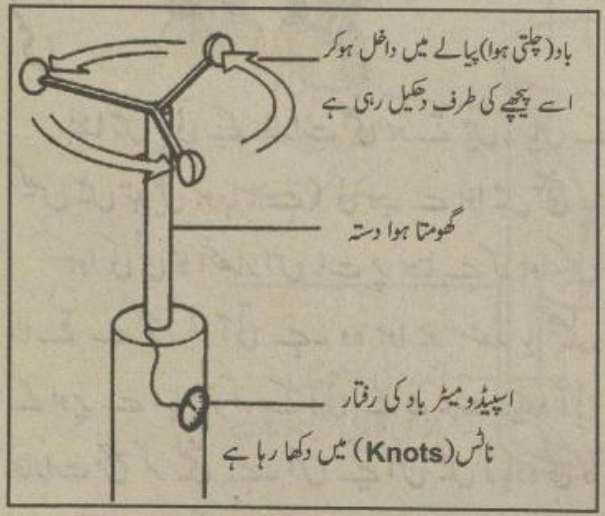
باد (چلتی ہوا) پیالے میں داخل ہوکر
اسے پیچھے کی طرف دھکیل رہی ہے
گھومتا ہوا دستہ
اسپیڈومیٹر باد کی رفتار
ناٹس (Knots) میں دکھا رہا ہے

شکل 4.6 باد پیما

جب بچوں کو یہ سکھا رہے ہوں کہ بادنما اور باد پیما کس طرح ہوا کی سمت اور ہوا کی رفتار دریافت کرتے ہیں، اُس وقت شکل سے رجوع کریں۔ بچوں سے بادنما اور باد پیما بنوائیں۔ اُن کو ایسی جگہ نصب کیجیے جہاں ہوا کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ بچے یہ دیکھیں کہ یہ کس طرح کام کرتے ہیں اور ہوا کی سمت اور رفتار نوٹ کریں۔

سرگرمی:

اپنے استاد کی مدد سے گھومتی ہوئی پیالیوں کا باد پیما بنائیے۔وضاحت کیجیے کہ یہ کس طرح کام کرتا ہے؟

آپ کو کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

- ربڑیا پلاسٹک کی دو چھوٹی گیندیں جنہیں درمیان سے کاٹ لیا گیا ہو۔
- 8انچ لمبے لکڑی کے تین ٹکڑے(دو پیالیوں کے لیے اور ایک انہیں تھامنے کے لیے)۔
- ایک کیل۔
- پانی کی خالی بوتل۔
- ریت۔
- چار عدد موٹی(ڈرائنگ پن) پنیں۔

اس کو کیسے تیار کیا جائے؟

1- ربڑ کی گیند درمیان سے کاٹ لیں۔

2- دونوں چھڑیوں کے سروں پر کٹی ہوئی ربڑ کی گیندوں کو موٹی پنوں سے لگائیں ۔

3- ایک کیل دونوں چھڑیوں سے گزارتے ہوئے تیسری چھڑی میں لے جائیں۔ یہ خیال رہے کہ یہ گھوم سکے۔

4- اس چھڑی کو ریت سے بھری ہوئی بوتل میں لگا دیجیے۔

نمی

فضا میں پانی کے بخارات بھی ہوتے ہیں۔ پانی کے بخارات سطح زمین سے عملِ تبخیر(گرم کرنے سے پانی مائع سے گیس میں تبدیل ہوجاتا ہے) کی وجہ سے ہوا میں پہنچ جاتے ہیں۔ فضا میں پانی کے بخارات کی مقدار کو نمی کہتے ہیں۔

ہوا کی نمی کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ ہوا کس علاقے سے گزر کر آتی ہے۔ وہ ہوا جو سمندر یا جھیل کے اوپر سے لمبا سفر کر کے آتی ہے وہ بہت زیادہ آبی بخارات جمع کر لیتی ہے۔ اس لیے اس میں زیادہ نمی کا امکان ہوتا ہے۔ اگر ہوا خشک زمین پر سے طویل فاصلہ طے کر کے آتی ہو تو اس کا امکان ہے کہ یہ خشک ہوگی۔

شکل4.7آبی چکر

باراں (بارش یا برف باری)

فضا میں موجود پانی کے بخارات ٹھنڈے ہونے پر دوبارہ پانی بن جاتے ہیں۔ اس عمل کو ''عملِ تکثیف'' کہتے ہیں۔ پہلے مرحلے میں پانی کے قطرے اتنے چھوٹے اور ہلکے ہوتے ہیں کہ وہ فضا میں تیرتے رہتے ہیں۔ پھر یہ ننھے ننھے قطرے باہم مل کر بادل بنا لیتے ہیں۔ جب بخارات کی تکثیف زیادہ ہوتی ہے تو بادل اتنے بڑے اور اتنے بھاری ہوجاتے ہیں کہ وہ فضا میں تیر نہیں سکتے۔ اگر درجۂ حرارت زیادہ ہو تو یہ زمین پر بارش کی صورت میں برس جاتے ہیں اور اگر درجۂ حرارت کم ہو تو برفباری ہو جاتی ہے۔ اس عمل کو ''باراں'' کہتے ہیں۔

شکل 4.8 بارش اور برفباری

شکل 4.9 میں باراں پیما دکھلایا گیا ہے جس کے ذریعے بارش کو ناپا جاتا ہے۔ بارش کو ملی میٹر میں ناپا جاتا ہے۔

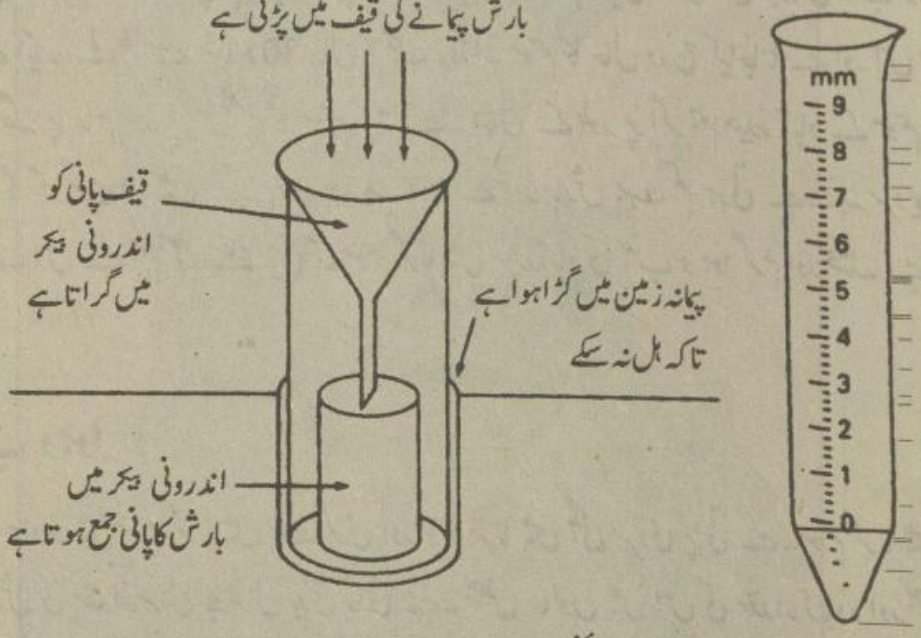

شکل 4.9 ، آلۂ باران پیما اور پیمائشی سلینڈر

بچوں کو بتائیے کہ ملی میٹر کیا ہے۔ تمام بچوں سے کہیں کہ وہ اپنے اپنے رولر نکال لیں۔ رولر میں سینٹی میٹر کی شناخت بتائیے۔ پھر بتائیے کہ ایک سینٹی میٹر کے دسویں حصے کو ملی میٹر کہتے ہیں۔ آپ اس کو تختہ سیاہ پر بنائیے۔

سرگرمی:

بارش پیما بنایئے۔

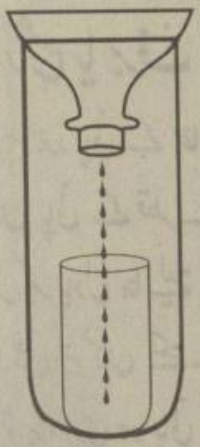

آپ کو کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

- ایک لیٹر پانی کی خالی بوتل۔
- 50 ملی لیٹر پانی کی خالی بوتل۔
- ایک عدد قینچی۔

اس کو کیسے تیار کیا جائے ؟

1- پانی کی بڑی خالی بوتل کو منہ کے قریب سے کاٹ دیجیے۔

2- چھوٹی بوتل کا منہ بھی کاٹ دیجیے اور اسے بڑی بوتل کے اندر رکھ دیجیے۔

3- بڑی بوتل کے منہ کو اس پر الٹ دیجیے تا کہ یہ ''قیف'' بن جائے اور اسے بڑی بوتل کے اوپر رکھ دیجیے۔

4- اب اس قیف میں پانی ڈالیے اور یہ دیکھیے کہ بارش کا پانی کس طرح جمع ہوتا ہے۔

آب و ہوا کے کیا معنی ہیں

کسی مقام پر جو موسم عام طور پر پایا جاتا ہے اسے آب وہوا کہتے ہیں۔ کسی بھی جگہ کی آب وہوا کے بارے میں جاننے کے لیے ایک لمبے عرصے مثلاً (30 سال) تک روزانہ موسم کا حال درج کیا جاتا ہے اور اس طرح یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ اس جگہ پر عام طور پر کس قسم کا موسم رہتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم حیدر آباد کے موسم کے ریکارڈ کو دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ گرمیوں میں درجۂ حرارت بلند ہوتا ہے اور بارش بہت کم ہوتی ہے۔ جبکہ سردیوں میں درجۂ حرارت کم ہوتا ہے۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ موسم گرما میں حیدرآباد کی آب و ہوا گرم اور خشک ہے اور موسمِ سرما میں ٹھنڈی ہے۔

سندھ کی آب وہوا

پورے صوبۂ سندھ میں موسم گرما میں سخت گرمی اور موسم سرما میں ہلکی سردی پڑتی ہے۔ موسم گرما میں بارش بہت کم ہوتی ہے۔ بارش کی مقدار سال بہ سال بدلتی رہتی ہے۔ بعض سالوں میں اس کی مقدار زیادہ اور بعض میں بہت کم یا نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔

آب وہوا کی بنیاد پر سندھ کو تین حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔ بالائی سندھ (سرو) درمیانی سندھ (وچولو) اور زیریں سندھ (لاڑ)۔

بالائی سندھ کی آب وہوا

شکل 4.10 موسم گرما کا ایک منظر

مارچ کے مہینے سے درجۂ حرارت بڑھنا شروع ہوتا ہے اور اکتوبر تک بلند رہتا ہے۔ مئی اور جون گرم ترین مہینے ہیں۔ سب سے زیادہ درجۂ حرارت بالائی سندھ میں درج کیا جاتا ہے۔ اس خطے میں واقع جیکب آباد پاکستان کا سب سے زیادہ گرم مقام ہے۔ موسم گرما میں بارش بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ اسی لیے موسم گرما سخت گرم، خشک اور گرد آلود ہوتا ہے۔ نومبر میں درجۂ حرارت تیزی سے گرتا ہے اور نومبر سے فروری تک کم رہتا ہے۔ جنوری سرد ترین مہینہ ہوتا ہے۔

درمیانی سندھ کی آب وہوا

وچولو یا درمیانی سندھ، موسم گرما میں نہ سَرد جیسا گرم ہوتا ہے اور نہ موسم سرما میں لاڑ جیسا ٹھنڈا ہوتا ہے۔

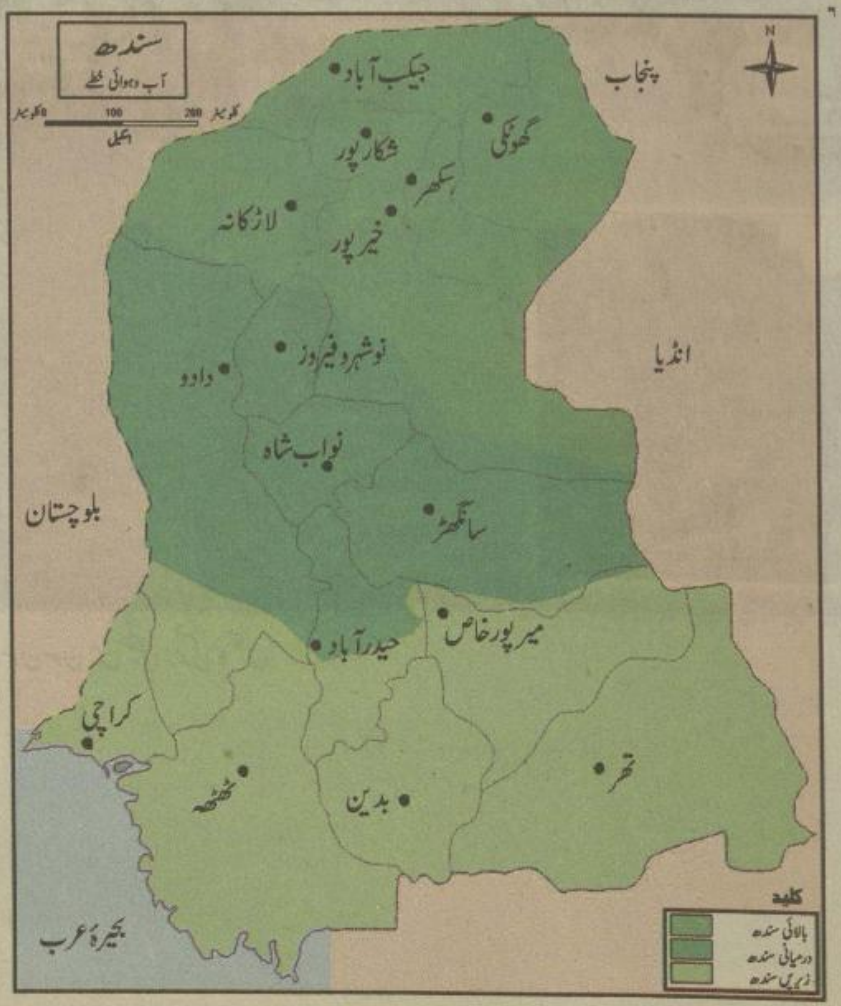

شکل 4.11 سندھ کے آب وہوائی خطے

زیریں سندھ کی آب وہوا

زیریں سندھ یا لاڑ سمندر سے بہت قریب ہے اس لیے سمندر سے اٹھنے والی ٹھنڈی ہوائیں گرمیوں میں درجۂ حرارت کو کم کر دیتی ہیں۔سمندری ہوائیں اپنے ساتھ پانی کے بخارات بھی بہت زیادہ مقدار میں لاتی ہیں اس لیے ہوائیں بہت نم ہوتی ہے۔ جولائی سے ستمبر تک کے مہینوں میں درجۂ حرارت کم ہوتا ہے۔ ہوا میں نمی بڑھ جاتی ہے اور زیریں سندھ یا لاڑ کے ساحلی علاقوں میں گہرے بادل چھائے رہتے ہیں۔ اس عرصے کو مون سون یا بارشوں کا موسم کہتے ہیں۔ مون سون کے دوران سمندر بہت بپھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لیے اس عرصے میں سمندر میں نہانا ممنوع ہے۔ بعض سالوں میں مون سون کے دوران شدید بارشیں ہوتی ہیں۔ بارشوں سے بعض اوقات سیلاب آجاتے ہیں جو گھروں اور فصلوں کو تباہ وبرباد کر دیتے ہیں۔

شکل 4.12 موسم گرما کے مون سون میں حقیقی زندگی کا عکس

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1- موسم اور آب و ہوا میں کیا فرق ہے؟

2- تھرما میٹر کس لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

3- سندھ کی آب وہوا بیان کیجیے۔ سمندری ہوائیں سندھ کے مختلف حصوں پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہیں؟

4- سندھ کی آب وہوا ہمارے لباس، خوراک اور تفریحی سرگرمیوں پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے؟

5- نیچے دیئے ہوئے ٹیبل کو پُر کیجیے۔

آلے کا نام	کس چیز کو ناپتا ہے	پیمائش کی اکائی
تھرما میٹر		
باراں پیما		
بادنما		
باد پیما		

ب۔ عملی کام

1- لوگ گرمیوں اور سردیوں کے موسم میں جو لباس پہنتے ہیں اور کھانا کھاتے ہیں ان کی شکل بنایئے۔

2- آبی چکر کی نشان زدہ شکل بنایئے۔

ج ۔ اضافی سرگرمی

1- ایک ماہ تک روزانہ درجۂ حرارت کا اندراج کیجیے۔ اس سے آپ کو کیا اندازہ ہوا؟

.....☆☆.....

پانچواں باب

قدرتی نباتات

اس باب میں ہم درج ذیل کے بارے میں پڑھیں گے

- قدرتی نباتات سے کیا مراد ہے
- قدرتی نباتات اور اس کی قسمیں
- سندھ کی قدرتی نباتات
- جنگلات کی اہمیت ،جنگلات کاٹنے کے اثرات اور جنگلات کے تحفظ کی ضرورت۔

قدرتی نباتات سے کیا مراد ہے

کسی جگہ یا علاقے کے تمام تر پودوں کو نباتات کہتے ہیں۔ اس میں چھوٹی اور معمولی گھاسوں سے لے کر اونچے اونچے درختوں تک سب شامل ہیں ۔نباتات دو طرح کی ہوتی ہے یعنی قدرتی نباتات اور انسانوں کی اگائی ہوئی نباتات۔ اس سبق میں ہم قدرتی نباتات کے بارے میں پڑھیں گے۔

قدرتی نباتات میں وہ پودے شامل ہیں جو قدرتی طور پر اُگتے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں انسانوں نے نہیں اُگایا ہے۔

سرگرمی: کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے علاقے میں کون سے پودے قدرتی طور پر اگتے ہیں؟ دو نمونوں کی شکل بنائیے اور ان کے نام لکھیے۔ اپنی ڈرائنگ کو اپنے کمرۂ جماعت کے تختے یا دیوار پر لگائیں۔

قدرتی نباتات کی اقسام

کسی مقام کی قدرتی نباتات کی قسم اور مقدار کا انحصار وہاں کی آب وہوا(درجۂ حرارت اور بارش) پر ہے۔ مختلف پودوں کو اُگنے کے لیے حرارت اور پانی کی مختلف مقداریں درکار ہوتی ہیں۔مثلاً درختوں کو عام گھاسوں کے مقابلے میں زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

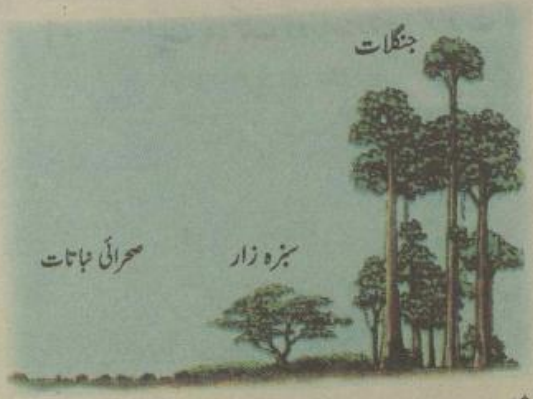

شکل 5.1 قدرتی نباتات کی تین اقسام

جن علاقوں میں شدید بارش ہوتی ہے وہاں قدرتی نباتات جنگلات کی صورت اختیار کرلیتی ہیں۔ جنگلات میں قدرتی نباتات کی اصل شکل اونچے اونچے درخت ہیں۔

شکل 5.2 مختلف اقسام کے جنگلات

جن علاقوں میں بارش کم ہوتی ہیں وہاں گھاس کے میدان ہوتے ہیں۔ گھاس کے میدانوں میں گھاس ہی قدرتی نباتات کی اہم قسم ہے۔

اسی طرح جہاں بہت کم بارش ہوتی ہے وہاں پر صحرائی نباتات اُگتی ہیں۔صحراؤں میں چند کھاردار جھاڑیاں اُگتی ہیں۔

گھاس کے میدان

ٹھنڈے صحرا

گرم صحرا

شکل 5.3 گھاس کے میدان، گرم اور ٹھنڈے صحرا

سرگرمی: اسکول کے اپنے کمرۂ جماعت کے باہر کوئی بھی بیج بوئیں۔ اس کو حسبِ ضرورت پانی اور گرمی مہیا کریں۔اب پودے کی نشو ونما کا مشاہدہ کریں اور اس کو ریکارڈ کریں۔

سندھ کی قدرتی نباتات

سندھ کی قدرتی نباتات میں جنگلات اور صحرائی نباتات شامل ہیں۔

صحرائی نباتات

صحرائی نباتات جیسے کہ ہم نے پہلے بھی پڑھا ہے کہ سندھ کے مشرقی حصے کا کافی بڑا علاقہ صحرائے تھر کا ہے۔ اس میں پتھر اور ریت پائی جاتی ہے۔ یہاں بہت کم قدرتی نباتات ہیں۔قدرتی نباتات میں ببول کے درخت، کھاردار جھاڑیاں اور کھردری گھاس شامل ہے۔

جنگلات

سندھ میں دو طرح کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ یعنی دریائی جنگلات (دریا کے قریب واقع جنگلات) اور مینگرو یا تیمر کے جنگلات (ایسے جنگلات جو اس جگہ اُگتے ہیں جہاں میٹھا پانی نمکین پانی سے ملتا ہے)۔

شکل 5.4 ساحلی جنگلات

دریائی جنگلات

دریائی جنگلات کو بیلا بھی کہا جاتا ہے۔ یہ جنگلات دریاؤں کے کنارے پائے جاتے ہیں۔ ضلع حیدرآباد میں ٹیاری کے جنگلات، ضلع نواب شاہ میں مری اور لاکھاٹ کے جنگلات، ضلع دادو میں راجڑی اور کُنداہ کے جنگلات نوشہروفیروز ضلع میں کیٹی للیا کے جنگلات اور ضلع سکھر میں کیٹی شاہ اور باگڑجی کے جنگلات دریا کے کنارے پائے جانے والے بڑے جنگلات ہیں۔

ببول اور باہن کے درخت ان جنگلات میں سب سے زیادہ پائے جانے والے درخت ہیں۔ان درختوں سے

شکل 5.5 دریائی جنگلات

گوند بھی حاصل کیا جاتا ہے۔ باہن کے درختوں کی لکڑی ، فرنیچر ، کھلونے، گلدان اور شمع دان کے بنانے میں کام آتی ہے۔ پھر ان اشیاء کو چمکدار روغن (ایک روغن جس سے لکڑیوں میں چمک آجاتی ہے) سے سجایا جاتا ہے۔ ان درختوں کی لکڑی کو ایندھن کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

شکل 5.6 دریائی جنگلات کی مصنوعات

مینگرووو کے جنگلات

سندھ کے جنوب میں بحیرۂ عرب کے ساحل کے قریب کچھ علاقے میں مینگرووو کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ مینگرووکے جنگلات میں جھینگوں اور مچھلی کی افزائش کے علاقے ہیں، اونٹ اور بھیڑیں مینگرووو جنگلات کے پتے کھاتے ہیں اور وہ لوگ جو ان جنگلات کے قریب رہتے ہیں ،اس کی لکڑی کو ایندھن کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

جنگلات کی اہمیت

ابھی آپ نے پڑھا ہے کہ جنگلات بہت اہم ہوتے ہیں۔ یہ ہمیں بہت ساری کارآمد اشیاء مہیا کرتے ہیں۔ شکل 5.7 کو غور سے دیکھیے۔ اس میں جنگلات کی اہمیت کی کچھ وجوہات دکھائی گئی ہیں۔ کیا آپ دوسری وجوہات سوچ سکتے ہیں؟

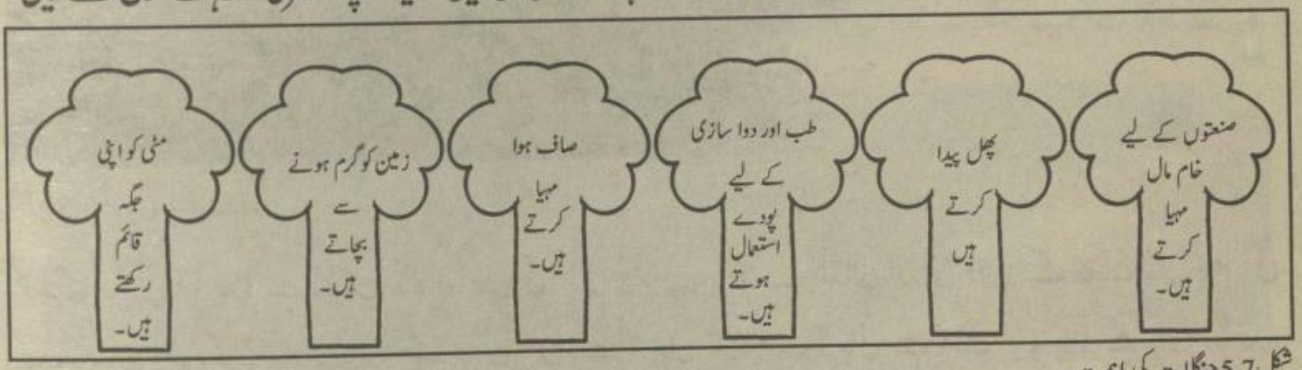
صنعتوں کے لیے خام مال مہیا کرتے ہیں۔
پھل پیدا کرتے ہیں
طب اور دوا سازی کے لیے پودے استعمال ہوتے ہیں۔
صاف ہوا مہیا کرتے ہیں۔
زمین کو گرم ہونے سے بچاتے ہیں۔
مٹی کو اپنی جگہ قائم رکھتے ہیں۔

شکل 5.7 جنگلات کی اہمیت

سرگرمی: جنگلات کی شکل بنایئے اور ہر درخت پر جنگلات کی اہمیت کے بارے میں لکھیے۔

جنگلات کا کاٹنا

جنگلات کے کٹاؤ کو (Diforestation) کہا جاتا ہے۔سندھ میں جنگلات بہت کم ہیں کیونکہ انہیں کاٹ دیا

شکل 5.8 لوگ جنگلات کاٹ رہے ہیں

جاتا ہے۔شکل 5.9 کو غور سے دیکھیے۔ مندرجہ ذیل وجوہات کے لیے کاٹا جارہا ہے۔

ایندھن کے لیے
مختلف مقاصد مثلاً زرعی اور دوائی بنانے کے لیے
برکیں بنانے کے لیے
کھیتی باڑی یا کان کنی کے لیے
لوگوں کے لیے مکان بنائے جاتے ہیں

شکل 5.9

سرگرمی: اگر تمام درخت کاٹ دیئے جائیں تو کیا ہوگا؟ اس بیان کے بارے میں سوچیے اور تین مثبت اور تین منفی نکات لکھیے۔

جنگلات کے تحفظ کی ضرورت

یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم جنگلوں کی حفاظت کریں۔ ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ہم یہ اہتمام کریں کہ اب مزید درخت نہ کاٹے جائیں۔ایسا کرنا ذرا مشکل کام ہے کیوں کہ جنگلات سے جو چیزیں ہم حاصل کرتے ہیں ان کی ضرورت ہمیشہ رہتی ہے۔ نیز بے شمار لوگوں کا روزگار جنگلات کی کٹائی سے وابستہ ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جن درختوں کو کاٹا گیا ہے ان کی جگہ دوبارہ درخت لگائے جائیں۔ شجر کاری کی حوصلہ افزائی کے لیے حکومت سندھ سال میں دو مرتبہ فروری اور اگست میں ہفتہ شجر کاری مناتی ہے۔ ان ہفتوں کے دوران خاص کوشش کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جا سکیں۔ محکمۂ جنگلات اس مقصد کے لیے مفت پودے مہیا کرتا ہے اور ان درختوں کے بارے میں اور ان کی دیکھ بھال کے بارے میں ضروری معلومات بھی دیتا ہے۔

شکل 5.10 بچے شجر کاری کر رہے ہیں

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1- قدرتی نباتات سے کیا مراد ہے؟

2- سندھ میں کس قسم کی قدرتی نباتات پائی جاتی ہے؟

3- بیان کیجیے کہ فروری اور اگست کے مہینوں کو شجر کاری کے لیے کیوں منتخب کیا گیا ہے۔

ب۔ عملی کام

1- سندھ کے نقشے کے خاکے پر سندھ کے جنگلات اور صحرائی علاقے دکھایئے۔

2- ٹیلی وژن کے لیے جنگلوں کی حفاظت کے مقصد کے لیے اشتہار (مواد اور موسیقی) تیار کیجیے۔

3- اپنے دوست یا سہیلی کو خط لکھیے۔ اُس کو جنگلات کاٹنے کی مختلف وجوہات سمجھایئے۔ آپ کو جو فہرست دی گئی ہے۔ اُس میں مزید اضافہ کیجیے۔

ج۔ اضافی سرگرمی

1- ممکن ہو تو اپنے اسکول کے قریب واقع کسی جنگل میں پکنک کا بندوبست کیجیے۔ اس جنگل میں واقع پودوں اور جانوروں کی فہرست تیار کیجیے۔

.....☆☆.....

چھٹا باب

اُگائی ہوئی نباتات (زراعت)

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے

- وہ قدرتی وسائل جن کی وجہ سے زراعت ممکن ہوتی ہے
- کھیتوں کو پانی دینے کے لیے آبپاشی کا طریقہ
- سندھ میں اُگائی جانے والی فصلیں

پچھلے باب میں ہم نے قدرتی نباتات کے بارے میں پڑھا تھا۔ اس باب میں ہم اگائی ہوئی نباتات کے بارے میں پڑھیں گے جسے عام طور پر ہم زراعت کہتے ہیں۔ زمین کے قدرتی وسائل کو استعمال کر کے فصلیں اُگانے کے عمل کو زراعت کہا جاتا ہے۔ اس طرح اُگی ہوئی فصلوں سے ہمیں خوراک، کپڑا اور صنعتوں کے لیے خام مال ملتا ہے۔

زراعت کا انحصار قدرتی وسائل یعنی مٹی، پانی اور کسانوں کی محنت پر ہوتا ہے۔

مٹی

زمین کی سطح کی تہہ کو ہم مٹی کہتے ہیں۔ زراعت کے لیے مٹی کم ازکم اتنی گہری ضرور ہونی چاہیے کہ اس میں پودوں کی جڑیں مضبوطی سے جم سکیں۔ زمین کا سب سے اوپری حصہ جس پر زراعت کا انحصار ہوتا ہے صرف چند سینٹی میٹر گہرا ہوتا ہے۔ اس میں معدنیات، پتھر کے ذرات، پانی، ہوا اور بعض زندہ کیڑے کینچوے وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ مٹی کی قسم فصل کے معیار کو متاثر کرتی ہے۔ فصلوں کو اُگانے کے لیے بہترین مٹی وہ ہے جس میں چکنی مٹی اور ریت دونوں شامل ہوں۔ ان میں سے پانی کا نکاس بہ آسانی ہو جاتا ہے اس لیے ان میں ہل چلانا آسان ہوتا ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

زراعت دنیا کا سب سے قدیم پیشہ ہے۔ جو کہ پانچ ہزار سال پہلے موئن جو دڑو جیسی جگہوں سے شروع ہوا۔ اس وقت کچھ لوگوں کو یہ پتہ چل گیا تھا کہ پودے کس طرح اُگائے جاتے ہیں اور جانور کس طرح پالے جاتے ہیں۔ تقریباً چار ہزار سال قبل لوگوں نے یہ ہنر سیکھ لیا تھا اور اپنی خوراک کے لیے کھیتی باڑی کرنے لگے تھے۔ آج کل پاکستان کے تقریباً 55 فیصد افراد کا روزگار زراعت پر منحصر ہے۔

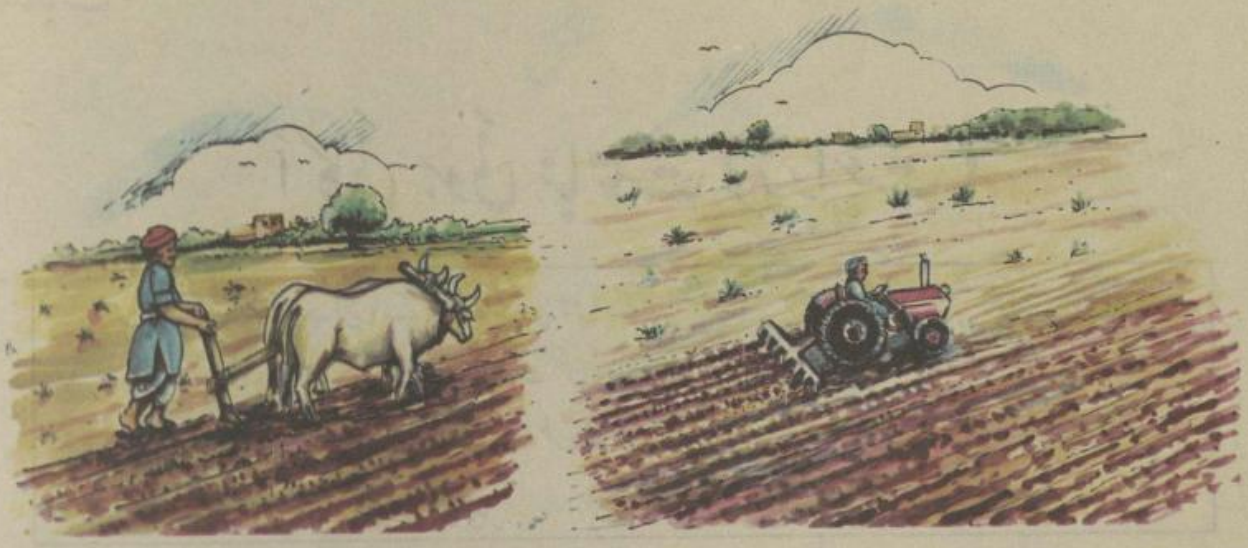

شکل 6.1 کاشت کاری کے لیے زمین کی تیاری

سرگرمی:

- مختلف قسموں کی مٹی جمع کیجیے۔ ان میں چکنی مٹی، ریت اور دونوں ریت اور چکنی مٹی کا ملاوٹ ہو۔
- ہر قسم کی مٹی میں لوبیا بیج بوئیے۔
- ان پودوں کو پانی دیجیے۔
- اندازہ لگائیے کہ ہر قسم کی مٹی میں پودا کس طرح نشوونما پاتا ہے۔
- اپنے مشاہدات اور نشوونما کے عمل کو درج کیجیے۔
- ہر قسم کی مٹی کے بارے میں نتیجہ اخذ کریں اور بتائیے کہ کون سی مٹی لوبیا پیدا کرنے کے لیے سب سے اچھی ہے۔

پانی

پانی زراعت میں استعمال ہونے والا ایک اہم قدرتی وسیلہ ہے۔ پانی کے مختلف ذرائع ہیں مثلاً بارش ،دریا اور زیر زمین پانی۔ سندھ میں بارش بہت کم ہوتی ہے، اس لیے زراعت کے لیے تعمیر میں آنے والی پچھتر فیصد زمین کو آبپاشی کے ذریعے سے سیراب کیا جاتا ہے۔

آبپاشی

جب کسی علاقے میں ایک لمبے عرصے تک کوئی بارش نہ ہو یا بہت کم بارش ہو اور زمین کی آبپاشی ضروری ہو تو آبپاشی کے لیے دریاؤں ، چشموں ، جھیلوں اور کنوؤں سے پانی حاصل کیا جاتا ہے۔ کسانوں نے اس کام کے لیے کئی طریقے دریافت کیے ہیں۔سندھ کے کسان عام طور پر آبپاشی کے دو طریقے یعنی نہریں اور ٹیوب ویل استعمال کرتے ہیں۔

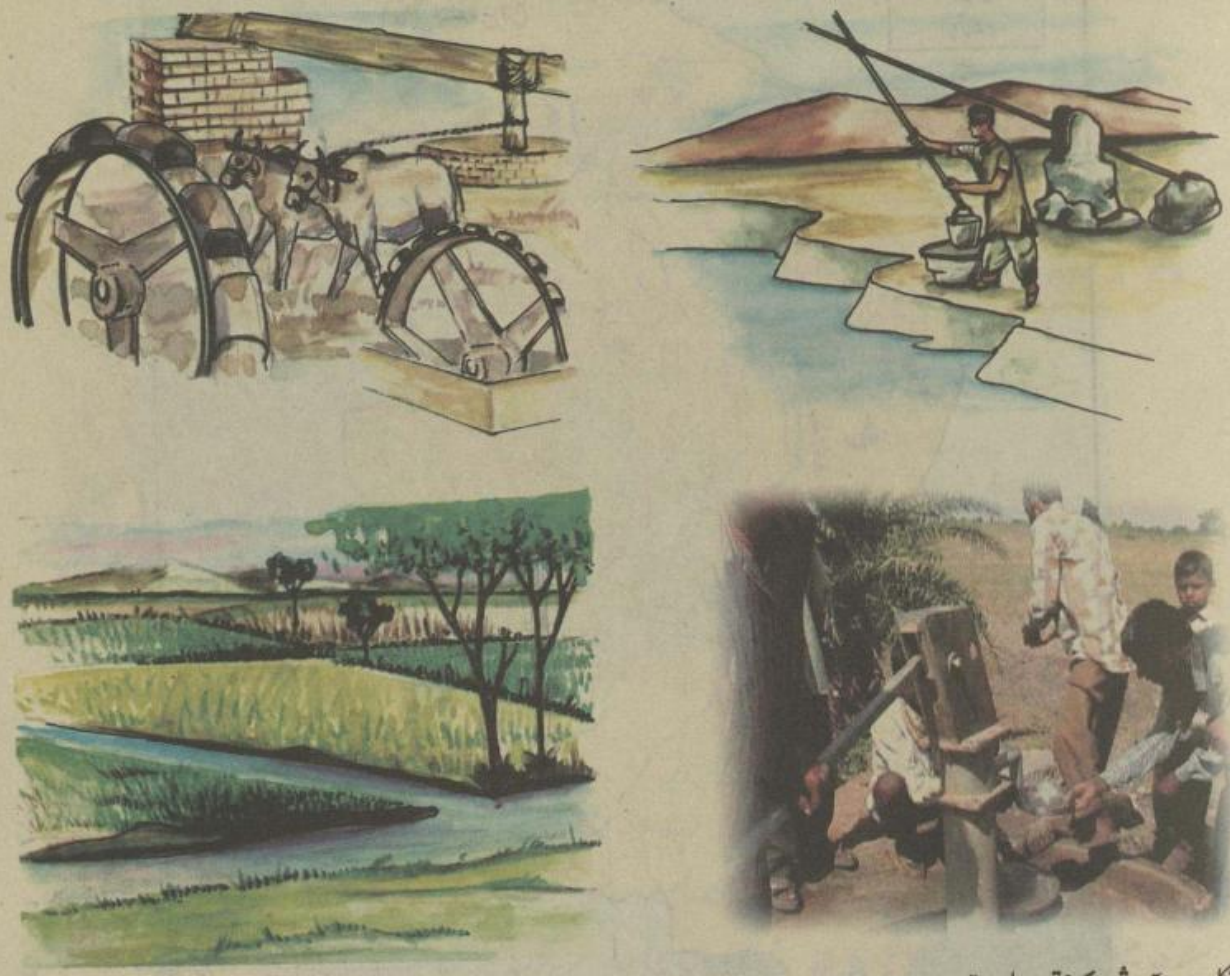

شکل 6.2 آبپاشی کے مختلف طریقے

نہروں کے ذریعے آبپاشی

دریائے سندھ پاکستان کے درمیان سے گزرتا ہوا بحیرۂ عرب میں گرتا ہے۔ بجائے اس کے کہ سارا پانی سمندر میں چلا جائے، دریائے سندھ پر مختلف بیراج بنائے گئے ہیں ۔ بیراج پانی کو جمع کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ لوہے کے بڑے بڑے دروازے پانی کو بہہ جانے سے روکتے ہیں۔ جب زراعت کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پانی نہروں میں بہنے لگتا ہے۔ یہ نہریں دریا کے دونوں طرف کھودی گئی ہیں اور کھیتوں تک جاتی ہیں۔

سندھ میں دریائے سندھ پر تین بیراج بنائے گئے ہیں۔

- گڈو بیراج
- سکھر بیراج
- کوٹری بیراج

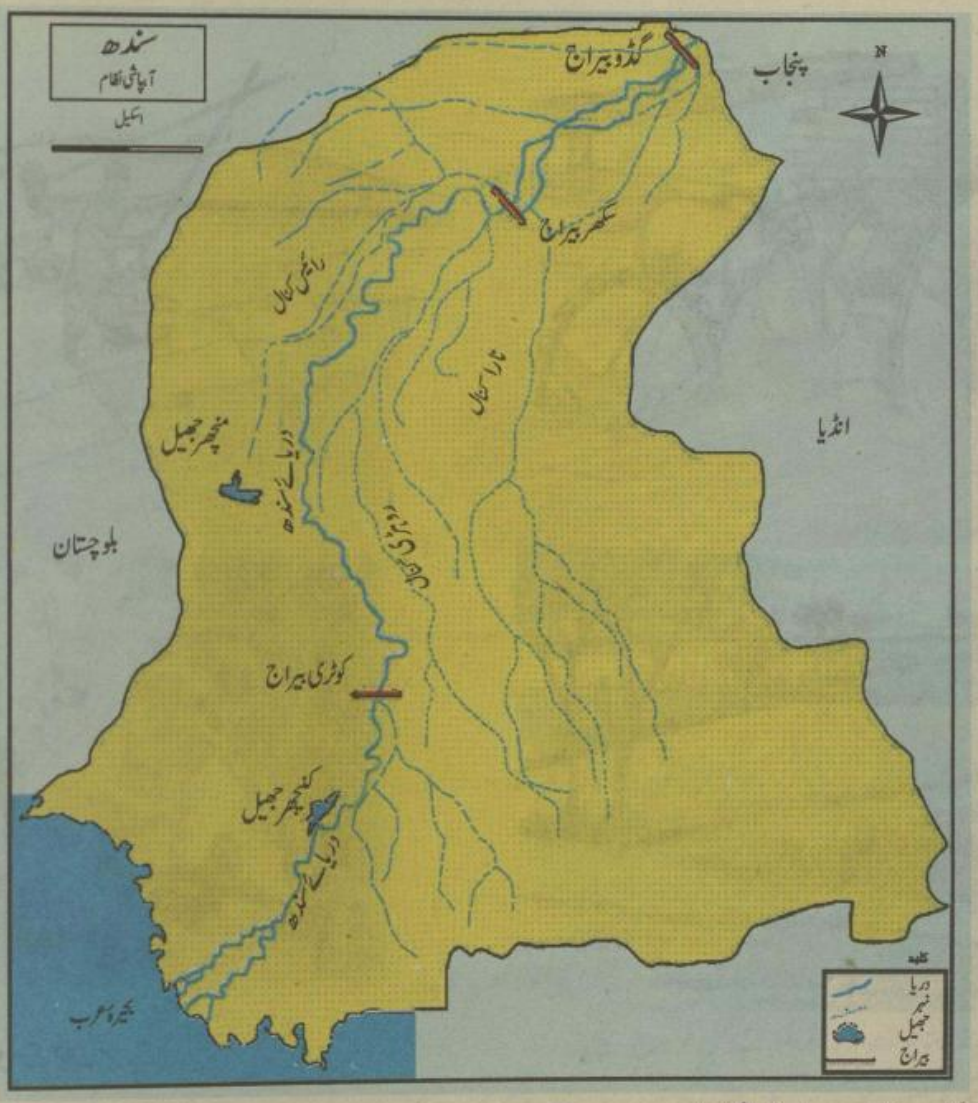

شکل 6.3 نقشہ سندھ میں آبپاشی کا نظام

ٹیوب ویل کے ذریعے آبپاشی

سندھ میں ٹیوب ویل کے ذریعے بھی آبپاشی کی جاتی ہے۔ زمین کی سطح سے بہت نیچے تک ایک کنواں کھودا جاتا ہے اور وہاں سے پانی کو موٹر کے ذریعے اوپر کھینچ کے زمین کو سیراب کیا جاتا ہے۔

سرگرمی: پانی کی زیادتی یا کمی دونوں صورتوں میں فصلوں کو نقصان پہنچتا ہے۔اب آپ بتایئے کہ سیلاب اور خشک سالی کس طرح کھیتی باڑی پر اثر ڈالتے ہیں۔

کاشتکاروں کے کام

کاشتکاروں کے بغیر کوئی زراعت نہیں ہوسکتی تھی۔کئی صدیوں تک زمین میں ہل چلانے کے لیے کاشتکار، جانوروں کو استعمال کرتے رہے ہیں، زمینوں کو کھاد دینے کے لیے گوبر استعمال کرتے تھے اور فصلوں کی کٹائی خود اپنے ہاتھوں سے کرتے تھے۔

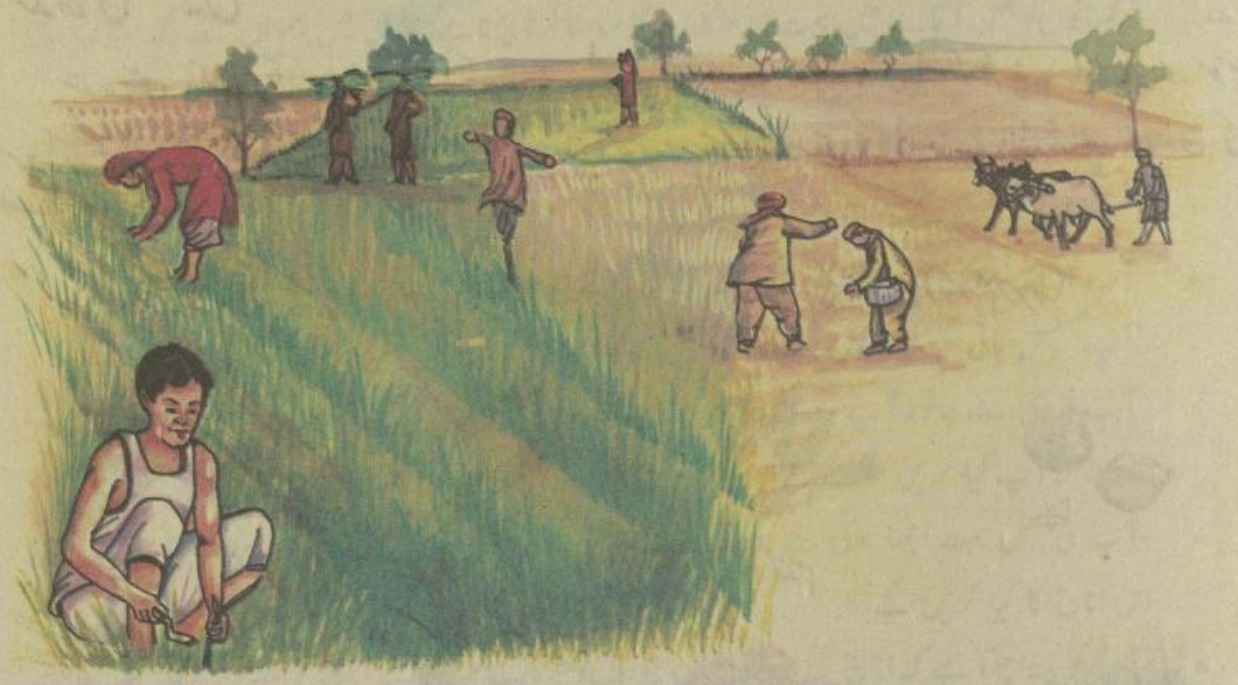

شکل 6.4 کسان مختلف کام کرتے ہوئے

پچھلے سو برس میں دنیا کی آبادی میں بہت تیزی سے اضافہ ہوا ہے اور اس کے ساتھ ہی غذا کی مانگ بھی بڑھ گئی ہے۔ خوراک کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے سائنس دانوں نے مشینیں، مصنوعی کھاد اور جراثیم کش دوائیں ایجاد کی ہیں۔

سندھ میں چند چھوٹے کاشتکار زراعت کے اُن ہی پرانے طریقوں پر عمل کرتے ہیں۔ جبکہ دوسرے کاشتکار زمین کی تیاری (ہل چلانا) بوائی اور فصلوں کی کٹائی کے لیے مشینیں استعمال کرتے ہیں۔ زمین کی زرخیزی کو بڑھانے کے لیے مصنوعی کھاد اور فصلوں کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں کو مارنے کے لیے جراثیم کش دوائیں بھی استعمال کرتے ہیں۔ ان کی وجہ سے غذائی پیدا وار بڑھانے میں بڑی مدد ملی ہے۔ تاہم مصنوعی کھادوں اور کیڑے مار دواؤں کے بہت زیادہ استعمال سے

- مٹی کو نقصان پہنچا ہے۔
- انسانوں اور جانوروں کے پینے کا پانی آلودہ ہوا ہے۔
- ہماری خوراک کو خراب کر دیتی ہیں۔

چنانچہ اب اس بات کی کوشش کی جارہی ہے کہ خوراک کی پیداوار میں ایسے طریقوں سے اضافہ کیا جائے کہ نہ انسانوں کو، نہ جانوروں کو اور نہ ہی ہمارے ماحول کو نقصان پہنچے۔

سرگرمی: کسی اخبار کے مدیر کو خط لکھیے۔ جس میں سندھ کے کاشتکاروں کو بتایئے کہ مصنوعی کھاد اور کیڑے مار دواؤں کے استعمال کے کیا کیا نقصانات ہیں۔ کاشتکاری کے وہ طریقے بتایئے جو عوام اور ماحول دوست ہوں۔

سندھ کی فصلیں

سندھ میں پاکستان کی دوسری جگہوں کی طرح دو فصلی موسم ہیں۔ موسم گرما کی فصلکو خریف کہتے ہیں اور موسم سرما کی فصل کو ربیع کہتے ہیں۔ شکل 6.5 کو دیکھیے۔ اس چارٹ میں سندھ میں اُگائی جانے والی خریف اور ربیع کی فصلیں دکھائی گئی ہیں۔

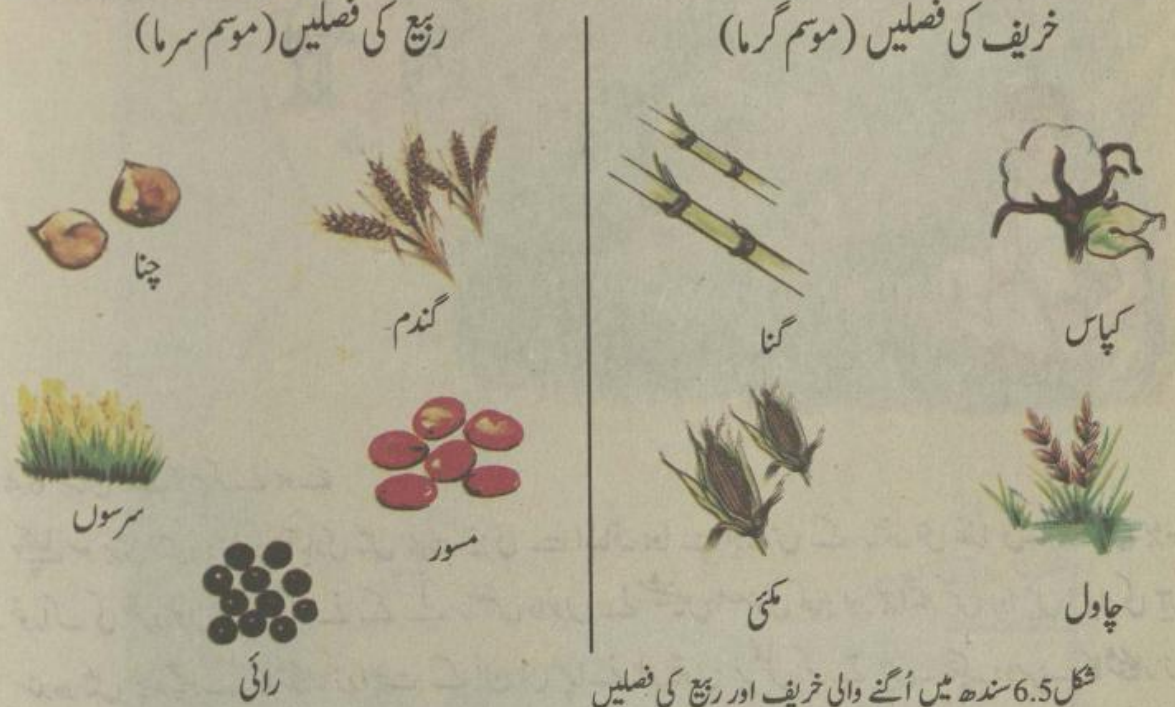

شکل 6.5 سندھ میں اُگنے والی خریف اور ربیع کی فصلیں

فصلوں کو دو گروپ میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ غذائی اجناس کی فصلیں مثلاً گندم اور چاول جو بطور خوراک استعمال ہوتی ہیں اور نقد آور فصلیں مثلاً کپاس وغیرہ جن سے دوسری اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔ ان اشیاء کو مقامی طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے اور بیرونِ ملک برآمد کر کے روپیہ کمایا جاتا ہے۔

سرگرمی: سندھ میں اُگنے والی فصلوں میں سے کسی ایک نقد آور فصل کو منتخب کیجیے۔ دریافت کیجیے کہ اس کو کیسے اُگایا جاتا ہے اور اس عمل کو لکھ لیجیے۔ یہ بھی لکھ لیے دیجیے کہ اس سے کیا چیزیں بنائی جاتی ہیں اور کس طرح رقم کمائی جاتی ہے؟

مشق

الف ۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1- اُگائی ہوئی نباتات سے کیا مراد ہے؟ یہ کیوں اہم ہے؟

2- سندھ میں زمینوں کی آبپاشی کے دو عام طریقے کیا ہیں؟

3- قدیم اور جدید کاشتکاری کے تین فوائد اور تین نقصانات لکھیے۔

4- کسانوں کو فصل اُگانے میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ذیل میں ہم ان کے کچھ مسائل بیان کرتے ہیں۔ آپ تجویز کریں کہ ایک کسان ان مشکلات کا کس طرح مقابلہ کر سکتا ہے۔

- آپ زمین کو صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن وہاں بہت سارے کنکر اور پتھر موجود ہیں۔ بتایئے کہ آپ کیا کریں گے۔
- آپ اپنے خاندان کے لیے کافی خوراک اُگانا چاہتے ہیں۔ بتایئے کہ آپ کس فصل کا انتخاب کریں گے۔ آپ مسلسل پانی کی کمی محسوس کرتے ہیں بتایئے کہ اس سلسلے میں آپ کیا کریں گے۔
- آپ پڑوسی کے جانور آپ کے کھیت میں گھوم پھر رہے ہیں اور آپ کی فصل کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ بتایئے کہ آپ کیا کریں گے۔
- آپ کی فصل بہت اچھا ہوئی ہے اور آپ کے پاس کافی مقدار میں اناج بچ گیا ہے۔ بتایئے کہ آپ اس اناج کا کیا کریں گے۔
- آپ کو پتہ چلتا ہے کہ اناج کی بوریوں میں چوہوں وغیرہ نے آپ کے اناج کو نقصان پہنچایا اس حالت میں آپ اناج کے بارے میں کیا سوچیں گے۔
- مارکیٹ جاتے ہوئے آپ کے بیل کیچڑ میں دھنس جاتے ہیں بتایئے کہ آپ کیا کریں گے۔
- آپ جب اناج کو فروخت کر کے بہت سا منافع کماتے ہیں تو آپ اس رقم کا کیا کریں گے۔

ب۔ عملی کام

1- خریف کی پانچ فصلوں اور ربیع کی پانچ فصلوں کے نمونے حاصل کیجیے۔ ان کو پلاسٹک کی تھیلی میں رکھ دیں اور اپنی کاپی میں چسپاں کریں اور تھیلی کے نیچے ان کے نام بھی لکھیے۔

2- اپنے اسکول میں قدرتی کھاد کا ایک ذخیرہ تیار کرنے کے لیے زمین میں ایک بڑا سوراخ کریں۔ پھلوں اور ترکاریوں کے چھلکے اس میں بھر دیں۔ اس میں تھوڑا سا پانی بھی ڈال دیجیے۔ اس کو باقاعدگی سے ملاتے رہیں۔ جب قدرتی کھاد تیار ہو جائے تو اسے اسکول کے باغ میں استعمال کیجیے۔

ج۔ اضافی سرگرمیاں

1- دو قدرتی کھادوں اور دو قدرتی کیڑے مار دواؤں کے نام معلوم کیجیے جو سندھ کے کسان استعمال کرتے ہیں۔

2- کسی کھیت پر جایئے اور یہ دیکھیے کہ کسان کس طرح کام کرتا ہے۔ اپنی جماعت میں اس کا کردار ادا کر کے دکھایئے۔

3- کسی کاشتکار کو اسکول میں آنے کی دعوت دیجیے تا کہ وہ کاشتکاری کے بارے میں اور سندھ میں اس کے مسائل کے بارے میں گفتگو کر سکے۔

ساتواں باب

آبادی

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے

- آبادی کیا ہوتی ہے؟
- مردم شماری کس طرح کی جاتی ہے
- سندھ میں دیہات سے شہروں کی جانب نقل مکانی کے ذمہ دار عوامل
- دیہی شہری نقل مکانی کے اثرات

تیسری جماعت میں ہم نے پڑھا تھا کہ کسی علاقے میں جتنے لوگ رہتے ہیں وہ اس علاقے کی آبادی کہلاتی ہے۔ آپ نے یہ بھی پڑھا تھا کہ وہ طریقہ جس سے لوگوں کی گنتی کی جاتی ہے، مردم شماری کہتے ہیں۔ اس باب میں ہم یہ پڑھیں گے کہ مَردم شماری کس طرح کی جاتی ہے اور مَردم شماری کی معلومات کس کام آتی ہیں۔

مَردم شماری

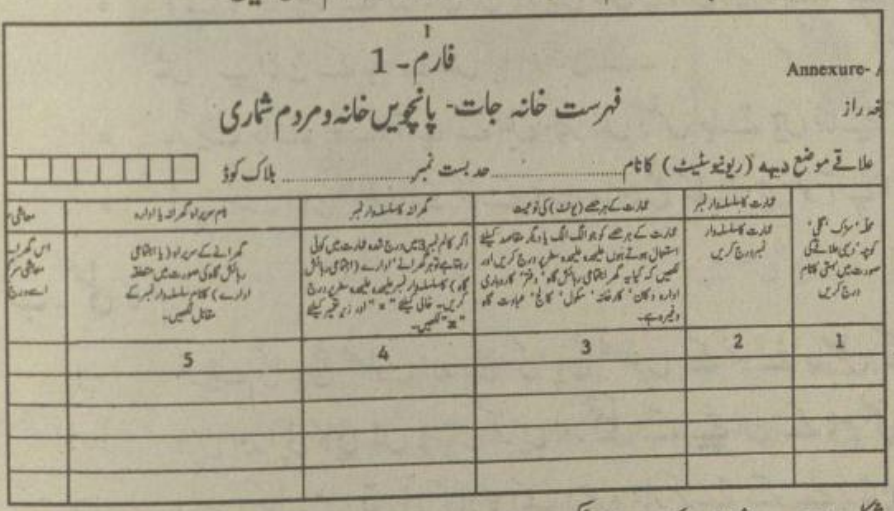

Annexure-A

فارم۔ 1

فہرست خانہ جات۔ پانچویں خانہ و مردم شماری

علاقے موضع دیہہ (ریونیو سٹیٹ) کا نام ..... حد بست نمبر ..... بلاک کوڈ

1	2	3	4	5	6

شکل 7.1 مردم شماری کے فارم کا عکس

ملک میں رہنے والوں کی صحیح تعداد معلوم کرنے کے لیے حکومت مردم شماری کراتی ہے۔ خصوصی ٹیم ملک کے مختلف حصوں میں گھر گھر جا کر لوگوں کو گنتے ہیں۔ مردم شماری کرنے والے نہ صرف لوگوں کو گنتے ہیں بلکہ بہت سی دوسری مفید معلومات بھی اکٹھا کرتے ہیں۔ ان معلومات میں عمر، جنس، شادی شدہ یا غیر شادی شدہ، مذہب، زبان، تعلیم کی سطح، روزگار افراد کی تعداد اور ان کے کام کی نوعیت وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔

حکومتیں مَردم شماری سے اکٹھا کی گئی معلومات کو مستقبل کی منصوبہ بندی کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر اسکول جانے والے عمر کے بچوں کی صحیح تعداد معلوم ہو تو حکومت کو یہ پتہ چل سکتا ہے کہ مستقبل میں کتنے اسکولوں کی ضرورت ہو گی اور کتنے اساتذہ کو تربیت کی ضرورت ہو گی۔

چوں کہ مَردم شماری کا عمل کافی مشکل اور مہنگا بھی ہے، اس لیے اکثر ممالک میں یہ کام آئے دن نہیں کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں ہر دس سال بعد مَردم شماری ہوتی ہے۔

سرگرمی: اپنے اسکول میں مردم شماری کیجیے۔ ایک سوالنامہ بنائیے تا کہ ہر جماعت میں زیرِ تعلیم بچوں کی تعداد، ان کے پسندیدہ مضامین اور پسندیدہ ٹیلی وژن پروگرام وغیرہ کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکیں۔ اپنی جماعت میں چار چار یا چھ چھ بچوں کے گروپ بنادیں، جو اسکول کی دیگر جماعتوں سے بھی ایسی معلومات جمع کریں۔ اپنے گروپ کی جمع کی ہوئی معلومات کو اکٹھا کر لیجیے اور اپنے اعداد و شمار کو گراف کی شکل میں اپنی جماعت کے سامنے پیش کیجیے اور بتائیے کہ یہ ساری معلومات اسکول کے لیے کس طرح مفید ہیں۔

صوبۂ سندھ کی آبادی

1998ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی کل آبادی ایک سو بتیس ملین ہے۔ صوبۂ سندھ کی آبادی تیس ملین ہے۔ شکل 7.2 میں دیے ہوئے گراف کو غور سے دیکھیے۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ سندھ میں 14 ملین بچے اور 16 ملین بڑے ہیں۔

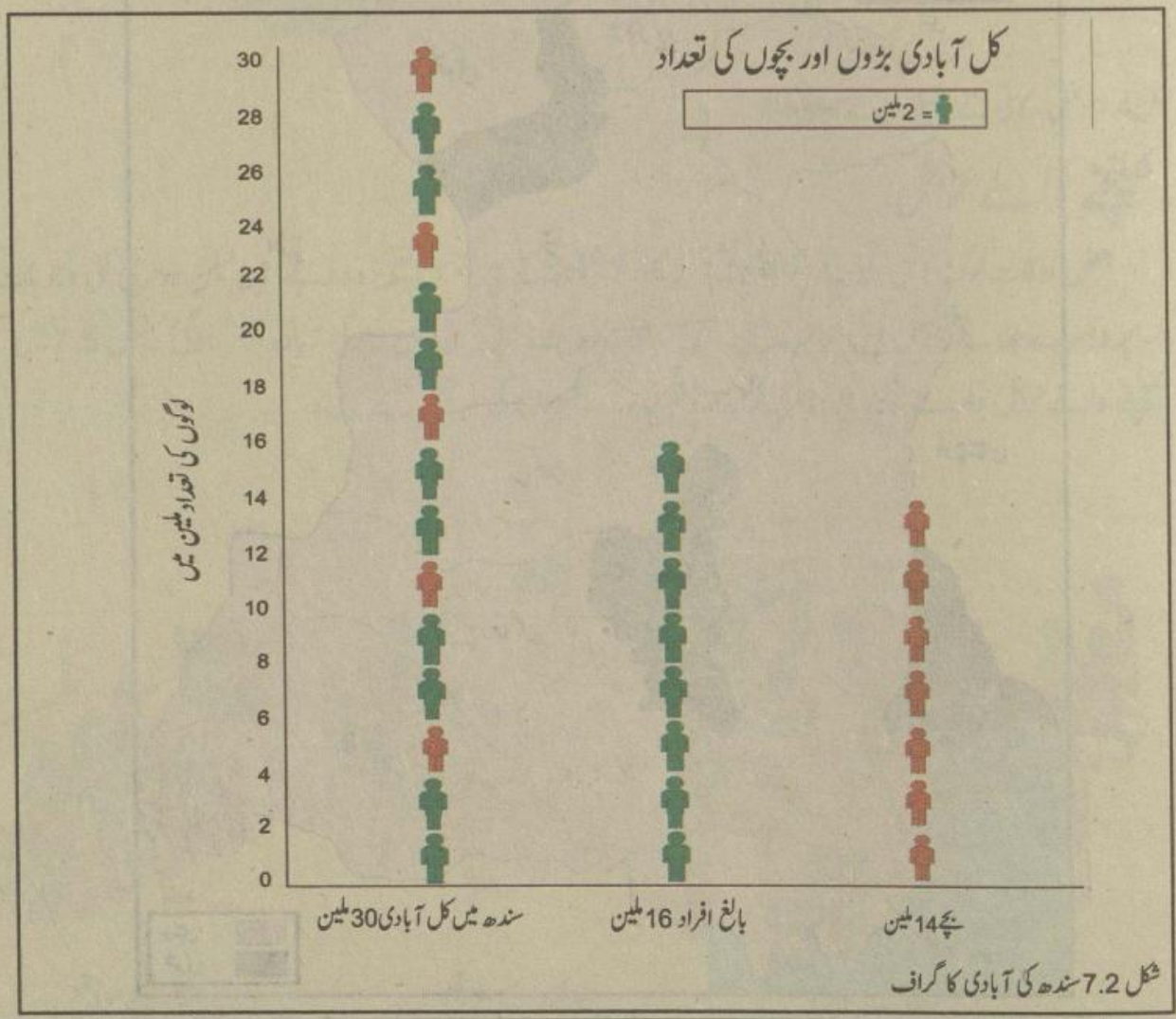

شکل 7.2 سندھ کی آبادی کا گراف

سرگرمی: کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ سندھ میں کتنے لوگ لکھنا اور پڑھنا جانتے ہیں؟ ان وجوہات کی ایک فہرست تیار کیجیے جن کا جاننا حکومت کے لیے اہمیت رکھتا ہے کہ کتنے لوگ لکھنا اور پڑھنا جانتے ہیں۔

اس بات کا یقین کیجیے کہ بچے گراف بنانا جانتے ہیں۔ اگر وہ نہیں جانتے تو ریاضی کے استاد سے درخواست کیجیے کہ وہ انہیں سکھائیں۔

دیہی۔ شہری نقل مکانی

شکل 7.3 میں سندھ کے نقشے کو دیکھیے جس میں سندھ کے شہری اور دیہی آبادی کے علاقے دکھائے گئے ہیں۔ سندھ کی آبادی میں سے 32.5 فیصد لوگ شہروں میں رہتے ہیں اور 67.5 فیصد لوگ دیہات میں رہتے ہیں ہر سال کئی لوگ دیہی علاقوں سے شہری علاقوں کی جانب آتے ہیں۔ ان کے نقل مکانی کی کئی وجوہات یا عوامل ہیں۔ ان عوامل کو ہم دو گروپ میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ دھکیلنے والے عوامل اور کھینچنے والے عوامل۔

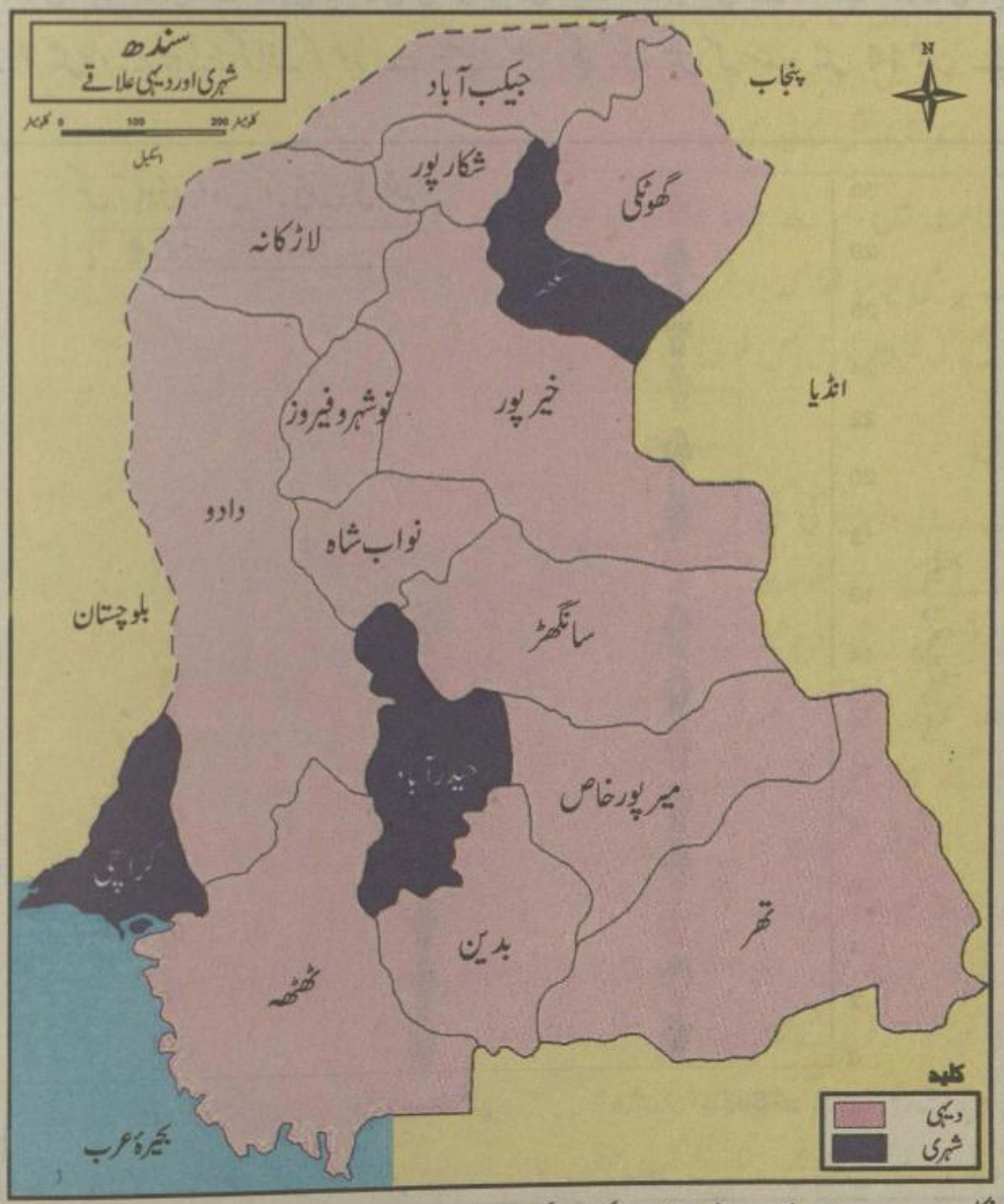

شکل 7.3 سندھ میں دیہی اور شہری آبادی کو ظاہر کرتا ہوا نقشہ

دھکیلنے والے عوامل

ایسے عوامل جو لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ جہاں رہ رہے ہیں وہاں سے کہیں اور چلے جائیں، دھکیلنے والے عوامل

کہلاتے ہیں۔ شکل 7.4 میں چند دھکیلنے والے عوامل دکھائے گئے ہیں، جن کی وجہ سے سندھ کے دیہی علاقوں سے لوگ سندھ کے شہری علاقوں کی جانب نقل مکانی کرتے ہیں۔

قحط سیلاب صحت کے کم مواقع

شکل 7.4 نقل مکانی کے دھکیلنے والے عوامل

کھینچنے والے عوامل

بعض اوقات لوگ اُس علاقے کو چھوڑنے پر مجبور نہیں ہوتے ہیں جس میں وہ رہتے ہیں لیکن دوسری کئی وجوہات کی بناء پر دوسرے علاقے انہیں اپنی جانب کھینچتے ہیں، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہاں زندگی زیادہ بہتر ہوگی۔ شکل 7.5 میں چند کھینچنے والے عوامل دکھائے گئے ہیں جو کہ لوگوں کو سندھ کے شہروں کی طرف کھینچتے ہیں۔

تعلیم کے مواقع روزگار کے مواقع صحت کے مواقع

شکل 7.5 نقل مکانی کے کھینچنے والے عوامل

سرگرمی: اپنے والدین سے پوچھیے کہ کیا انہوں نے کسی اور جگہ سے نقل مکانی کی ہے۔ انہوں نے کیوں نقل مکانی کی (دھکیلنے والے عوامل)۔ اگر نقل مکانی نہیں کی تو اس جگہ میں اُن کے لیے کیا کشش ہے (کھینچنے والے عوامل)۔

نقل مکانی کے شہری اور دیہی علاقوں کی زندگی پر اثرات

نقل مکانی سے شہری اور دیہات دونوں علاقے اثرانداز ہوتے ہیں۔ شہری علاقوں میں

- شہری سہولتوں یعنی پانی، بجلی اور رہائشی مکانات پر بوجھ بڑھ جاتا ہے
- بے روزگاری بھی بڑھتی ہے۔
- تعلیم اور صحت کی سہولتوں پر بوجھ بڑھ جاتا ہے۔

دیہی علاقوں میں عموماً

- صرف مرد حضرات نقل مکانی کرتے ہیں جس کا اثر اکثر خاندانی زندگی پر پڑتا ہے۔
- کام کرنے کے لیے کم مرد باقی رہ جاتے ہیں۔

دیہات سے شہروں کی جانب نقل مکانی روکنے کے لیے ضروری ہے کہ دیہی علاقوں میں موجود ہوں۔

- بہتر شہری سہولتیں مثلاً پانی، بجلی، سڑک
- زیادہ سہولیات مثلاً تعلیم اور صحت
- روزگار کے زیادہ مواقع

سرگرمی: فرض کیجیے کہ آپ اپنے قصبے کے ناظم ہیں۔ آپ اپنے علاقے میں کون کون سے ترقیاتی کام کریں گے کہ لوگ آپ کے قصبے کی جانب آئیں۔ شکل 7.5 میں کھینچنے والے عوامل کو دیکھیے۔

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1- مندرجہ ذیل اصطلاحات کی اپنے الفاظ میں تعریف کیجیے۔

(i) آبادی (ii) مردم شماری (iii) نقل مکانی

2- مردم شماری کیوں کی جاتی ہے؟

3- آپ اپنے الفاظ میں دھکیلنے اور کھینچنے والے عوامل کے معنی بتایئے۔ کیا آپ کے علاقے کے لوگ نقل مکانی کر کے کہیں اور جا رہے ہیں یا رہنے کے لیے آ رہے ہیں، کوئی تین مثال دیجیے۔

ب۔ عملی کام

1- دیگر اہم طریقے سوچیے جن سے حکومت مردم شماری میں جمع معلومات کو استعمال کر سکتی ہے۔ اپنی کاپی میں ان طریقوں کی فہرست لکھیے۔

2- سندھ کا نقشہ بنایئے۔ ہر شہر کی آبادی کے لحاظ سے لکڑی کے ٹکڑے کاٹیے اور انہیں نقشے پر چسپاں کیجیے۔

ج۔ اضافی سرگرمی

1- اپنے پڑوس کے پانچ گھروں کی مردم شماری کیجیے۔ ہر گھر میں رہنے والے افراد کی تعداد، عمر، جنس، تعلیمی سطح، پیشہ، اور گیس، بجلی اور پانی کی سہولتوں کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔ اپنے اعداد و شمار کو گراف یا ٹیبل یا تصویر کی صورت میں مرتب کیجیے اور پوری جماعت کو ان معلومات میں شریک کیجیے اور بحث کیجیے کہ یہ معلومات کس طرح آپ کے محلے کے لیے فائدہ مند ہو سکتی ہیں۔

.....☆☆.....

آٹھواں باب

ذرائع ابلاغ و اطلاع

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے

- دوسروں سے رابطے کے طریقے
- اپنے بولنے اور سننے کی مہارت میں اضافہ کرنا
- اطلاعات حاصل کرنے کے طریقے
- وہ عوامل جو ہماری حاصل کردہ اطلاعات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

ایک دوسرے کو پیغامات بھیجنے اور پیغامات حاصل کرنے کے طریقے کو ''ابلاغ'' کہتے ہیں۔ ہم بات چیت، تحریر یا اشاروں کے ذریعے ایک دوسرے کو پیغام بھیجتے ہیں۔

ذرائع ابلاغ (رابطہ کرنے کے ذرائع)

ہم ایک دوسرے سے کئی طریقوں سے رابطہ کرتے ہیں۔ ہم ڈاک کے ذریعے خط بھیجتے ہیں اور اہم پیغامات تار کے ذریعے بھیجتے ہیں۔ آج کل ہم کمپیوٹر کی مدد سے ایک دوسرے سے رابطہ کرسکتے ہیں۔ ہم لوگوں سے بات چیت کر سکتے ہیں یا ای۔ میل کے ذریعے خطوط بھیج سکتے ہیں جو فوراً ہی پہنچ جاتے ہیں۔ البتہ پاکستان میں صرف چند لوگوں کو ہی کمپیوٹر کی سہولت حاصل ہے۔ چنانچہ ہم ابلاغ کے پرانے اور نئے دونوں ذرائع کے بارے میں پڑھیں گے۔

بات چیت یا گفتگو

رابطے کا سب سے عام ذریعہ گفتگو ہے۔ گفتگو میں سننے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ شکل 8.1 اور 8.2 کو غور سے دیکھیے کہ کس طرح صاف اور واضح طریقے سے بولا جاتا ہے اور کس طرح توجہ سے سنا جاتا ہے۔

صاف انداز میں بولنا
• بولنے یا تقریر سے پہلے اپنے خیالات کو کاغذ پر لکھ لیں۔ • اتنی بلند آواز سے بولیے کہ سب لوگ آپ کو سن سکیں۔ • نہ بہت تیز بولیں اور نہ بہت آہستہ تاثرات کا اظہار کریں • اپنے سامعین پر نگاہ رکھیں

شکل 8.1 صاف انداز میں کیسے بول سکتے ہیں

توجہ سے سننا	
آپ کیا کر سکتے ہیں؟	آپ کیا کہہ سکتے ہیں؟
• بولنے والے کو غور سے دیکھیے۔ • اہم نکات نوٹ کر سکتے ہیں • اپنا سر ہلا سکتے ہیں۔	• سوالات پوچھیے • سوالات کے جوابات دیجیے • مناسب انداز میں جوابات دیجیے (اگر بولنے والا کوئی لطیفہ سنائے تو ہنسیے)

شکل 8.2 توجہ سے کیسے سنا جا سکتا ہے

جماعت میں اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے بچوں کو صاف اور واضح انداز میں بولنے اور توجہ سے سننے کے لیے شکل 8.1 اور 8.2 میں دیئے گئے طریقوں کے مطابق تربیت دیجیے۔

کچھ لوگ بول نہیں سکتے ۔وہ آپس میں اشاروں کی زبان میں بات کرتے ہیں۔ ذیل کے خاکے کو دیکھیے اس میں چند عام اشارے دیئے گئے ہیں۔

شکل 8.3 کچھ اشارے جو کہ رابطے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں

سرگرمی: ''ابلاغ کی اہمیت'' پر بحث کیجیے۔ گفتگو کا آغاز کرنے سے قبل موضوع کے بارے میں سوچیے اور اپنے خیالات کو کاغذ پر لکھ لیجیے۔جب دوسرے بول رہے ہوں تو غور سے سنیے۔ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے صاف اور واضح انداز میں بولیے ۔جو خیالات آپ نے دوسروں سے سنے ان کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

ٹیلی فون

دوسروں سے گفتگو کا ایک اور ذریعہ ٹیلی فون بھی ہے۔ ٹیلی فون کی ایجاد نے ہمارے رابطوں کے طریقوں میں زبردست تبدیلی پیدا کی ہے۔ اب دنیا میں کسی بھی جگہ اپنے رشتہ داروں، دوستوں یا تاجروں سے بات کرنا ممکن ہو گیا ہے۔

ہر شخص کے پاس ٹیلی فون کی سہولت موجود نہیں ہے۔ ٹیلی فون کی سہولت سے ہر شخص کو فائدہ پہنچانے کے لیے بیشتر مقامات پر پبلک کال آفس (پی سی او) کھل گئے ہیں۔ اس کے علاوہ لوگوں کی سہولت کے لیے ٹیلی فون بوتھ بھی لگائے گئے ہیں۔ آج کل ہم عزیزوں اور دوستوں سے موبائل یا سیل فون کے ذریعے بھی بات کر سکتے ہیں۔ہم کمپیوٹر کی مدد سے بھی ٹیلی فون پر بات چیت کر سکتے ہیں۔

K.T.R. DIRECTORY

S. Kauser Perveen, R/400 K Sec 2/VI, Gulshan-e-Maymar	635 0142	S. Khalid Hab Floor, P.E.C	
S. Kawar Kaleem Muhammad Aziz, S/No. 3 Sb-25 Block-13/B, Gulshan-e-Iqbal	496 6956	S. Khalid Han Shawa Ram Frere Road.	
S. Kazim Abbas, A.3/17, Muhammadi Colony, F.B.Area	631 3736	S. Khalid Hase 335 Usma B.Road Nazi	
S. Kazim Ali Khan, 63-2 Muslim League Quarters, Nzd Block I	62 0965	S. Khalid Hus Home, G'Iqb	
S. Kazim Ali Rizvi, 182/31 S-No. 329, Jaffar Tayyar Sty	450 0832	S. Khalid Hu 22/18, Nazima	
S. Kazim Ali Zaidi, R-770, Block No 9, F B Area	632 6721	S. Khalid Hus Manzil, Jubl Jamila Street Flat No. 6	
S. Kazim Hasan, 142 Bahadurabad	493 0841	S. Khalid Hus 3/1 Siddique 1 Sector-1 Karachi	

کیا آپ کو معلوم ہے؟

ہر ٹیلی فون کا علیٰحدہ نمبر ہوتا ہے۔ جب ہم کسی شخص کو ٹیلی فون کرنا چاہتے ہیں تو ٹیلی فون ڈائریکٹری سے اس کا نمبر تلاش کر سکتے ہیں۔ ٹیلی فون ڈائریکٹری میں ٹیلی فون رکھنے والوں کے نام ،ٹیلی فون نمبر اور پتے حروف تہجی کے حساب سے دیے جاتے ہیں۔

سرگرمی: موبائل فون کے فوائد ونقصانات کی فہرست بنایئے۔ لوگ گاڑی چلاتے ہوئے موبائل پر بات کرتے ہیں جو کہ ایک مسئلہ بنتا جارہا ہے۔ آپ کے خیال میں یہ ایک مسئلہ کیوں ہے؟

خطوط

کھوکھی
18 اپریل
پیاری امی جان
السلام علیکم
آپ یہ پڑھ کر خوش ہوں گی کہ میں سالانہ امتحان میں اپنی جماعت میں اول آئی ہوں۔ مجھے امتحان میں اول آنے پر اسکول کی طرف سے انعام ملا ہے۔ جون میں موسم گرما کی تعطیلات میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گی۔ تاریخ روانگی کے بارے میں بعد میں مطلع کروں گی۔ بڑے بھائی جان بھی آئیں گے۔
آپ کی فرمانبردار بیٹی
ماہ نور صابر

شکل 8.4 خط

دوسروں سے لکھ کر رابطہ رکھنے کا خط ایک عام ذریعہ ہے۔ لوگ خط اس لیے لکھتے ہیں کہ زندگی کے اہم واقعات میں دوسروں کو شریک کریں۔ تجارت اور کاروبار کے لیے بھی خطوط لکھے جاتے ہیں۔ ہم ڈاک خانوں کے ذریعے خطوط بھیجتے اور وصول کرتے ہیں۔ ملک کے اندر یا بیرونی ممالک سے آنے والے خطوط سب سے پہلے ایک مرکزی ڈاک خانے میں آتے ہیں۔ پھر انہیں مختلف علاقوں کے لحاظ سے علیٰحدہ کیا جاتا ہے۔ ہر علاقے کے خطوط وہاں کے ڈاکیے کو دیئے جاتے ہیں جو انہیں گھر گھر پہنچاتا ہے۔

سرگرمی: اپنے ایک دوست کو خط لکھیے اور اس کو واضح اور صاف رابطوں کے طریقوں اور ان کی اہمیت کے بارے میں بتایئے۔ پھر ڈاک خانے جایئے اور اپنے دوست کو بھیج دیجیے۔

ٹیلی گرام

میں امتحان میں اول آئی ہوں
تعطیلات میں گھر آؤں گی

ماہ نور

شکل 8.5 ٹیلی گرام

آپ نے ٹیلی گرام کا لفظ ضرور سنا ہو گا۔ لوگ ٹیلی گرام کو غیر ممالک یا پاکستان کے دوسرے شہروں میں فوری پیغامات بھیجنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ عام طور پر اسی دن پہنچ جاتا ہے جس دن یہ بھیجا جاتا ہے۔ اس لیے تار بھیجنے کا خرچ خط بھیجنے کے خرچ سے زیادہ ہوتا ہے۔

سرگرمی: شکل 8.4 میں دیئے گئے خط کا اصل پیغام ایسے دو یا تین نکات میں لکھیے جو ٹیلی گرام کے لیے مناسب ہوں

فیکس

شکل 8.6 ایک شخص فیکس کر رہا ہے

آج کل لوگ اپنے پیغامات بھیجنے کے لیے فیکس مشین کا استعمال کرتے ہیں۔

فیکس بھیجنے کے لیے

- ہاتھ سے لکھی ہوئی عبارت یا ٹائپ کیا ہوا پیغام فیکس مشین میں رکھیے۔
- جس کو فیکس بھیجا جا رہا ہے اس کا فیکس نمبر ملایئے۔

سوالوں کے جوابات دینے کے لیے بچوں کی حوصلہ افزائی اور ہمت افزائی کریں۔ لوگ خط کیوں لکھتے ہیں؟

فیکس مشین فوراً ہی یہ بتا دیتی ہے کہ پیغام پہنچایا نہیں۔
جن لوگوں کے پاس فیکس مشین نہیں ہے وہ ڈاک خانے جا کر فیکس کر سکتے ہیں جہاں یہ سہولت موجود ہو۔

سرگرمی: ٹیلی گرام اور فیکس کا موازنہ (یکسانیت اور فرق) کیجیے۔

کمپیوٹر

ابتداء میں کمپیوٹر (پی سی) بہت سادہ مشینیں تھیں۔ وہ صرف کام کو جلدی کرنے کی سہولت مہیا کرتے تھے جو کام دوسری مشینوں سے بھی کیے جا سکتے ہیں۔

آج کل کمپیوٹر بہت سے کام کرتے ہیں۔لوگوں نے انہیں کئی مقاصد کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔مثلاً:۔

شکل 8.7 بچے کمپیوٹر استعمال کرتے ہوئے

- رشتہ داروں اور دوستوں کو خطوط لکھنا
- اسکول کا کام کرنا
- کھیل کھیلنے کے لیے
- فلمیں دیکھنے کے لیے
- گانے سننے کے لیے
- درسی کتاب کی چھپائی اور شائع کرنے کے لیے
- روپے پیسے کا حساب رکھنے کے لیے
- معلومات جمع کرنے کے لیے

جب ذاتی کمپیوٹر کے استعمال میں اضافہ ہوا تو ان کو باہم جوڑنے کی ضرورت کا احساس بھی پیدا ہوا تا کہ معلومات اور وسائل حاصل ہو سکیں۔ساری دنیا کے اطراف منسلک کئی کمپیوٹر کے اس جال (نیٹ ورک) کو ہم ''انٹرنیٹ'' کہتے ہیں۔

انٹرنیٹ نے یہ ممکن کر دیا ہے کہ ہم ساری دنیا میں کہیں بھی ای۔ میل بھیج سکیں۔ ''دوسرے گپ بازوں'' کے ساتھ گپ بازی (چیٹنگ) یا بہت کم خرچ پر فون پر یہ بات بھی کر سکیں۔

سرگرمی: وضاحت کیجیے کہ کمپیوٹر بہتر تعلیم کے حصول، صحت اور دفاع میں کس طرح مدد کرتے ہیں۔

اطلاعات کے ذرائع

ہم ایک دوسرے سے رابطہ رکھتے ہیں، تا کہ خبریں اور تبصرہ ان کو پہنچا سکیں۔ پہلے زمانے میں خبریں ایک دوسرے تک زبانی طور پر پہنچتی تھیں۔ کسی جگہ پر اگر کوئی واقعہ ہو جاتا تھا تو دوسری جگہوں پر اس کی اطلاع کئی دنوں بلکہ کئی

مہینوں میں پہنچتی تھی۔ آج کل لوگوں کو ملک کے اندر ہونے والے یا ساری دنیا میں ہونے والے واقعات سے آگاہ رکھنے کے لیے اخبارات، ریڈیو، ٹیلی وژن اور انٹرنیٹ موجود ہیں۔

اخبار

شکل 8.8 مختلف اخبارات کے علیحدہ حصے بچوں کے صفحات

اطلاع پہنچانے کا سب سے پرانا ذریعہ اخبار ہے۔ اخبارات علاقائی، قومی اور عالمی خبریں چھاپتے ہیں۔اس کے علاوہ ان میں معلوماتی مضامین، دلچسپ خبریں اور اشتہارات بھی ہوتے ہیں۔

سندھ میں اردو، سندھی، انگریزی اور گجراتی زبانوں میں کئی اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ بعض اخبارات صبح اور بعض شام کو چھپتے ہیں۔ اتوار کے روز اکثر اخبارات خاص اشاعتیں شائع کرتے ہیں۔ کئی اخباروں میں بچوں کے لیے ہفتہ وار علیٰحدہ صفحات ہوتے ہیں۔ قومی دنوں اور خاص مواقع پر ضمیمے بھی شائع ہوتے ہیں۔

سرگرمی: ایک اخبار تیار کریں۔ جماعت کو چار چار بچوں کے گروپ میں تقسیم کریں اور ہر ایک گروپ کو میں اخبار کا ایک حصہ تیار کرنے کے لیے دیں۔ مثال کے طور پر ایک گروپ آپ کے اسکول کے حالیہ واقعات پر مضامین لکھے۔دوسرا گروپ تفریحی اور دلچسپ کہانیاں لکھے وغیرہ وغیرہ۔ جب اے گروپ اپنا اپنا کام مکمل کر لیں تو ایک بڑے کاغذ پر ان سب کو یک جا کر کے ایک اخبار کی شکل دیں۔ اس کو اسکول میں کسی ایسی جگہ آویزاں کر دیں جہاں دوسرے بچے اسے پڑھ سکیں۔

ریڈیو

ریڈیو، اطلاعات، تعلیم اور تفریح کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

ریڈیو اسٹیشن مقامی، قومی اور بین الاقوامی پروگرام نشر کرتے ہیں۔ مقامی پروگرام میں علاقائی خبریں، تعلیم اور تفریح کے پروگرام نشر ہوتے ہیں۔قومی پروگرام ملک کے تمام ریڈیو اسٹیشنوں سے ایک ہی وقت میں نشر کیے جاتے ہیں۔ان پروگراموں میں خبریں،

کیا آپ کو معلوم ہے؟

سندھ میں چار ریڈیو اسٹیشن کراچی، حیدر آباد، خیر پور اور لاڑکانہ میں قائم ہیں۔

- آپ بچوں کے گروپ بنائیں اور جب یہ اخبار تیار کر رہے ہوں تو آپ ان کی نگرانی کریں۔
- اپنے ہم جماعت ساتھیوں سے تبادلہ خیال کرتے وقت اس بات کو یقینی بنائیں کہ اشتہار اخبار کے لیے لکھا ہوا، ریڈیو کے لیے زبانی اور ٹی وی کے لیے لکھا ہوا اور زبانی ہو۔

سربراہِ مملکت کی تقریریں اور قومی اہمیت کے واقعات شامل ہوتے ہیں۔ بعض ریڈیو اسٹیشن مثلاً کراچی ریڈیو اسٹیشن اپنی بیرونی (غیر ملکی سروس) نشریات میں غیر ملکی زبانوں میں بھی پروگرام نشر کرتے ہیں۔

اپنے پروگرام پیش کرنے اور نشر کرنے کے لیے ریڈیو اسٹیشن اشتہارات کے ذریعے آمدنی حاصل کرتے ہیں۔اس کے علاوہ ریڈیو سیٹ رکھنے والوں سے فی بھی وصول کی جاتی ہے۔

ٹیلی وژن

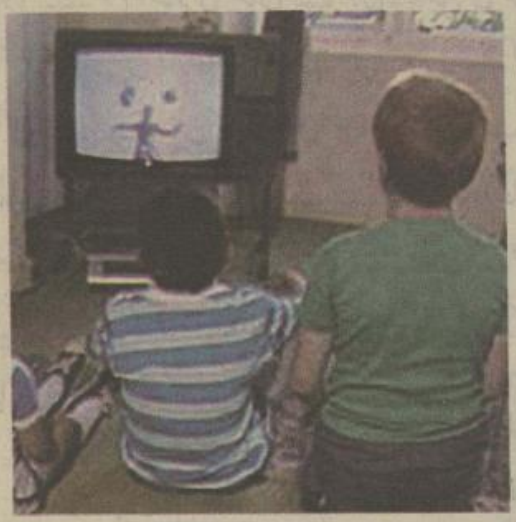

شکل 8.9 بچے ٹیلی وژن پر پروگرام دیکھتے ہوئے

اطلاعات کا ایک اور اہم ذریعہ ٹیلی وژن ہے۔ ٹیلی وژن کی خبریں، دستاویزی فلمیں اور ڈرامے لوگوں کو باخبر رکھتے ہیں، تعلیم بھی دیتے ہیں اور تفریح بھی مہیا کرتے ہیں۔ بچوں کے لیے خصوصی پروگرام بھی ٹیلی کاسٹ کیے جاتے ہیں۔ آج کل جدید سیٹلائیٹ ٹیکنالوجی کی بدولت ملک یا بیرون ملک پیش آنے والے واقعات اُسی وقت نشر کیے جاتے ہیں۔

ریڈیو کی طرح ٹیلی وژن کی آمدنی کا بھی سب سے بڑا ذریعہ اشتہارات ہیں۔ ٹیلی وژن سیٹ رکھنے والوں سے سالانہ معمولی سی فی بھی لی جاتی ہے جس سے ٹیلی وژن کے مراکز کو آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ اس آمدنی سے بہت سے پروگرام تیار کیے جاتے ہیں یا خریدے جاتے ہیں۔

انٹرنیٹ

اطلاعات کا ایک اور اہم ذریعہ انٹرنیٹ ہے جس میں عمومی دلچسپی کے تمام موضوعات شامل ہیں۔

شکل 8.10 انٹرنیٹ ویب سائٹ کے دو مختلف عکس

سرگرمی: ان سارے طریقوں کے بارے میں اظہار خیال کریں جن کے ذریعے ہم اپنے خیالات اور اپنی رائے ابلاغ عامہ کے ذریعے لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ کوئی بھی تازہ خبر برادری، سماجی ماحول سے متعلق کو منتخب کریں جس کو آپ شدت کے ساتھ محسوس کر رہے ہوں۔ فیصلہ کیجیے کہ اپنے خیال کے اظہار کے لیے کون سا ذرائع ابلاغ استعمال کریں گے۔ اس کے لیے خط یا مضمون لکھیں یا ریڈیو، ٹی وی اور انٹرنیٹ کے لیے مناسب پیغام تیار کریں۔

اطلاعات پر اثرانداز ہونے والے عوامل

گزشتہ زمانوں میں جب خبریں زبانی طور پر پہنچائی جاتی تھیں تو لوگ ان کو کبھی بڑھا چڑھا کے اور کبھی کم کر کے بیان کرتے تھے۔ اس کا انحصار اس خبر کی اہمیت پر ہوتا تھا۔اخبارات، ریڈیو، ٹیلی وژن اورانٹرنیٹ پر بھی اکثر ایسا ہی ہوتا ہے۔ ہم اخبار کی مثال لیتے ہیں۔ اخبار کی تمام ذمہ داری اس کے مدیر پر ہوتی ہے۔ مدیران کو اشاعت کے لیے سینکڑوں خبریں اور واقعات ملتے ہیں۔ وہ یہ طے کرتے ہیں کہ ان میں سے کون سی خبرشائع کی جائے۔ اسی طرح وہ یہ بھی طے کرتے ہیں کہ کون سی خبر اخبار میں سب سے زیادہ جگہ میں اور سب سے زیادہ نمایاں شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کی جائے ۔ وہ یہ بھی طے کرتے ہیں کہ واقعات اور لوگوں کو کس انداز میں پیش کیا جائے۔ مدیران کا رویہ پیشہ ورانہ ہوتے ہوئے بھی جانبدارانہ ہوسکتا ہے ۔مثال کے طور پر اگر پاکستان آسٹریلیا سے کرکٹ میچ کھیلتے ہوئے ہار جائے تو مدیر یہ کہ سکتا ہے کہ آسٹریلیا نے بہتر کھیل پیش کیا یا یہ کہ کھیل کی خراب سہولت کی وجہ سے پاکستانی ٹیم ہار گئی۔مدیر اپنا فیصلہ کئی باتیں سامنے رکھ کر کرتے ہیں مثلاً

- اخبار کی قسم کیا ہے
- مشتہر کون ہے
- حکومت کا نقطۂ نظر
- مدیران کا نقطۂ نظر

شکل 10.11 ایک خبر کے دو مختلف اخباری انداز

ریڈیو اسٹیشنوں اور ٹیلی وژن کے مراکز میں بھی ایسے افراد ہوتے ہیں جو اخبارات کے مدیران کی طرح کا کردار ادا کرتے ہیں۔ انٹرنیٹ پرابھی تک اس طرح کا کوئی شخص نہیں ہوتا اس لیے کسی واقعہ کے بارے میں مختلف خیالات معلوم کیے جاسکتے ہیں۔

ہمیں اس حقیقت سے باخبر ہونا چاہیے کہ جو کچھ شائع ہوتا ہے ، نشر ہوتا ہے ، ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے یا انٹرنیٹ پر پیش کیا جاتا ہے ،اُس کے بارے میں کس طرح فیصلے کیے جاتے ہیں۔ یہ بہت اہم بات ہے کیوں کہ جو کچھ ہم پڑھتے، دیکھتے اور سنتے ہیں وہ صرف ایک نقطۂ نظر ہے، ان کے علاوہ بھی دیگر نقطۂ نظر ہیں۔ ہمیں اپنی رائے اور نقطۂ نظر خود قائم کرنا چاہیے۔

سرگرمی: ایک ہی واقعہ کے بارے میں خبر دو مختلف اخباروں میں پڑھیے یا دو مختلف ریڈیو اسٹیشن یا دو مختلف ٹیلی وژن چینلز سے سنیے اور پھر ان کا موازنہ (یکسانیت اور فرق) کیجیے۔ ان میں فرق کیوں ہے؟

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1- ابلاغ کے مختلف ذرائع کی فہرست بنائیے۔

2- ذیل کی طرح کا ایک ٹیبل بنائیے۔اس میں اطلاعات کے ذرائع لکھیے اور ہر ایک کے دو فائدے اور دو نقصانات لکھیے۔

اطلاعات کے ذرائع	فائدے	نقصان

3- اشتہارات کو دیکھ کر سوالات کے جوابات دیجیے۔

(i) یہ اشتہار کس چیز کے بارے میں ہے۔

(ii) یہ اشتہار کس کو متوجہ کرنے کے لیے ہے۔

(iii) یہ اشتہار لوگوں کو یہ چیزیں کس طرح خریدوانے پر کوشش کر رہا ہے۔

ب۔ عملی کام

(i) ایسے وقت کا سوچیں جب رابطے میں کوئی غلط فہمی پیدا ہوگئی ہو۔

(ii) آپ نے کیا کیا؟

(iii) آپ نے مستقبل میں ایسی غلط فہمی سے بچنے کے لیے کیا کریں گے؟

(iv) نمبر2اور 3 کا اپنی کلاس میں عملی مظاہرہ کریں۔

بچوں سے کہیں کہ اس سرگرمی کو پیش کریں۔ اور اس کے بارے میں کافی غوروخوض کریں۔ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے اس سے کیا سبق حاصل کیا۔

2- اپنی ذاتی ٹیلی فون ڈائریکٹری بنائیے۔ حروف تہجی کے لحاظ سے اپنے دوستوں کے نام لکھیے اور ان کے ناموں کے سامنے ان کے ٹیلی فون نمبر لکھیے۔

3- اپنے علاقے میں مندرجہ ذیل ہنگامی حالت (ایمرجنسی) سروس کے ٹیلی فون نمبر دریافت کیجیے۔
پولیس ، فائر بریگیڈ، اسپتال، ایدھی ایمبولینس۔

4- اخبار، ریڈیو یا ٹیلی وژن کے لیے ایک اشتہار تیار کریں اور اپنے ہم جماعتوں کو دکھائیں۔

ج۔ اضافی سرگرمیاں

1- اپنی پسند کے کسی عنوان پر ایک مضمون اپنی تحریر یا کمپیوٹر پر لکھیں اور اسے کسی روزنامے میں بچوں کے صفحوں پر اشاعت کے لیے بھیج دیں۔

2- اپنی جماعت کو 6 کے گروپ میں تقسیم کیجیے ۔ہر گروپ کے آدھے ممبرز کو کہیں کہ ایک اشتہار تیار کریں جس میں کسی ایک اشیاء کو وہ مثبت طور پر پیش کریں تا کہ لوگ اس کو کھائیں ،خریدیں یا وزٹ کریں۔ دوسرے گروپ کے آدھے ممبرز کو کہیں کہ اسی اشیاء کو منفی نقطۂ نظر سے پیش کریں تا کہ لوگ اس کو کھانا، خریدنا یا وزٹ کرنا پسند نہ کریں۔

گروپ 1 اور 2 کو برگر کو کھانے کے بارے میں

گروپ3 اور 4 چڑیا گھر کی سیر

گروپ5 اور 6 ایک ذمہ دار شہری

بچوں سے کہیں کہ اس سرگرمی کو پیش کریں اور اس کے بارے میں کافی غور و خوض خود کریں۔ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے اس سے کیا سبق حاصل کیا۔

3- اپنے کسی دوست یا رشتہ دار کو ای۔ میل بھیجے۔

4- آپ کے اسکول کے طلبہ میں کس قسم کا ٹیلی وژن پروگرام سب سے زیادہ مقبول ہے۔ اس کے لیے جانچ پڑتال کریں۔

5- کسی قریبی ریڈیو اسٹیشن یا ٹیلی وژن سینٹر کا دورہ کیجیے اور یہ دیکھیے کہ یہ کس طرح کام کرتے ہیں۔

سرگرمی نمبر2 بچوں کے لیے اس طرح تیار کی گئی ہے کہ وہ سمجھیں کہ اشتہاری صنعت کے نقل اور تصاویر پر لوگوں کو اثر انداز کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

.....☆☆.....

رول پلے کے لیے بچوں کو سمجھائیں کہ کبھی کبھار غلط فہمی بھی ہو جاتی ہے جب کوئی بات ہماری سمجھ میں صحیح طور پر نہیں آتی۔ ہم اپنے ذرائع ابلاغ کو استعمال کرتے ہوئے ان غلط فہمیوں کو دُور کر سکتے ہیں ۔معلومات کے لیے بچوں کو چار گروپ میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ ایک کلاس میں جائے اور ہر ایک بچے کو کاغذ کا ایک ٹکڑا دے کہ وہ اس پر اپنا نام اور اپنا پسندیدہ ٹی وی پروگرام لکھے جب بچے دوبارہ کلاس میں واپس آجائیں تو ان سے کہیں کہ وہ پروگرام کے جوابات گنیں اور اپنے نتائج کو گراف کی صورت میں پیش کریں اور پھر تمام گروپ کے جوابات یکجا کر کے دیکھیں کہ آپ کے اسکول میں کون سا ٹی وی پروگرام سب سے زیادہ مقبول ہے۔

نواں باب

صوبے کا طرزِ حکومت

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے

- صوبائی حکومت کس طرح بنتی ہے۔
- حکومت کے کام
- نگرانی اور محاسبہ

ہر ملک کی ایک حکومت یا انتظامیہ ہوتی ہے جو پورے ملک سے متعلق معاملات کو نمٹاتی ہے(ہم پانچویں جماعت میں پاکستان کے طرز حکومت کے بارے میں پڑھیں گے)۔ پاکستان میں چار صوبے ہیں۔ ہر صوبے میں ایک حکومت ہے جو اس صوبے کے معاملات کو نمٹاتی ہے۔ وہ صوبائی حکومت کہلاتی ہے۔

صوبائی حکومت

صوبائی حکومت کو تین شاخوں میں منظم کیا جاتا ہے۔

- مقننہ
- انتظامیہ
- عدلیہ

شکل 9.1 کو غور سے دیکھیے کہ مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ کے پاس کتنے اختیارات ہیں

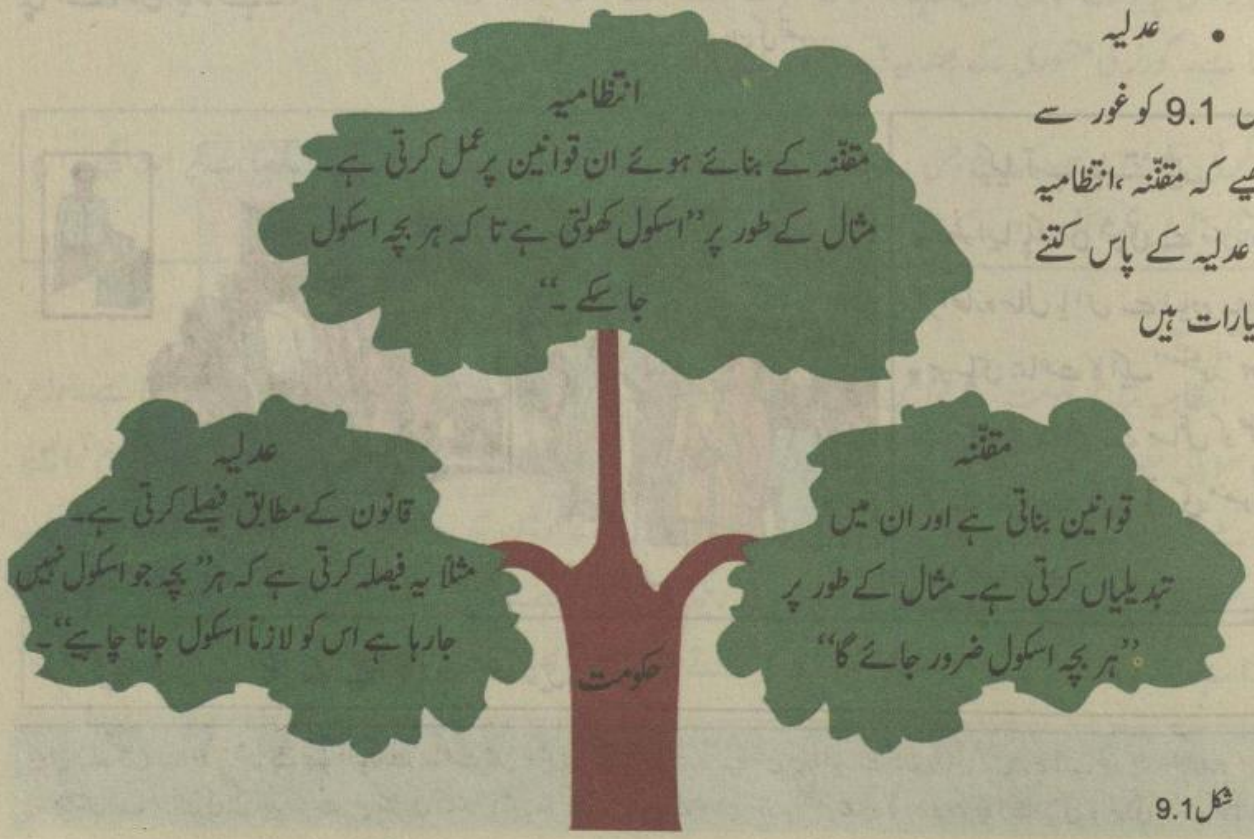
انتظامیہ
مقننہ کے بنائے ہوئے ان قوانین پر عمل کرتی ہے۔ مثال کے طور پر "اسکول کھولتی ہے تا کہ ہر بچہ اسکول جا سکے۔"
عدلیہ
قانون کے مطابق فیصلے کرتی ہے۔ مثلاً یہ فیصلہ کرتی ہے کہ ہر "بچہ جو اسکول نہیں جا رہا ہے اس کو لازماً اسکول جانا چاہیے"۔
مقننہ
قوانین بناتی ہے اور ان میں تبدیلیاں کرتی ہے۔ مثال کے طور پر "ہر بچہ اسکول ضرور جائے گا"
حکومت

شکل 9.1

سرگرمی: گزشتہ ہفتے کے اخبارات کا مطالبہ کیجیے اور حکومت کی مقنّنہ ، انتظامیہ اور عدلیہ شاخوں کے کام کے بارے میں شائع شدہ مضامین کو کاٹ کر جمع کیجیے اور پوسٹر کو بُورڈ پر چسپاں کیجیے۔

مقنّنہ

صوبائی حکومت کی مقنّنہ شاخ صوبے کے لیے قوانین بناتی اور ان میں ترمیم کرتی ہے۔ صوبوں میں اسی کو صوبائی اسمبلی کہتے ہیں۔ صوبائی اسمبلی کے ارکان کو عوام منتخب کرتے ہیں کیونکہ ان کے کیے گئے فیصلے سب لوگوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

عام طور سے انتخابات میں سیاسی جماعتیں حصہ لیتی ہیں۔ ہر جماعت انتخابات کے لیے اپنے امیدوار کھڑے کرتی ہے۔ انتخابات کے دن تمام ووٹر اپنی پسند کے امیدواروں کے حق میں ووٹ ڈالتے ہیں۔ انتخابات کے بعد ان ووٹوں کی گنتی ہوتی ہے۔ وہ امیدوار جو سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرتا ہے وہ صوبائی اسمبلی کا رکن (ایم پی اے) بن جاتا ہے۔

شکل:9.2انتخابات کے دن کی تصویر

کیا آپ جانتے ہیں

- ووٹر ایسا پاکستانی شہری ہے جس کی عمر اٹھارہ سال یا اس سے زیادہ ہے۔
- ہر سیاسی جماعت کا ایک ''منشور'' ہوتا ہے جس میں عوام کے مسائل کو حل کرنے اور صوبے کی ترقی کی منصوبہ بندی ہوتی ہے۔

شکل:9.3لوگ ووٹ ڈال رہے ہیں

سرگرمی: کلاس کے مانیٹر کے لیے انتخابات منعقد کریں۔

بچوں سے کہیں کے وہ گزشتہ ہفتے کے اخبارات جماعت میں لائیں۔ ایسے بچوں کے لیے جن کی اخبارات تک رسائی نہیں ہے آپ خود چند اخبارات لائیں۔ چند مثالیں دے کر اُن کی صحیح اور درست مضامین کی نشاندہی میں مدد کیجیے۔ مثال کے طور پر ''وزیر اعظم جمالی کا دورہ امریکا انتظامیہ کی کارکردگی کو ظاہر کرتا ہے''۔

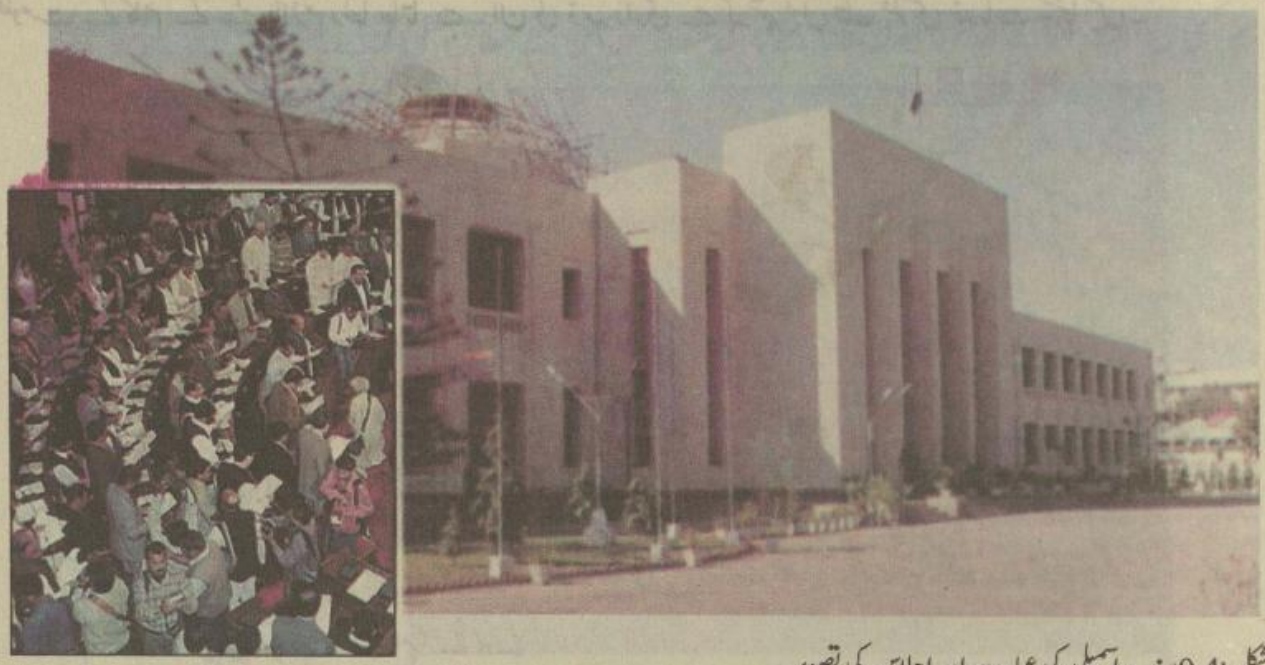

شکل:9.4 سندھ اسمبلی کی عمارت اور اجلاس کی تصویر

صوبائی اسمبلی کا اصل کام قانون بنانا یا قانون سازی ہے ۔قانون سازی کے سلسلے میں پہلے اسمبلی میں ایک ''بل'' پیش کیا جاتا ہے اس بل پر اسمبلی کے ارکان کھل کر بحث کرتے ہیں۔ اگر ارکان اسمبلی بل پر مطمئن اور متفق ہوجاتے ہیں تو اس پر رائے شماری ہوتی ہے ۔اگر وہ کثرت رائے سے منظور ہو تو اس کو گورنر کے پاس منظوری کے لیے بھیج دیا جاتا ہے۔ گورنر کی منظوری کے بعد یہ بل قانون بن جاتا ہے۔

سرگرمی: کوئی ایک قاعدہ بنایئے جس سے آپ کی جماعت بہتر کام کر سکے۔ اس قاعدے کے فائدے اور نقصانات پر بحث کیجیے۔ اس پر ووٹنگ کریں اگر اکثریت اس کے حق میں ووٹ دے تو اس کو قانون بنا لیجیے۔

انتظامیہ

انتظامیہ شاخ حکومت کے قوانین پر عمل درآمد کراتی ہے۔ یہ گورنر ،وزیر اعلیٰ اور کئی وزراء پر مشتمل ہوتی ہے۔ وزیر اعلیٰ صوبائی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔ لیکن وزیر اعلیٰ حکومت کے تمام کام اکیلے نہیں چلا سکتا۔اور نہ ہی وہ تمام قوانین پر اکیلے عمل درآمد کراسکتا ہے۔ اس لیے وزیر اعلیٰ صوبائی اسمبلی کے ارکین میں چند کو بطور وزیر چن لیتا ہے۔ عموماً ایک وزیر حکومت کے کسی ایک محکمے کے تمام معاملات کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ مثال کے طور پر وزیر تعلیم، محکمۂ تعلیم کی نگرانی کرتا ہے۔وزیر اعلیٰ اور یہ تمام وزراء مل کر ایک ٹیم بناتے ہیں جسے ''کابینہ'' کہا جاتا ہے ۔

بچوں سے کہیے کہ وہ ہوم ورک کے سلسلے میں ایک قاعدہ بنائیں کہ جو بچے ہوم ورک کر کے نہیں لائیں گے وہ وقفے میں باہر نہیں جائیں گے۔ اس قاعدے پر بحث کیجیے اور پھر اختیار اور فیصلہ سازی کی اہمیت پر بحث کیجیے۔

انتظامیہ شاخ کا ایک اور حصہ سول سروس (سرکاری ملازمین) ہے۔ سول سروس ان لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے جن کو حکومت کے کام کے لیے ملازم رکھا جاتا ہے۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ شہریوں تک حکومتی خدمات پہنچائیں۔

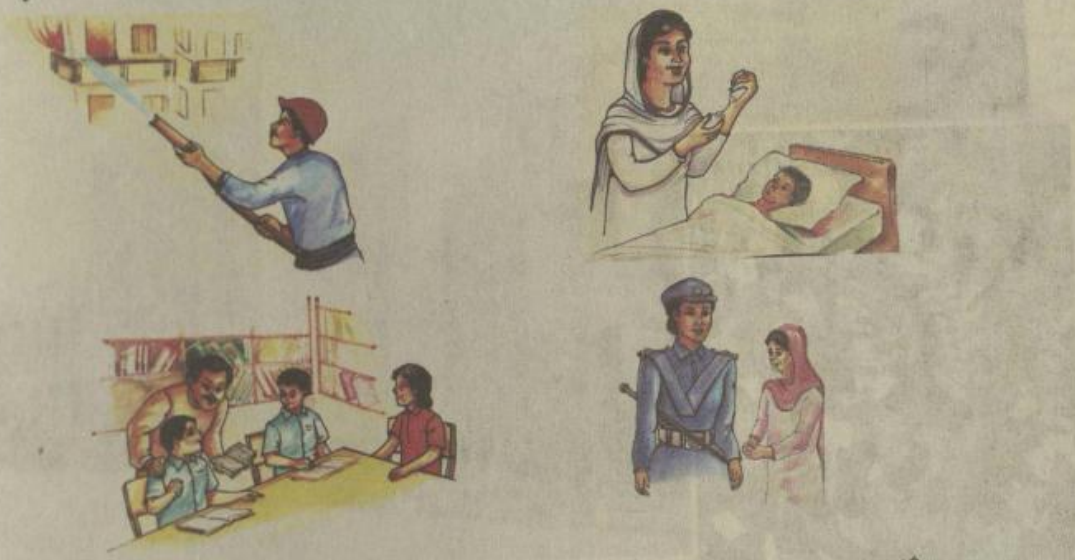

شکل:9.5 سرکاری ملازمین کام کرتے ہوئے

سرگرمی: معلوم کیجیے کہ سندھ کے وزیر تعلیم، وزیر صحت، وزیر ٹرانسپورٹ، وزیر ثقافت اور سیاحت کون ہیں۔ کسی ایک محکمے کا انتخاب کیجیے نیز یہ بھی معلوم کیجیے کہ لوگوں کو پیش کی جانے والی خدمات کو بہتر بنانے کے لیے یہ محکمہ کیا کر رہا ہے۔

عدلیہ

صوبے کی تمام عدالتیں اور جج صاحبان عدلیہ کی شاخ کا حصہ ہیں۔ عدلیہ شاخ کا اصل کام یہ ہے کہ وہ قانون کی ترجمانی کرے۔ اگر کوئی قانون کی خلاف ورزی کرے تو عدلیہ فیصلہ کرتی ہے کہ اس کو کس طرح کی سزا دی جائے۔ یہ ایک ایسا ماحول قائم کرتی ہے جس کے تحت لوگ قانون پر عمل کرتے ہیں۔

جب لوگوں کو ان کے حقوق نہیں ملتے ہیں لوگ ایک دوسرے سے متفق نہیں ہوتے ہیں تو اُس نااتفاقی کو ختم کرنے کے لیے آپس میں بات چیت، مذاکرات، ثالثی یا مصالحت کی کوششیں کرتے ہیں۔ جب وہ اس میں کامیاب نہیں ہوتے ہیں تو وہ اپنے معاملات سول کورٹ میں لے جاتے ہیں۔ یہ کورٹ لوگوں کے آپس کے معاملات نمٹاتی ہیں۔ سول کورٹ (دیوانی عدالتیں) کہلاتی ہیں۔ فرد یا معاشرے کے مجرموں پر قانون کے مطابق انصاف کرنے والی عدالتیں کرمنل کورٹ (فوجداری عدالتیں) کہلاتی ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟
صوبے کی سب سے بڑی عدالت کو ہائی کورٹ (عدالت عالیہ) کہتے ہیں

سرگرمی: آپ ایک آئس کریم کھا رہے ہیں اور بڑے بچے نے آپ سے وہ لے لیا ہے۔ تو آپ کیا کریں گے۔ آپ اس سے آئس کریم کیسے واپس لیں گے۔ اس کے علاوہ اپنی آئس کریم واپس لینے کا اور کیا طریقہ ہے؟

بچوں سے پوچھیے کہ تنازع کی صورت میں وہ کیا کریں گے۔ یہ جاننے میں ان کی مدد کریں کہ تنازع کس طرح بڑھتا ہے یا کم ہوتا ہے۔ باہمی بات چیت، مذاکرات اور ثالثی پر راغب کریں۔

علاوہ ازیں صوبائی محتسب کا ادارہ بھی قائم کیا گیا ہے۔ یہ محتسب، عوامی شکایات جو سرکاری محکموں کی بابت ہوتی ہیں بغیر کسی فی مفت سنتا ہے اور اپنا فیصلہ سناتا ہے تا کہ متعلقہ محکمہ اس کے مطابق عمل کرے۔

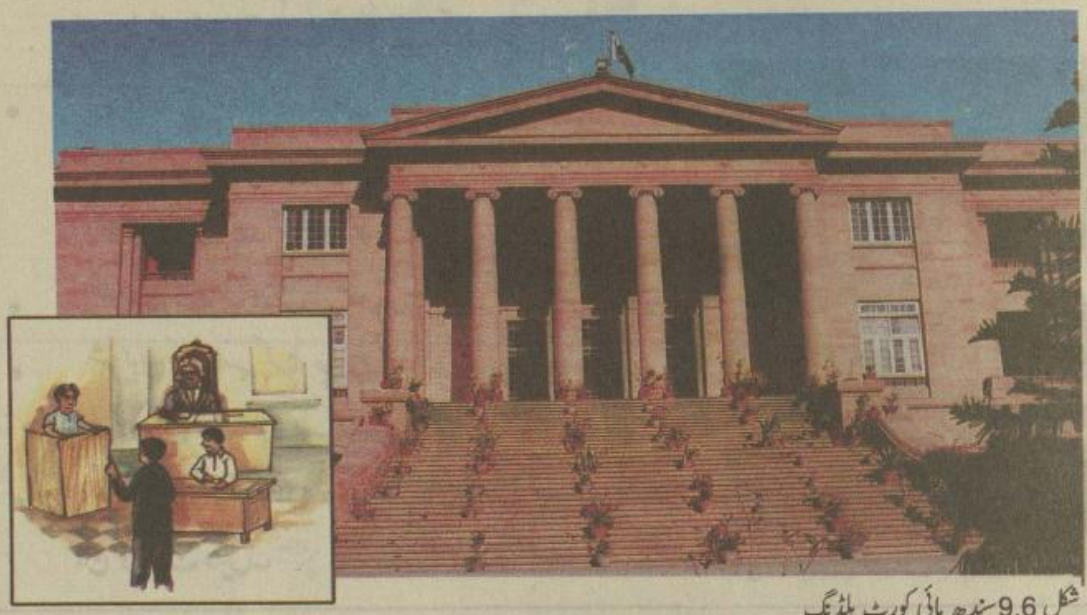

شکل 9.6 سندھ ہائی کورٹ بلڈنگ

سرگرمی: کورٹ جس طرح اپنے کام سرانجام دیتی ہیں اس کی اداکاری کریں۔ تین بچوں کو جج کے طور پر لیں۔ بچوں کو کہیں کہ وہ کسی بھی صورت حال کی نشاندہی کریں جو تنازعے کا باعث ہے، جیسے بڑے بچے نے چھوٹے بچے کا قلم چھین لیا ہے۔ ججوں کو فیصلہ کرنے کو کہیں۔

نگرانی اور محاسبہ

حکومت کے تینوں شاخوں پر نگرانی اور محاسبے کا ایک نظام قائم ہے تا کہ کوئی بھی شاخ بہت زیادہ اختیارات حاصل نہ کرلے۔ مقننہ کی شاخ انتظامیہ کی شاخ کی کارکردگی پر نظر رکھتی ہے۔ جب اسمبلی کا اجلاس ہوتا ہے تو اراکین اسمبلی وزیروں سے ان کی کارکردگی کے بارے میں سوالات پوچھتے ہیں اور عوام کے مسائل حل کرنے کے لیے ان پر زور دیتے ہیں۔ عدلیہ، مقننہ اور انتظامیہ دونوں پر نظر رکھتی ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ یہ ادارے کوئی کام قانون کے خلاف تو نہیں کررہے ہیں۔

جمہوریت میں شہری حکومت پر نظر رکھتے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ جمہوریت کیا ہے؟ یہ حکومت کی ایک قسم ہے جس میں شہری ملک پر حکومت کرتے ہیں۔ کیوں کہ پاکستان آبادی کے لحاظ سے ایک بڑا ملک ہے۔ شہری انتخابات کے ذریعے حکومت کرنے کے لیے اپنے نمائندوں کو منتخب کرتے ہیں۔ اپنے منتخب کردہ نمائندے کے ذریعے تمام شہری قانون بنانے میں حصہ لیتے ہیں انتخاب کے ذریعے شہریوں کا حکومت پر کنٹرول ہوتا ہے کیوں کہ وہ ان نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں جو ان کی بھلائی اور بہتری کے لیے کام کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو وہ دوبارہ منتخب نہیں کرتے جو ان کے لیے کام نہیں کرتے۔ اس لیے آپ کو اندازہ ہوا ہوگا کہ انتخابات بہت اہم ہیں۔

انتخابات میں نمائندے منتخب کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف انتخابات کے دن پولنگ اسٹیشن جا کر اپنا ووٹ

دینا بلکہ ووٹنگ سے پہلے شہری کو جاننا چاہیے کہ

- کون سی سیاسی پارٹی انتخابات میں حصہ لے رہی ہے اور ان کے منشور میں صوبائی مسائل کو حل کرنے کے لیے کیا کیا اقدامات تجویز کیے گئے ہیں۔
- فرد واحد کا کردار اور انھوں نے اپنی کمیونٹی (برادری) میں کیا خدمات انجام دی ہیں۔
- انتخابات کے بعد شہریوں کو
- حکومت کے ساتھ مل کر صوبائی مسائل کو حل کرنا چاہیے۔
- شہریوں کو محاسبہ کرنا چاہیے کہ ان کے نمائندے ان کے لیے اور ان کے صوبے کے لیے کس طرح کام کر رہے ہیں۔
- اگر انھوں نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے تو دوبارہ ان کو ووٹ دیں۔

شکل 9.7 عورتیں صحت کے حوالے سے واک کرتے ہوئے

سرگرمی: ایک ایسے مسئلے کو منتخب کیجیے جو آپ کی برادری کا ہے۔ ان کو حل کرنے کے تمام طریقوں کی ایک فہرست بنائیں۔ کوئی بھی ایک طریقہ منتخب کیجیے اور اس کے لیے پلان بنائیے تا کہ وہ حل ہو جائے۔

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1- حکومت کی تینوں شاخوں کے نام بتائیے۔ ہر شاخ کا اہم کام کیا ہے؟

2- جج کیا کام کرتے ہیں۔ اُن کا کام کیوں اہم ہے۔

3- شہری حکومت پر کس طرح نگاہ رکھ سکتے ہیں؟ آپ کے خیال میں شہری کس حد تک اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اپنے جوابات کے حق میں دو تین وجوہات بیان کریں۔

ب۔ عملی کام

1- محتسب کے نام ایک خط لکھیے جس میں آپ کے علاقے کے حکومت کے کسی محکمے کی کارکردگی کے بارے میں شکایت کیجیے۔ انہیں تجویز دیجیے کہ وہ اس مسئلے کو کس طرح حل کر سکتے ہیں۔

ج۔ اضافی سرگرمیاں

1- جب سندھ اسمبلی کی کارروائی ہو رہی ہو تو اس کا دورہ کیجیے اور دیکھیے کہ یہ کس طرح کام کرتی ہے۔

2- کسی محکمے کے صوبائی سیکریٹری کو اپنے اسکول میں آنے کی دعوت دیجیے۔ معلوم کیجیے کہ آپ کے محلّے یا علاقے کی کسی ایک خاص ضرورت کو پورا کرنے کے لیے یہ محکمہ کیا کر رہا ہے۔

.....☆☆.....

دسواں باب

ہمارے صوبے کے مسائل

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے۔

- ہمارے صوبے کے مسائل۔وجوہات اور اثرات
- وہ طریقے جن سے ہم، ہمارا معاشرہ اور حکومت اِن مسائل کو حل کر سکتی ہے۔
- کس طرح دوسروں کو اِن سے آگاہ کیا جائے۔

سندھ کے شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں کئی مسائل ہیں۔مثلاً ناخواندگی اور صحت کے مسائل دونوں میں مشترک ہیں۔جب کہ سیم اور تھور کا مسئلہ دیہی علاقوں سے تعلق رکھتا ہے لیکن اس کے اثرات پورے صوبے میں محسوس کیے جاتے ہیں۔ اس باب میں ہم اپنے صوبے کو درپیش چند مسائل کے بارے میں پڑھیں گے۔

پانی کی کمی

ہمیں پینے کے لیے ،کھانا پکانے اور دھونے دھلانے کے لیے پانی کی ضرورت ہے۔ہمیں زراعت اور صنعت کے لیے بھی پانی کی ضرورت ہے۔ ان تمام مقاصد کے لیے سندھ میں پانی دریائے سندھ سے آتا ہے۔ اسی وجہ سے دریائے سندھ پر مختلف جگہوں پر بیراج بنا کر پانی کو جمع کیا جاتا ہے تا کہ ضرورت کے وقت یہ ہمیں مہیا ہو سکے۔ تا ہم ہمیں جتنے پانی کی ضرورت ہے۔ اتنا پانی دریائے سندھ میں موجود نہیں ہے۔پانی کی کمی آپ پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے؟

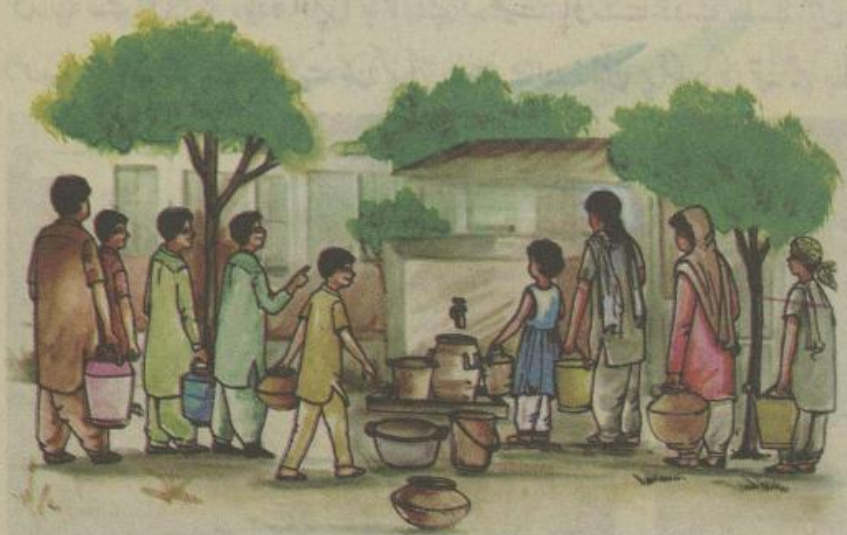

شکل 10.1 لوگ پانی کے لیے قطار میں کھڑے ہیں

پانی کی کمی کی وجوہات یہ ہیں

- آبادی میں اضافہ
- بارش کے اوسط میں کمی
- پانی کا ضائع ہونا

عملی سرگرمی نمبر 1 سے شروع کریں تو وہ اس باب کے اختتام تک ختم ہوجائے گی۔بچوں سے کہیں کہ وہ سوچیں کہ انہوں نے پانی کس لیے اور کس طرح خرچ کیا اور وہ پانی بچانے کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر دانتوں کو برش کرتے وقت بجائے اس کے کہ نل بہتا رہے، ایک گلاس استعمال کریں اور بیت الخلا کے فلیش ٹنک میں ایک اینٹ یا پانی سے بھری بوتل رکھیں تا کہ صفائی کے لیے کم پانی استعمال ہو۔گھر میں استعمال ہونے والے پانی کو گھر کے افراد میں برابر تقسیم کریں۔ اس طرح اس بات کا اندازہ لگایا جا سکے گا کہ بچے نے کتنا پانی استعمال کیا۔

میٹھے اور صاف پانی کی کمی اور زندگی کے لیے اس کی اہمیت کی وجہ سے ہمیں اچھی طرح سوچنا چاہئے کہ ہم پانی کو کس طرح استعمال کریں اور اس کو کس طرح بچایا جا سکتا ہے۔

شکل 10.2 پانی ضائع ہونے سے بچایا جارہا ہے

سرگرمی: ایک پیراگراف لکھیے کہ، آپ کا معاشرہ اور حکومت پانی بچانے کے لیے کیا کر سکتی ہے۔

سیم اور تھور

ہم نے پڑھا ہے کہ زراعت کے لیے دریائے سندھ سے نہروں کے جال کے ذریعے آبپاشی کی جاتی ہے۔لیکن یہ نہرین پختہ نہیں ہیں، جس کی وجہ سے ان سے پانی دن رات بہتا رہتا ہے۔ آہستہ آہستہ زمین میں جذب ہو جاتا ہے۔ اس طرح زمین کے نیچے پانی کی سطح بلند ہو جاتی ہے۔ زمین کے کئی معدنی نمکیات پانی میں حل ہو جاتے ہیں تو پانی نمکین یا کھارا بن جاتا ہے یہ پانی فصلوں کی جڑوں تک پہنچتا ہے تو انہیں نقصان پہنچاتا ہے۔اکثر اوقات یہ پانی زمین کی سطح سے بھی اتنا زیادہ اوپر آجاتا ہے کہ کھیت پانی سے ڈوب جاتے ہیں اس عمل کو ''سیم'' کہتے ہیں۔سورج کی دھوپ کے باعث پانی بخارات بن کر اُڑ جاتا ہے اور زمین پر نمک کی تہہ جم جاتی ہے۔ اس عمل کو'' تھور'' کہتے ہیں سیم

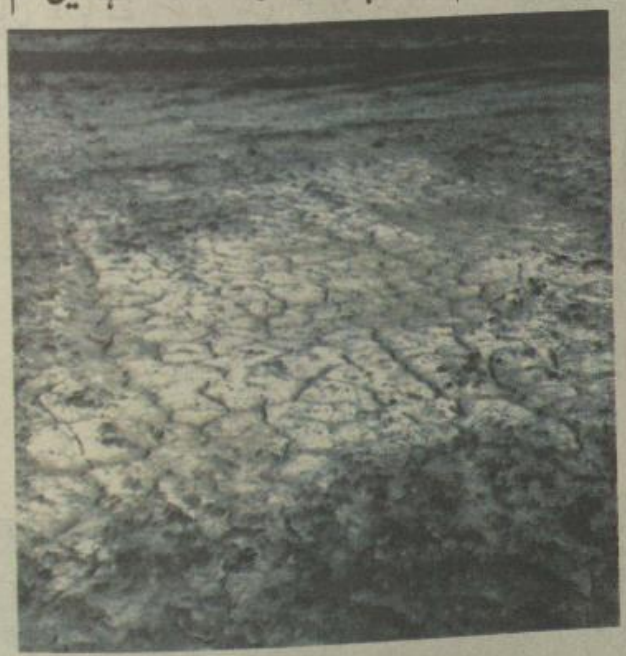

شکل 10.3 تھور زدہ زمین

اور تھور زدہ زمین میں فصلیں نہیں اُگ سکتیں ہیں۔

سیم اور تھور کی نگرانی اور قابو پانے کے لیے کئی طریقے ہیں:

- نمکین پانی کو سمندر تک بہانے کے لیے سیم نالیاں بنائی جاتی ہیں۔
- نہروں کو سیمنٹ سے پختہ کیا جائے تا کہ پانی زمین کے اندر جذب نہ ہو۔
- ٹیوب ویل لگائے جائیں تا کہ زمین کے نیچے پانی کی سطح کم ہوجائے۔
- درخت اُگائے جائیں کیوں کہ یہ اپنی نشوونما کے لیے پانی جذب کرتے ہیں۔
- ایسے پودے، جھاڑیاں اور گھاس اُگائی جائیں جو نمکین پانی یا تھور زدہ پانی میں اُگ سکتی ہیں۔

سرگرمی: پاکستان میں سیم اور تھور کے اثرات پر بحث کیجیے کیوں کہ پاکستان میں غذا اور صنعت کا انحصار زراعت ہیں۔

بجلی کی کمی

ہم اپنے گھروں کو روشن رکھنے کے لیے، گرمیوں میں انہیں ٹھنڈا رکھنے کے لیے اور تفریح کے لیے ٹیلی وژن دیکھنے کے لیے بجلی استعمال کرتے ہیں۔ ٹیوب ویل بھی بجلی سے چلتے ہیں۔ ملوں اور کارخانوں میں مشینوں کو چلانے کے لیے بجلی استعمال کی جاتی ہے۔ پچھلے کئی سالوں سے گھروں اور کارخانوں میں بجلی کا استعمال بہت تیزی سے بڑھا ہے جبکہ بجلی کی پیداوار ہماری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔

ہمارے صوبے کے بیشتر شہروں اور قصبوں میں بجلی کی سہولت موجود ہے لیکن کئی دیہات میں یہ سہولت سرے سے موجود نہیں ہے۔ بجلی کی کمی کی وجہ سے بجلی فراہم کرنے والے وقفے وقفے سے بجلی کی فراہمی کو روکتے رہتے ہیں۔ ایک علاقے کو بجلی دینے کے لیے دوسرے علاقے کی بجلی بند کر دی جاتی ہے اسی کو ''لوڈشیڈنگ'' کہتے ہیں۔ بجلی کی کمی کے باعث ہماری روزمرہ کی زندگی اور زرعی و صنعتی پیداوار پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

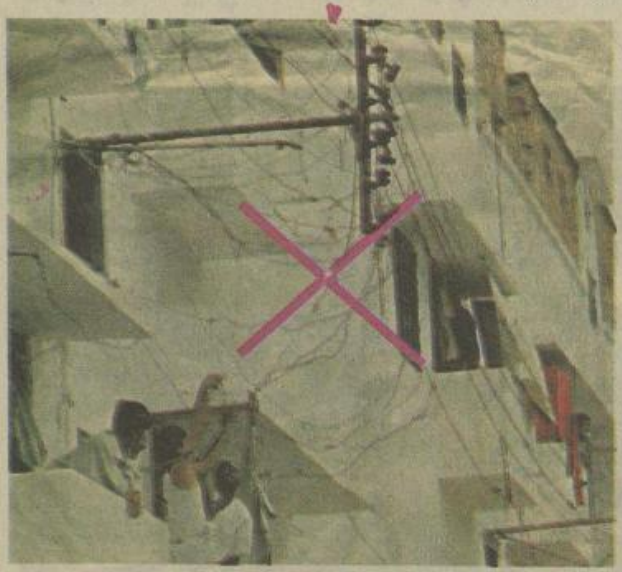

شکل 10.4 بجلی کی چوری

بجلی کی کمی کی کئی وجوہات ہیں۔

- ہماری ضرورت سے کم بجلی پیدا کی جارہی ہے۔
- بجلی پہنچانے کا نظام پرانا ہے اور اس کی کارکردگی خراب ہے۔
- بعض لوگ غیر قانونی کنکشن کے ذریعے بجلی کی چوری کرتے ہیں۔
- بعض لوگ جتنی بجلی خرچ کرتے ہیں اس سے کم کی قیمت ادا کرتے ہیں۔
- بعض لوگ بجلی ضائع بھی کرتے ہیں۔

شمسی خانے سورج کی توانائی کو بجلی میں تبدیل کر رہے ہیں — پن چکی سے توانائی حاصل کی جارہی ہے

شکل 10.5

اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے حکومت مزید پن بجلی یعنی پانی سے بجلی پیدا کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت حرارتی بجلی گھر (تھرمل پاور اسٹیشن) بھی بنا رہی ہے۔ حرارتی بجلی گھروں میں تیل، گیس یا کوئلہ استعمال ہوتا ہے۔ یہ ایندھن مہنگا ہے، ان کو دوبارہ استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے اور ماحول کے لیے بھی اچھا نہیں ہے۔ ہمیں چاہیے کہ حکومت کو مشورہ دیں کہ وہ بجلی پیدا کرنے کے دوسرے ذرائع کو بھی فروغ دے۔ مثال کے طور پر سورج کی توانائی (شمسی توانائی) اور تیز ہواؤں کی توانائی جو دوبارہ استعمال ہو سکے اور ماحول کے لیے بھی اچھی ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں غیر ضروری بلب یا قمقموں کو بجھا کے بجلی کی بچت کرنی چاہیے۔ ہمیں بجلی کی چوری سے بچنا چاہیے اور جتنی بجلی ہم استعمال کریں اس کی پوری قیمت ادا کرنی چاہیے۔

سرگرمی: ٹیلی وژن کے لیے ایک اشتہار تیار کیجیے جس میں لوگوں کو بجلی کی بچت کے لیے ترغیب دیجیے۔ اپنا پیغام جماعت میں پڑھ کر یا گا کے پیش کریں۔

ناخواندگی

ہمارے ملک میں بہت سے لوگ ناخواندہ ہیں۔ لکھنا اور پڑھنا جاننا بہت اہم ہے کیوں کہ تعلیم کی وجہ سے ہم خود کو سمجھ سکتے ہیں اور اپنے معاشرے کو بھی بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ تعلیم کی بدولت لوگوں کو اپنے لیے کام یا ملازمت ڈھونڈنے میں مدد ملتی ہے جس سے وہ اپنے بچوں کے لیے غذا اور لباس کا بندوبست کر سکتے ہیں۔ وہ خود بھی خوشحال ہو جاتے ہیں اور معاشرے کے لیے بھی بہت کارآمد اور مفید فرد بن جاتے ہیں۔ اس سے ملک کو خوشحال بننے میں مدد ملتی ہے۔

شکل 10.6 اسکول میں بچے

کیا آپ کو معلوم ہے؟

حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے''۔ آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ: ''علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے''

شکل 10.7 سٹیزن فاؤنڈیشن اسکول کی عمارت

فرد اور معاشرے کے لیے تعلیم کی اہمیت کی وجہ سے ہم سب پر لازم ہے کہ ناخواندگی کے مسئلے کو حل کریں۔

اس مسئلے کے حل کے لیے یہ کیا جاسکتا ہے کہ

- ہم خود باقاعدگی سے اسکول جائیں اور دل لگا کے پڑھیں۔
- ہم اپنے اطراف ایسے لوگوں کو پڑھا سکتے ہیں جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے ہیں۔

شکل 10.8 ایک بچی کلاس روم میں کام کرتے ہوئے

- اپنے علاقے کے لوگوں کو آمادہ کریں کہ لوگ اکٹھے ہو کر اسکول تعمیر کریں۔
- حکومت کو تعلیم کا معیار بہتر بنانے کے لیے کہیں۔
- پورے ملک میں تعلیم بالغان کے مراکز کھولے جائیں۔
- ریڈیو اور ٹیلی وژن کے ذریعے لوگوں کو تعلیم دی جائے۔

سرگرمی: اپنے علاقے کا ایک چھوٹا سا سروے کیجیے۔ اپنے پڑوس میں 10 گھروں کا دورہ کیجیے اور معلوم کیجیے کہ کتنے بچے اسکول جاتے ہیں۔ اگر بچے اسکول نہیں جاتے تو معلوم کیجیے کہ ایسا کیوں ہے۔ تجویز دیجیے کہ آپ کے علاقے کے لوگ اس مسئلے کے حل کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔

صحت کے مسائل

یہ ہمیشہ سے کہا جاتا ہے کہ ''صحت دولت ہے''۔ خود صحت مند رہنے کے لیے ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ بیماریوں کی کیا وجوہات ہیں اور ان سے کیسے بچا جا سکتا ہے۔

شکل 10.9 ایک بچہ کو پولیو کے کیمپ میں پولیو کے قطرے پلائے جارہے ہیں

چھوٹے بچوں میں آدھی سے زیادہ بیماریاں اور اموات ان جراثیم کی وجہ سے ہوتے ہیں جو کھانے اور پانی کے ذریعے جسم میں داخل ہوجاتے ہیں۔ جراثیم اتنے چھوٹے جاندار ہیں کہ ہمیں آنکھوں سے نظر نہیں آتے۔ کئی بیماریاں مثلاً دست، پیٹ میں کیڑے ہو جانا، ہیضہ، میعادی بخار (ٹائی فائیڈ) اور پولیو ان ہی جراثیم سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ جراثیم ہمارے ہاتھوں، گرد، ہمارے کھانے اور پینے کی چیزوں میں ہوتے ہیں۔ یہ ہمارے جسم میں گندہ پانی پینے اور گندے کھانا کھانے کی ذریعے داخل ہوجاتے ہیں۔

جراثیم سے بچاؤ کا ایک طریقہ حفاظتی ٹیکے لگانا ہے۔ حکومت یہ ٹیکے مفت

فراہم کرتی ہے۔ ہمیں اس سہولت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اور بچوں کو ٹیکے لگوانے چاہئیں۔

ان بیماریوں سے بچنے کے لیے ہمیں چاہیے کہ:

- پینے کے پانی کو صاف کرنے کے لیے پانی کو کپڑے میں چھان لیں۔
- جراثیم کو مارنے کے لیے پانی کو تیز دھوپ میں رکھ دیں یا اسے ابال لیں۔
- کھانے سے پہلے ہم سبزیوں اور پھلوں کو دھو کر صاف کر لیں۔
- کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ اچھی طرح دھولیں۔
- گوشت اور مچھلی فوراً پکا لیں۔
- جراثیم کو نیم گرم کھانے بہت پسند ہیں (یعنی ان میں جراثیم تیزی سے پرورش پاتے ہیں) اس لیے پکے ہوئے کھانوں کو جتنا جلدی ممکن ہو کھا لینا چاہیے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

تیز دھوپ جراثیم کو مار دیتی ہے۔ پانی کے جراثیم کو مارنے کے لیے پانی کو شفاف بوتلوں یا برتنوں میں بھر کر ایسی جگہ رکھ دیں جہاں تیز دھوپ پڑتی ہو۔

سرگرمی: مکھی مارنے کے لیے کوئی مکھی مار بنائیے۔ آپ اس مکھی مار سے کیا کام لیں گے۔ اس پر کوئی نظم، یا نغمہ یا گانا لکھیے اور اسے اپنی جماعت کے سامنے ترنم سے یا گا کر پیش کیجیے۔

مشق

الف ۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1- اپنے علاقے کو درپیش اہم مسائل کی فہرست بنائیے۔ اگر اس باب میں کوئی مسئلہ بیان نہ ہوا ہو اور آپ اس سے واقف ہوں تو اس کا ذکر کیجیے۔

2- لفظ ''ناخواندگی'' سے کیا مراد ہے؟ تعلیم کیوں اہم ہے؟

3- جراثیم کیا ہوتے ہیں؟ جراثیم سے پیدا ہونے والی پانچ بیماریوں کے نام بتائیے ۔ ہم اپنے جسم میں جراثیم کو داخل ہونے سے کس طرح روک سکتے ہیں۔

ب۔ عملی کام

(i) بچوں کو کہیں کہ وہ پورے ہفتے میں صحت اور صفائی نہانے دھونے، دانتوں کے برش گھریلو استعمال (کرکٹ کپڑوں کی دھلائی ،کھانے پکانے اور پینے) کے لیے جتنا پانی استعمال کر رہے ہیں اس کا ریکارڈ رکھیں۔

(ii) ان کو بتائیں کہ قحط کی وجہ سے ان کو 25 فیصد پانی کم ملے گا۔ ان کے ریکارڈ کو دیکھتے ہوئے ان کو کہیں کہ وہ کہاں کہاں پانی کا استعمال کم کریں گے۔ اور ان کو ان کے منصوبوں پر پورا ہفتہ عمل کرنے کو کہیں۔

(iii) تبادلہ خیال کیجیے کہ منصوبے کتنے کامیاب رہے اور ان کی زندگی پر کیا اثرات پڑے۔

4- کوئی بھی ایک مسئلہ جس کی اس باب میں نشاندہی کی گئی ہے اس کو منتخب کریں اور اس کے بارے میں جتنی

بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں ایک منصوبہ بنایئے کہ یہ مسئلہ کیسے حل ہو سکتا ہے۔

5- اپنے اسکول میں یوم صحت منایئے۔صحت سے متعلق کوئی ایک مسئلہ جو آپ کے علاقے میں زیادہ ہے اس کی وجوہات ،علامت اور ممکنہ حل بتائیں۔اس پر ایک پرچم تیار کیجیے۔ اس پرچم میں علامات وجوہات اور حفاظت ضروری ظاہر کریں ۔ اس تصاویر کو مزید دلچسپ بنائیں۔ اس پر مکی پانچ کاپیاں بنا کر اپنے پڑوسیوں میں تقسیم کریں۔

اضافی سرگرمیاں

1- کسی تھرمل بجلی گھر یا بیراج کا دورہ کیجیے تا کہ آپ یہ جان سکیں کہ یہ کس طرح کام کرتے ہیں اور کس طرح ہمارے لیے فائدہ مند ہیں۔

2- اپنے اسکول میں ''آگہی میلہ'' لگایئے۔ چار یا چھ بچوں کے گروپ بنا کراس میں کسی ایک مسئلے کو اٹھایئے۔ اس کی وجوہات دریافت کیجیے اور اس کا حل تجویز کیجیے۔ اسٹال لگایئے جہاں آپ اپنا کام دوسروں کے سامنے پیش کر سکیں۔ اپنے والدین اور دوستوں کو اس میلہ میں مدعو کیجیے۔ کہانی کی کتابوں ، چارٹ ،تمثیل (ڈرامہ) اور دیگر سرگرمیوں کی مدد سے ان مسائل کو اجاگر کیجیے اور انہیں یہ بتایئے کہ وہ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔

.....☆☆.....

گیارہواں باب

فلاحی کام

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے

- فلاحی کام کیا ہوتا ہے
- مختلف قسم کے فلاحی کام

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے۔ اس کے عوام کی بڑی تعداد غریب ہے۔ حکومت نے ان کی فلاح و بہبود کے لیے ادارے قائم کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ لیکن چونکہ حکومت کے پاس وسائل محدود ہیں اور ضروریات بہت زیادہ ہیں اس لیے حکومت ان تمام ضروریات کو پورا نہیں کر سکتی ہے۔ غریبوں کی حالت دیکھتے ہوئے کئی غیر سرکاری تنظیموں (این جو اوز) اور فراخدل لوگوں نے سماجی فلاحی ادارے قائم کیے ہیں۔ ان میں سے چند سماجی فلاحی اداروں اور ان کی خدمات کا ذیل میں تذکرہ کیا جارہا ہے۔

یتیم خانے

ایسے بہت سے بچے ہوتے ہیں جن کی والدین کا انتقال ہو چکا ہوتا ہے یا وہ ان سے بچھڑ جاتے ہیں۔ ایسے بچوں کو یتیم کہا جاتا ہے۔ ان بچوں کے لیے بہت سے گھر قائم کیے گئے ہیں۔ دو گھروں کا ذیل میں تذکرہ کیا جارہا ہے۔

ایس او ایس چلڈرنز ویلیج

یتیم یا بچھڑے ہوئے بچوں کی دیکھ بھال کے لیے سب سے پہلے 1977ء میں بچوں کا ایس او ایس ویلیج قائم کیا گیا تھا۔ یہ کئی گھروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہر گھر میں کئی بچے ساتھ رہتے ہیں اور ایک تربیت یافتہ خاتون ان کی دیکھ بھال کرتی ہیں جو ان کی ماں کی طرح ہوتی ہے۔ کسی بھی عام خاندان کی طرح یہ ماں اور بچے مل جل کر کام کرتے ہیں۔ اپنے گھروں کی صفائی کرتے ہیں اور کھانا پکاتے ہیں۔ تمام بچے اسکول بھی جاتے ہیں۔ اس ویلیج میں تمام گھرانے باہم پڑوسیوں کی طرح رہتے ہیں۔

شکل 11.1 ایس او ایس چلڈرنز ویلیج

اپنا گھر

شکل 11.2 اپنا گھر

مولانا عبدالستار ایدھی نے ایدھی فاؤنڈیشن قائم کیا ہے۔ ایدھی فاؤنڈیشن مختلف قسم کے فلاحی کاموں سے ضرورت مند افراد کی مدد کرتی ہے۔ ان کی مہیا کردہ خدمات میں یتیم اور گھر سے بھاگے ہوئے بچوں کے لیے پناہ گاہ شامل ہیں۔ ان پناہ گاہوں کو ''اپنا گھر'' کہتے ہیں۔ اس میں بچوں کو رہائش، کھانا، کپڑے اور تحفظ فراہم کیا جاتا ہے ''اپنا گھر'' پورے پاکستان میں کئی جگہوں پر ہیں۔

سرگرمی: کوئی کھلونا، لباس یا کتاب لائیں جو آپ کو واقعی اچھی لگتی ہیں۔ ان کو جمع کیجیے۔ کسی یتیم خانے کا دورہ کیجیے اور وہاں ہر بچے کو ایک ایک چیز دے دیجیے۔

خصوصی بچّوں کے مراکز

بہت سے بچے دیکھنے، سننے یا بولنے سے معذور ہوتے ہیں۔ کچھ بچے ذہنی طور پر پس ماندہ رہ جاتے ہیں یعنی دوسرے بچوں کے مقابلے میں ان کی نشوونما بہت آہستہ ہوتی ہے۔ ان میں سے کچھ بچے عام اسکولوں میں جا سکتے ہیں۔ لیکن دوسرے بہت سے بچوں کے لیے خصوصی دیکھ بھال اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ذیل میں ایسے خصوصی مراکز کی دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

اداریو

اداریو پاکستان کی قدیم ترین فلاحی تنظیم ہے۔ یہ تنظیم 1920ء میں قائم ہوئی تھی۔ اداریو نابینا اور گونگے بچوں کو تعلیم و تربیت مہیا کرتا ہے۔ دور دراز سے آنے والے بچوں کے لیے اداریو میں ہاسٹل بھی ہیں۔ اسکول کی عمارت میں نابینا بچوں کے لیے مخصوص کتابوں کی لائبریری بھی ہے۔ ان بچوں کو مختلف ہنر سکھائے جاتے ہیں مثلاً سلائی کا کام، کرسیاں بُننا اور کمپیوٹر وغیرہ تاکہ وہ جب بڑے ہوں تو اپنا خیال خود رکھ سکیں اور خود اپنا سہارا بنیں۔

شکل 11.3 گونگے اور بہرے بچوں کا اسکول (اداریو)

دارالسکون

شکل 11.4 پس ماندہ بچوں کی نگہداشت کا گھر (دارالسکون)

دارالسکون ذہنی طور سے پس ماندہ بچوں کی نگہداشت کا گھر ہے۔ اس ادارے میں رہنے والے بچوں کے لیے تفریحی دورے، تصاویر کی نمائش اور دعوتیں منعقد کی جاتی ہیں تاکہ ان بچوں کو بھی دوسرے بچوں کی طرح کھیل کود اور تفریح کا موقع مل سکے اور یہ خود پر فخر کر سکیں۔

بلڈ بینک

بلڈ بینک اس لیے قائم کیا گیا ہے تاکہ ان لوگوں کو خون مہیا کر سکے جن کو اس کی ضرورت ہو۔ کیونکہ کسی حادثے کی وجہ سے ان کا خون ضائع ہو گیا ہو یا آپریشن کی وجہ سے خون کے کسی مرض میں مبتلا ہوں۔

پاکستان ریڈ کریسنٹ سوسائٹی (ہلالِ احمر)

ریڈ کراس سوسائٹی 1947ء میں قائم ہوئی تھی۔ 1974ء میں اس کا نام بدل کر ''پاکستان ہلالِ احمر سوسائٹی'' رکھ دیا گیا اور اس کا نشان بھی ریڈ کراس سے بدل کے ''ہلال احمر'' کر دیا گیا۔ یہ سوسائٹی جنگوں کے دوران یا قدرتی آفات مثلاً سیلاب یا زلزلوں کی صورت میں لوگوں کی مدد کرتی ہے۔ آج کل اس کی اہم سرگرمیوں میں بلڈ بنک (ذخیرہ خون) شامل ہے۔ بلڈ بنک لوگوں سے خون کے عطیے کی درخواست کرتا ہے۔ اس عطیہ شدہ خون کی جانچ کی جاتی ہے کہ یہ ہر طرح صحت مند ہو۔ پھر بلڈ بنک اس صحت مند خون کو ان لوگوں کے لیے استعمال کرتا ہے، جن کا بہت سا خون ضائع ہو گیا ہو یا انہیں خون کی کوئی بیماری ہو۔

ایک شخص ہلال احمر کو خون کا عطیہ دیتے ہوئے

شکل 11.5 ہلال احمر کی طرف سے راشن تقسیم کیا جا رہا ہے

فاطمید فاؤنڈیشن

فاطمید فاؤنڈیشن بھی ایک بلڈ بنک ہے۔ اس کا آغاز رضاکاروں کے ایک چھوٹے سے گروپ نے کیا تھا تا کہ ان بچوں کو خون فراہم کیا جا سکے جو خون کی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ فاطمید کے کئی بلڈ کیمپ ہیں جہاں رضا کار خون کا عطیہ دیتے ہیں۔ یہ خون پھر فاطمید کی اصل لیبارٹری میں پہنچایا جاتا ہے، جہاں جانچ پڑتال کے بعد اس کو ضرورت مندوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

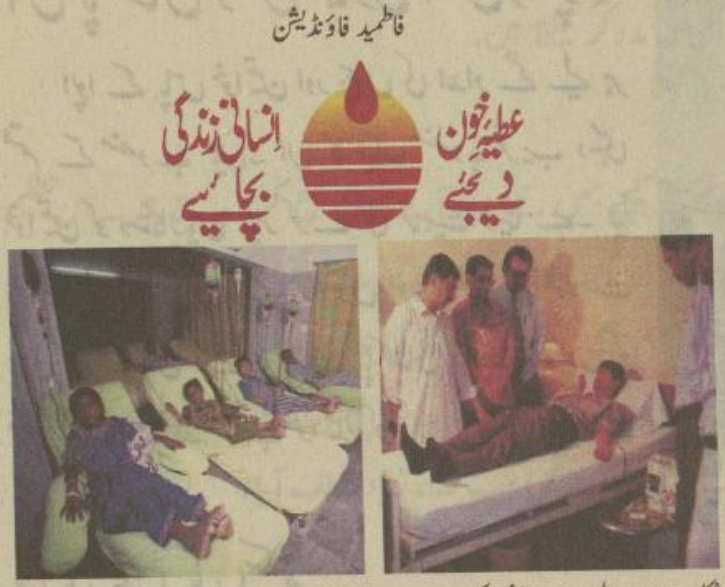

شکل 11.7 فاطمید فاؤنڈیشن کی جانب سے خون کا عطیہ لیا اور دیا جارہا ہے

تربیتی مراکز

اکثر لوگ غریب اور ضرورت مند ہوتے ہیں لیکن اپنی ضروریات کے لیے دوسروں پر بوجھ بننا نہیں چاہتے۔ وہ خود اپنی اور اپنے خاندان کی دیکھ بھال کرنا چاہتے ہیں۔ تربیتی مراکز غریب اور ضرورت مند افراد کو مختلف ہنر (مثلاً سلائی، دستکاری، لکڑی کا کام وغیرہ) سکھاتے ہیں۔ اس ہنر کو استعمال کر کے یہ لوگ اپنے لیے اور اپنے خاندان کے لیے روزی کما سکتے ہیں۔

شعبۂ سماجی بہبود

1952ء میں حکومتِ پاکستان نے غریب اور ضرورت مند افراد کے لیے شعبہ سماجی بہبود قائم کیا تھا۔ یہ شعبہ ایسے مراکز چلاتا ہے جہاں بالغوں اور بچوں کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ شعبہ بیواؤں کو بلا قیمت سلائی مشینیں مہیا کرتا ہے تا کہ وہ اپنی روزی خود کما سکیں اور اپنا اور اپنے بچوں کا سہارا بن سکیں۔

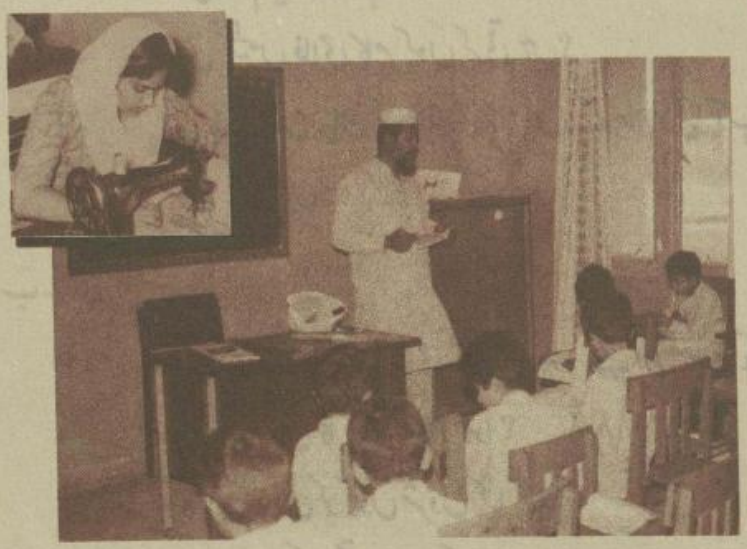

شکل 11.8 بچوں کو مفت تعلیم اور سلائی کا کام سکھایا جاتا ہے

شکل 11.9 اپوا کی جانب سے قائم کردہ ایک اسکول

آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن (اپوا)

اپوا کے پاس خواتین اور بچوں کی امداد کے لیے ہر قسم کے منصوبے ہیں۔ ان کا ایک منصوبہ غریب دیہی خواتین کو دستکاریاں تیار کرنے کی تربیت دینا ہے۔ یہ دست کاریاں شہروں میں دکانوں اور اسٹورز پر فروخت ہوتی ہیں۔ اس سے نہ صرف پاکستانی دست کاریوں کو فروغ ملتا ہے بلکہ غریب خواتین کو خود اپنا سہارا بننے میں بھی مدد ملتی ہے۔

سماجی تحفظ کی اسکیم

سماجی تحفظ کی اسکیم کے تحت صنعتی اور تجارتی ادارے قانوناً ایک مقررہ رقم ادا کرنے کے پابند ہیں جو ان کے ملازمین کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جا سکے۔ یہ رقم کارکنوں اور ان کے خاندان کی تعلیم، حفظانِ صحت اور فلاح و بہبود پر خرچ ہوتی ہے۔

مشق

الف ۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1- فلاحی کام کیا ہوتا ہے؟

2- فلاحی تنظیمیں فلاحی کام کیوں کرتی ہیں؟

3- اس باب میں بیان کردہ فلاحی کاموں کے علاوہ کیا آپ چند دوسری قسم کے فلاحی کاموں کے بارے میں سوچ سکتے ہیں؟

ب۔ عملی کام

1- اپنے علاقے کی کسی فلاحی تنظیم کا دورہ کیجیے اور معلوم کیجیے کہ :۔

(i) اس کا کب آغاز ہوا ؟

(ii) اس کو کیوں شروع کیا گیا؟

(iii) یہ کس قسم کا کام کرتے ہیں؟

(iv) وہ کون لوگ ہیں جو یہ خدمت ہیں؟

(iv) ایسے طریقے جن سے آپ ان کی مدد کر سکتے ہیں۔

ج۔ اضافی سرگرمیاں

1- اپنی جماعت کے ساتھ کسی فلاحی تنظیم کو منتخب کیجیے جس کے لیے آپ چندہ جمع کرنا چاہتے ہیں۔ اس تنظیم کے کسی نمائندے کو دعوت دیجیے کہ وہ آئے اور آپ کی جماعت کے سامنے تقریر کرے۔ کسی ایسی "چندہ دیجیے" تقریب کا اہتمام کیجیے جس میں اس تنظیم کے لیے چندہ اکٹھا کیا جا سکے۔

2- کسی فلاحی تنظیم کا پورے اسکول کے ساتھ دورہ کیجیے۔ دوسرے روز اپنی جماعت میں واپس آ کر اپنے دورے کے بارے میں تحریر کیجیے کہ آپ کو کس بات میں سب سے زیادہ لطف آیا۔

.....☆☆.....

بارھواں باب

سندھ کی چند اہم شخصیّتیں

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل شخصیات کی سیاسی و سماجی خدمات کے بارے میں پڑھیں گے

- لیڈی نصرت ہارون
- حیدر بخش جتوئی

لیڈی نصرت ہارون

نصرت خانم صاحبہ 1896ء میں ایران میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والدین وہاں سے ہجرت کر کے ہندوستان آ گئے اور پھر کراچی میں آباد ہو گئے ۔ 1914ء میں ان کی شادی سر عبداللہ ہارون سے ہوگئی۔ انہوں نے لڑکیوں کی تعلیم میں گہری دلچسپی لی اور اپنے گھر میں ایک اسکول کھول لیا۔ انہوں نے سندھ کی عورتوں کی حالت سدھارنے کے لیے انجمن خواتین کے نام سے خواتین کی ایک تنظیم بھی قائم کی۔

1938ء میں آپ آل انڈیا مسلم لیگ کی خواتین کی مرکزی کمیٹی کی رکن بن گئیں۔ آپ کو سندھ صوبائی خواتین کمیٹی کا صدر بھی چن لیا گیا۔ آپ کی سخت محنت کی بدولت کئی مسلم خواتین نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر لی۔ آپ نے 1946ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کے لیے گراں قدر و قابلِ تعریف خدمات انجام دیں اور مسلم لیگ کو بہت سی نشستیں جیتنے میں مدد کی۔

سرگرمی: لیڈی نصرت ہارون کی ان خوبیوں کی نشاندہی کیجیے جن کی وجہ سے انہوں نے سماجی اور سیاسی خدمات سرانجام دیں۔

حیدر بخش جتوئی

حید ربخش جتوئی لاڑکانہ ضلع کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں 1901ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام اللہ داد جتوئی تھا۔

تعلیم مکمل کرنے کے بعد حیدر بخش جتوئی نے سندھ کے محکمۂ محصولات میں بطور ہیڈ منشی ملازمت شروع کی۔ اپنی محنت، قابلیت اور ایمانداری کی بناء پر انھیں جلد ترقی ملی اور وہ ڈپٹی کلکٹر ہوگئے جو کہ برطانوی دور میں ایک اہم عہدہ تھا۔

1945ء میں انہوں نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا اور ''ہاری کمیٹی'' کے رکن ہو گئے۔ ہاری سندھی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی کسان کے ہیں۔

وہ سندھ کے کسانوں کو درپیش مشکلات سے آگاہ کرتے تھے۔ کسانوں کی حالت بہتر بنانے کے لیے انہوں نے سخت محنت کی ۔وہ ان کی حقوق کے لیے لڑتے رہے اور 1950 میں سندھ اسمبلی سے ''سندھ کرایہ داری قانون'' منظور کروایا۔ یہ قانون زمیندار (مالک) اور کرایہ دار کے درمیان حقوق کی صاف صاف وضاحت کرتا ہے۔ اس قانون نے ''کسانوں'' کو پیداوار کے آدھے حصے کا حقدار ٹھہرایا۔ کسانوں کے مسائل کو اجاگر کرنے اور ان میں ان کے حقوق کا شعور پیدا کرنے کے لیے انہوں نے ''ہاری حقدار'' کے نام سے ایک ہفت روزہ اخبار بھی جاری کیا۔

سنڌ جي آمين لکن هارين جي ٻڌڻ لاءِ ترجمان اخبار
Registered. No. S. 999
HARI HAQDAR Weekly
هفتيوار
هاري حقدار
سنڌ هاري ڪميٽي جي اخبار
ايڊيٽر - حيدر بخش الهداد خان جتوئي، بي - اي
چندن جا اڳهه
سالياڻو ۱۰-۰-۰
ڇهه مهينا ۶-۰-۰
ٽي مهينا ۳-۰-۰
سنڌي ٻي سٽ ۽ ۰-۸-۰
انگريزي ٻي سٽ ۽ ۰-۱۰-۰
مئنيجر هاري حقدار
الهندو ڪهوڙ حيدرآباد سنڌ.
سال ۷
نمبر ۱۳
حيدرآباد سنڌ. جمعه ۹ اپريل ۱۹۵۴ع مطابق ۳ شعبان المعظم ۱۳۷۳ھ
قيمت ۰-۳-۰
هفت روزه اخبار "هاري حقدار"

ہاری حقدار اخبار کا عکس

حیدر بخش جتوئی ایک بااصول شخص تھے اور اپنا کام انتہائی دیانت داری اور خلوص سے سرانجام دیتے تھے۔ حیدر بخش جتوئی ایک شاعر اور ادیب بھی تھے۔ انہوں نے بہت سی کتابیں لکھیں، ان میں ''قرآن شریف کے خلاصے'' کے علاوہ ''تحفظِ سندھ'' اور'' آزادیٔ قوم'' شامل ہیں۔

21 مئی 1970ء کو ان کا انتقال ہوا۔ سندھ کے کسانوں اور ہاریوں کے لیے خدمات کے اعتراف کے طور پر حکومتِ پاکستان نے 23 مارچ 2001ء کو انہیں ''ہلالِ امتیاز'' کا قومی اعزاز عطا کیا۔

سرگرمی: آپ کے خیال میں حیدر بخش جتوئی نے سندھ کے کسانوں کی خدمت کرنے کے لیے کیا قربانیاں دیں۔

مشق

الف ۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1- لیڈی نصرت ہارون نے سندھ کی خواتین کے لیے کون سے خدمات سرانجام دیں؟

2- لیڈی نصرت ہارون اور حیدر بخش جتوئی کی ذاتی خوبیوں کی نشاندہی کیجیے۔ آپ اپنے اندر یہ خوبیاں کس طرح پیدا کر سکتے ہیں؟

ب۔ عملی کام

1- معلوم کیجیے کہ گزشتہ سال ''ہلال امتیاز'' کا اعزاز کن لوگوں کو ملا ہے۔ وہ وجوہات بھی معلوم کیجیے کہ انہیں یہ اعزاز کیوں دیا گیا ہے۔

2- سندھ کے مسائل کے حل کے لیے کون شخص آج سب سے اہم کام کر رہا ہے۔ اس شخصیت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے اور اپنی کلاس میں ان معلومات کو بیان کیجیے۔

ج۔ اضافی سرگرمی

1- کس سماجی کارکن یا ایسے شخص کو جو دوسروں کے حقوق کے لیے کام کر رہا ہے بطور مہمان مقرر اپنے اسکول میں بلائیے تا کہ وہ اپنے کام کے بارے میں بتا سکے۔

.....☆☆.....

تیرھواں باب

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے نبیؐ پاک محمد مصطفیٰ ﷺ 12 ربیع الاول بمطابق 20 اپریل 571ء کو شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔ قبیلہ قریش کے بنو ہاشم خاندان سے آپؐ کا تعلق تھا۔ آپؐ کی ولادت سے چھ ماہ قبل آپؐ کے والد حضرت عبداللہ فوت ہوگئے۔ آپؐ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے آپؐ کا نام محمد (بے حد تعریف کیا گیا) رکھا۔ آپؐ کی والدہ کا نام حضرت بی بی آمنہ تھا۔ عربوں میں رواج تھا کہ بچوں کی ابتدائی پرورش کے لیے انھیں گاؤں کی عورتوں کے حوالے کر دیا جاتا تھا۔ یہ خواتین ان بچوں کی نگہداشت کرتی تھیں۔ اس طرح انھیں گاؤں کی صحت بخش فضا ملتی تھی اور خالص عربی زبان بھی انھیں آنے لگتی تھی۔ چنانچہ آپؐ کو بنو سعد قبیلے کی ایک خاتون بی بی حلیمہ سعدیہ کے حوالے کیا گیا۔ بی بی حلیمہ سعدیہ آپؐ کو بے حد چاہتی تھیں اور محبت اور شفقت کے بہترین ماحول میں انھوں نے آپؐ کی ابتدائی پرورش فرمائی۔ آپؐ نے کچھ عرصہ بی بی حلیمہ کے پاس گزارا اور پھر واپس مکے میں اپنی والدہ ماجدہ کے پاس آ گئے۔

ابھی آپؐ صرف 6 سال کے تھے کہ آپؐ کی والدہ کا انتقال ہوگیا اور آپؐ اپنے دادا حضرت عبدالمطلب کے ساتھ رہنے لگے۔ دو سال بعد آپؐ کے دادا بھی فوت ہوگئے۔ اب آپؐ کی پرورش آپؐ کے چچا حضرت ابوطالب نے اپنے ذمے لے لی۔

جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ذرا بڑے ہوئے تو بھیڑوں اور اونٹوں کے گلے کی نگہداشت کرنے لگے۔ جب آپؐ جوان ہوئے تو بطور تاجر کام کرنے لگے۔ تمام معاملات میں آپؐ بے حد دیانت دار اور امانت دار تھے۔ اسی بنا پر اہلِ مکہ آپؐ کو ''الصادق'' (سچے) اور ''الامین'' (دیانت دار یا امانت دار) کہنے لگے۔ آپؐ کی دیانت اور امانت کے بارے میں سن کر مکہ کی ایک اعلیٰ نسب اور دولت مند خاتون حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے کاروبار کی ذمے داری آپؐ کے سپرد کر دی۔ ملک شام کے پہلے تجارتی سفر میں آپ کی دیانت داری کی وجہ سے حضرت خدیجہؓ کو توقع سے کہیں زیادہ منافع ملا۔ آپؐ نے انھیں منافع اور بالکل صحیح صحیح حساب دیا۔ آپؐ کی دیانت اور سچائی کے باعث حضرت بی بی خدیجہؓ اتنی متاثر ہوئیں کہ انھوں نے آپؐ کو شادی کا پیغام بھجوایا۔ آپؐ نے اس رشتے کو قبول کر لیا اور بی بی خدیجہؓ سے آپؐ نے نکاح فرمایا۔ اس وقت آپؐ کی عمر مبارک 25 سال تھی۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانے میں اہلِ مکہ بتوں کو پوجتے تھے۔ وہ جھوٹ بولتے تھے اور چوری کرتے تھے، شراب نوشی کرتے تھے اور جوا کھیلتے تھے۔ معمولی معمولی باتوں پر وہ آپس میں لڑ پڑتے تھے اور ایک دوسرے کو قتل کر دیتے تھے۔ لڑکی کی ولادت پر وہ بہت ناخوش ہوتے تھے اور اکثر لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو یہ خراب رسمیں نہایت ناپسند تھیں۔ آپ حرا نام کے ایک غار میں جو مکہ کے قریب ہی ہے، جا کر یادِ الٰہی میں مصروف ہو جاتے تھے۔ ایک دن

اسی غار میں حضرت جبریل علیہ السلام آپؐ کے پاس آئے اور آپؐ کو اللہ کا پیغام دیا۔ انھوں نے آپؐ کو بتایا کہ اللہ پاک نے آپؐ کو اپنا نبی بنایا ہے۔ اس وقت آپؐ کی عمر مبارک 40 سال تھی۔

جب آپؐ کو اللہ کی طرف سے نبوت کا پیغام غارِ حرا میں ملا تو آپؐ نے لوگوں سے کہا کہ وہ غلط رسموں کو ترک کر دیں۔ آپؐ نے ان سے کہا کہ بتوں کے بجائے ایک اللہ کی عبادت کریں۔ آپؐ کے اس اعلان پر اہلِ مکہ بے حد ناراض ہوئے۔ حتیٰ کہ آپؐ کے قریبی رشتے دار بھی آپؐ کے دشمن ہوگئے۔ کفار کے ہاتھوں حضورؐ اور حضورؐ کے ساتھیوں نے بے حد تکالیف اٹھائیں۔ ایک دن اللہ پاک کا حکم آیا کہ آپؐ شہر مکہ سے شہر مدینہ چلے جائیں۔ اس عمل کو ہجرت کہتے ہیں۔

مدینے میں لوگوں نے اسلام قبول کرنا شروع کیا اور جلد ہی مسلمانوں کی خاصی تعداد ہوگئی۔ نبی اکرمؐ نے مدینے میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی۔ جسے ''مسجدِ نبوی'' کہتے ہیں۔ دشمنانِ اسلام نے آپؐ کو مدینے میں بھی چین سے بیٹھنے نہیں دیا۔ ہجرت کے دوسرے سال ہی کفار نے ایک بڑی فوج جمع کی اور بدر نامی جگہ پر جنگ کی۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد صرف 313 تھی اور کفار کی تعداد 1000 تھی۔ لیکن مسلمان کامیاب ہوئے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو کئی جنگوں کے لیے مجبور کیا گیا۔ لیکن ہر بار اسلام کے دشمنوں کو شکست ہوئی۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ سادہ لباس پہنتے تھے اور جو کچھ میسر آجاتا، وہ کھا لیتے تھے۔ اپنا کام اپنے ہاتھوں سے کرتے تھے۔ آپؐ نہایت مہربان تھے اور لوگوں کو ان کی خطاؤں پر معاف فرما دیتے تھے۔ آپؐ کو بچوں سے بے حد پیار تھا اور کبھی کبھی ان کے ساتھ کھیلا بھی کرتے تھے۔ آپؐ غریبوں اور ناداروں کی مدد فرماتے تھے۔ آپؐ اپنے پڑوسیوں کا بھی خیال رکھتے اور ان کو عزت دیتے تھے۔

ہجرت کے دسویں سال میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے حج فرمایا۔ عرفات کے میدان میں موجود لوگوں سے آپؐ نے خطاب فرمایا۔

''لوگو! تمھارا اللہ ایک ہے۔ کوئی دوسرا اس جیسا یا اس کے برابر نہیں ہے۔ کسی عربی کو کسی عجمی (غیر عرب) پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے اور نہ کسی گورے کو کسی کالے پر اور نہ کسی کالے کو کسی گورے پر کسی اعتبار سے فضیلت حاصل ہے۔ بے شک اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔''

''تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم کو مٹی سے بنایا گیا تھا۔''

''انسان کی حیثیت سے کمزور اور طاقت ور، غریب اور امیر اور حاکم اور محکوم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ آپ کی جان، مال اور عزت محترم ہیں اور کسی کو بھی ان کا احترام ختم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔''

''اے لوگو! ایک مسلمان، دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور اس طرح تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔''

''غلط راہ مت اختیار کرنا اور سیدھے راستے پر قائم رہنا۔'' یاد رکھو! تم جلد ہی اللہ کے سامنے پیش ہوگے اور اپنے اعمال کے لیے جواب دہ ہوگے۔ ہر گناہ گار اپنے ہی گناہوں کے لیے ذمے دار ہوگا۔ بیٹے کو اس کے باپ کے گناہوں کے لیے

ذمے دار قرار نہیں دیا جائے گا اور نہ باپ اپنے بیٹے کے گناہوں کا ذمے دار ہوگا۔"

"میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جن کو اگر تم مضبوطی سے تھامے رہے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔ اول، اللہ کی کتاب یعنی قرآن اور دوئم میری سنت۔"

اگلے سال 63 برس کی عمر میں 12 ربیع الاول 11 ہجری مطابق 632ء آپؐ نے وصال فرمایا۔

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے محبوب رسول ﷺ کی تعلیمات پر سچے دل سے عمل کریں اور قول اور فعل کے اعتبار سے صحیح مسلمان بنیں۔

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

2۔ اہلِ مکہ آپؐ کو "الصادق" اور "الامین" کیوں کہتے تھے؟

3۔ نبی اکرمؐ کی مخالفت، کفارِ مکہ نے کیوں کی؟

4۔ حضورؐ کے حج کے خطبے سے ہمیں کیا پیغام ملتا ہے؟

ب۔ عملی کام

1۔ سعودی عرب کے نقشے میں مکہ اور مدینہ تلاش کیجیے۔

2۔ اپنے اسکول میں عید میلاد النبیؐ منائیے۔ کسی عالمِ دین کو بلائیے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور تعلیماتِ مبارکہ پر تقریر کریں۔

چودھواں باب

خلفائے راشدینؓ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہلا خلیفہ چنا گیا۔ آپ حضور اکرمؐ کے بچپن کے ساتھی اور دوست تھے۔ آپؓ تاجر تھے اور اہل مکہ آپؓ کی بہت عزت کرتے تھے۔ جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اعلانِ نبوت فرمایا، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسی وقت اسلام قبول فرمالیا۔ اہلِ قریش کی شدید مخالفت کے باوجود آپ نے اسلام کی حمایت جاری رکھی۔

جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے واقعہ معراج بیان کیا تو کفارِ مکہ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا "تمھارے نبی عجیب بات بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انھوں نے آسمانوں کی سیر کی اور اسی شب واپس مکہ آ گئے"۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ "کیا انھوں نے ایسا ہی کہا ہے جو تم مجھے بتا رہے ہو"؟ اس پر کفار نے کہا کہ "ہاں وہی ہم سے ایسی بات کر رہے تھے۔" یہ سنتے ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فوراً کہا کہ "جو کچھ تم بتلا رہے ہو اگر آپؐ نے کہا ہے تو بلاشبہ سچ ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ جو انھوں نے کہا ہے وہ سچ ہے۔" اس واقعہ کے بعد حضورؐ نے آپ کو الصدیق (سچ کا گواہ) کا لقب عطا فرمایا۔

دشمنانِ اسلام سے جنگوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ ہمیشہ نبیٔ اکرمؐ کے ساتھ رہے اور آپؐ کو بہترین مشورے دیتے رہے۔ آپ کی پیاری بیٹی حضرت عائشہؓ کا نکاح سرکارِ دوعالمؐ سے ہوا تھا۔ جب بھی مسلمانوں کو مالی مدد کی ضرورت ہوئی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دل کھول کر مدد فرمائی۔

حضور اکرمؐ کے وصال کے بعد مسلمانوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو پہلا خلیفہ چنا۔ اس تاریخی موڑ پر آپ نے خلافت کی ذمے داری سنبھالی۔ آپ نے مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا: "میری نظر میں طاقتور اور کمزور یکساں ہیں اور میں دونوں سے عدل کروں گا۔ اگر میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کروں تو آپ میری اطاعت کریں۔ اگر اللہ کے قوانین اور رسول اللہؐ کے احکامات سے میں دوری اختیار کروں تو آپ میری اطاعت ہرگز نہ کریں۔"

دورانِ خلافت آپ کو کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ بعض لوگوں نے نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ بھی کیا۔ بعض مسلمان قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ دونوں چیلنجوں کا آپ نے دلیری اور قوت سے مقابلہ کیا اور کامیاب ہوئے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ ایک رحم دل انسان تھے۔ بہت سادہ مزاج تھے۔ غریبوں کی مدد کرتے تھے اور ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ خلیفہ بننے کے بعد بھی نہ صرف اپنی بکریوں کا اپنے ہاتھ سے دودھ دوہتے تھے بلکہ پڑوسیوں کی بکریوں کا بھی

دودھ دوہا کرتے تھے۔

بطور خلیفہ بہت تھوڑی رقم بطور تنخواہ لیتے تھے۔ وصال کے وقت آپ اس سرکاری رقم کے بارے میں بے حد بے چین تھے جو آپ نے بطور تنخواہ لی تھی۔ چنانچہ آپ نے حکم دیا کہ آپ کی ملکیت کا ایک حصہ بیچ کر تنخواہ کے بطور لی گئی سرکاری رقم واپس جمع کرادی جائے۔

21 جمادی الثانی 13 ہجری کو آپ نے 63 سال کی عمر میں وفات پائی اور حضورؐ کے پہلو میں روضۂ اقدس ہی میں سپردِ خاک ہوئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے بعد مسلمانوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوسرا خلیفہ چنا۔ جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے تبلیغ اسلام شروع کی، اس وقت دشمنانِ اسلام میں سے ایک اہم شخص عمر بھی تھے۔ لیکن بعد میں آپ نے اسلام قبول کرلیا۔ آپ کے اسلام قبول کرنے کے وقت تک 11 خواتین اور 40 مرد اسلام قبول کر چکے تھے۔ آپ کے قبولِ اسلام کے بعد اسلام کو بڑی قوت حاصل ہوئی۔ نبی اکرمؐ نے مسلمانوں سے کہا کہ وہ باہر جمع ہوں اور کھلے عام عبادت کریں۔

آپ کی خلافت کے دوران مسلمانوں نے کئی جنگیں جیتیں اور کئی گاؤں، شہر اور ملک اسلامی ریاست میں شامل ہوئے۔ آپ نے مساجد بنوائیں اور اماموں اور مدرّسوں کا تقرر کیا تاکہ لوگ ان پڑھ نہ رہیں۔ سرکاری خزانے یعنی بیت المال سے بہت تھوڑی رقم آپ نے اپنی تنخواہ کے طور پر مقرر کی۔ آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ ''مجھے بیت المال سے بس اتنا ہی ملنا چاہیے جو میرے اور میرے اہلِ خانہ کے لیے کم سے کم ضرورتوں کے لیے کافی ہو۔'' چنانچہ ماہانہ تنخواہ صرف دو درہم مقرر ہوئی۔ اس نقد تنخواہ کے علاوہ دو جوڑے کپڑے، ایک گرمیوں کے لیے اور ایک سردیوں کے لیے بھی مقرر ہوا۔ اتنی کم رقم سے آپ اور آپ کے اہلِ خانہ کو گزر بسر کرنا بہت مشکل کام تھا۔ چنانچہ بعض اوقات آپ مقروض ہوجاتے تھے۔ آپ بہت سادہ کھانا کھاتے تھے۔ صرف تین روٹی آپ کی دن بھر کی غذا تھی۔ بعض اوقات ان کو دودھ کے ساتھ اور بعض اوقات زیتون کے تیل میں ڈبو کر کھالیا کرتے تھے۔

حضرت عمر فاروقؓ عدل کے لیے مشہور ہیں۔ آپ کی نظر میں غریب اور امیر یکساں تھے۔ حج کے موقع پر تمام علاقوں کے حاکم (گورنر) مدینہ منورہ میں جمع ہوتے تھے۔ اگر کسی شخص کو ان سے کوئی شکایت ہوتی تو اس کا ازالہ کیا جاتا تھا۔ جو گورنر معاملات کو اچھی طرح نہیں نمٹاتے تھے انھیں سزا دی جاتی تھی۔ رات کے وقت بھیس بدل کر آپ مدینے کی گلیوں میں جاتے تھے تاکہ لوگوں کی تکالیف اور حالات کا از خود جائزہ لے سکیں اور ضرورت مندوں کی مدد بھی کرسکیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مدینے سے سیکڑوں میل دور دریائے فرات کے کنارے کوئی کتا بھی بھوک کی وجہ سے مرگیا، تو عمر کو اس کا بھی اللہ کے ہاں حساب دینا ہوگا۔

حضرت عمر فاروقؓ کے چند اقوالِ زریں درج ذیل ہیں اور ان اقوال میں ہمارے لیے اہم پیغام ہے:

- اپنے فرائض کو بہترین طور سے ادا کرنا بہترین عبادت ہے۔
- جو لوگ دوسروں پر رحم کرتے ہیں اللہ پاک ان پر رحم کرتا ہے۔
- تین چیزیں آپ کے بھائی کے دل میں آپ کے لیے محبت پیدا کریں گی۔ جب ملاقات ہو تو سلام میں پہل کریں۔ اس کا پسندیدہ نام لے کر مخاطب ہوں اور جب وہ ملاقات کے لیے آئے تو اسے بیٹھنے کے لیے جگہ دیں۔
- علم حاصل کریں کیونکہ اس عمل کے دوران آپ صبر، اپنی نظروں میں اپنی عزت اور احساسِ ذمہ داری سیکھیں گے۔

حضرت عمر فاروقؓ ساڑھے دس سال تک خلیفہ رہے۔ ایک دن نمازِ فجر کے وقت ایک غلام ابولؤلؤ فیروز نے آپ کو شہید کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی قبر کے ساتھ آپ کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کے بعد حضرت عثمان غنیؓ کو مسلمانوں کا تیسرا خلیفہ بنایا گیا۔ حضرت عثمان غنیؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے قریبی دوست تھے۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو آپ نے اسے قبول فرمایا۔ قبولِ اسلام کے وقت آپ کی عمر 34 سال تھی۔

حضرت عثمان غنیؓ ایک دولت مند تاجر تھے لیکن بہت سادگی سے رہتے تھے۔ تبلیغ اسلام کے لیے آپ نے بے حد مال صرف کیا اور مسلمانوں کی مالی مدد بھی کی۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیات مبارکہ میں دشمنانِ اسلام سے ایک جنگ کے لیے دس ہزار مجاہدین کے لشکر کو ساز و سامان سے لیس کیا، ایک ہزار اونٹ فراہم کیے، 70 گھوڑے اور ایک ہزار دینار (سونے کے سکے) فراہم کیے۔ جب مدینے کے مسلمانوں کو پانی کے حصول میں دقت پیش آنے لگی تو آپ نے ایک یہودی سے 35 ہزار درہم (چاندی کے سکے) میں ایک کنواں خریدا اور مسلمانوں کو مفت پانی حاصل کرنے کی اجازت دی۔ سرکار دوعالمؐ نے آپ کی انتہائی سخاوت کی بنا پر آپ کو غنی کے لقب سے نوازا۔

حضرت عثمان غنیؓ کو حضورِ پاکؐ سے بے حد محبت تھی۔ اسی طرح حضور پاکؐ کو بھی حضرت عثمان غنیؓ سے بے حد لگاؤ تھا۔ حضور پاکؐ کی دو بیٹیاں ایک کے بعد دوسری حضرت عثمان غنیؓ کو بیاہی گئیں۔ اس لیے آپ کو ''ذوالنورین'' یعنی (دو نور والا) کہا جاتا ہے۔

دشمنانِ اسلام کے خلاف تمام جنگوں میں آپ نے حصہ لیا۔ صرف جنگِ بدر میں آپ نے حصہ نہیں لیا کیونکہ آپ کی زوجہ محترمہ شدید بیمار تھیں۔

حضرت عثمان غنیؓ کی عہدِ خلافت میں مسلسل فتوحات کے باعث اسلامی ریاست کا رقبہ خاصا وسیع ہو گیا تھا۔ آپ نے قرآن حکیم کا بالکل درست نسخہ تیار کرایا اور اس کی نقلیں جن پر تصدیقی مہریں بھی لگائی گئی تھیں، مسلم دنیا کے مختلف حصوں میں بھجوائیں تاکہ اس سے مزید نسخے بن سکیں اور مسلمانوں کو قرآنِ حکیم بالکل صحیح صورت میں پڑھنے کے لیے مل سکے۔ اس طرح

آپ نے اللہ کا پیغام دور دور تک پہنچایا۔ حضرت عثمان غنیؓ کے آدھے دور یعنی پہلے چھ سال میں حالات پرسکون تھے۔ اس کے بعد دشمنانِ اسلام نے آپ کے بارے میں جھوٹی خبریں اڑانا شروع کیں۔ آپ ان کی شکایات کا ہمیشہ خندہ پیشانی اور انتہائی نرمی سے جواب دیتے۔ آپ کی نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھایا گیا۔ ایک دن جب آپ اپنے گھر میں قرآنِ حکیم کی تلاوت فرما رہے تھے اس وقت گھر میں گھس کر آپ کو شہید کر دیا گیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد مسلمانوں نے حضرت علیؓ کو مسلمانوں کا چوتھا خلیفہ بنایا۔

حضرت علیؓ، حضرت ابوطالب کے بیٹے تھے جو حضور ﷺ کے سگے چچا تھے۔ حضرت علیؓ کی پرورش حضور اکرمؐ نے نہایت محبت اور شفقت سے خود فرمائی تھی۔ بچوں میں سب سے پہلے حضرت علیؓ نے اسلام قبول کیا۔

حضور اکرمؐ کی حیاتِ طیبہ میں جتنی جنگیں ہوئیں ان سب میں نہایت دلیری سے حضرت علیؓ نے حصہ لیا۔ نہایت بہادری اور ہمت سے آپ نے خیبر کے قلعہ کو فتح کیا۔ حضور اکرمؐ نے آپ کو ''اسد اللہ'' یعنی ''اللہ کا شیر'' کا خطاب دیا۔

حضرت علیؓ علم کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ دینی اور دنیوی دونوں علوم کے بارے میں آپ کی معلومات نہایت وسیع تھیں۔ ایک موقع پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ''میں علم کا شہر ہوں، علیؓ اس کا دروازہ ہیں''۔ تینوں خلفائے راشدین اپنے دورِ خلافت کے اہم معاملات میں آپؓ سے مشورہ لیتے رہتے تھے۔

حضور اکرمؐ کی سب سے عزیز اور سب سے چھوٹی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے حضرت علیؓ کا نکاح ہوا تھا۔ حضرت فاطمہؓ سے حضرت علیؓ کے دو بیٹے حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ تھے۔ حضرت علیؓ کے کردار کی دو اہم خوبیاں بہادری اور قربانی ان دونوں بیٹوں کو ملی تھیں۔

حضرت علیؓ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اللہ کے نام پر اپنی ہر چیز غریبوں کو دے دیتے تھے۔ کوئی سائل آپؓ کے در سے کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹا۔ آپؓ کے پاس کوئی ملازم نہیں تھا۔ آپ سارے کام اپنے ہاتھوں سے کرتے تھے۔ اکثر اوقات میں آپ یادِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے اور اکثر روزے رکھتے تھے۔

دشمنانِ اسلام کی طرف سے جھوٹی خبریں پھیلانے کے باعث مسلمانوں میں نااتفاقی پیدا ہوئی اور وہ ایک دوسرے سے لڑنے لگے۔ حضرت علیؓ نے مسلمانوں کو متحد رکھنے کی سخت کوشش کی۔ اپنی خلافت کے پانچویں سال ایک صبح جب آپ نمازِ فجر مسجد میں ادا کر رہے تھے، ایک دشمن نے آپ پر حملہ کیا اور شدید زخمی کر دیا۔ اس قاتلانہ حملے کے تیسرے روز یعنی 21 رمضان کو ان زخموں کی تاب نہ لا کر آپ انتقال فرما گئے۔ آپ کا روضہ عراق کے شہر نجف اشرف میں ہے۔

جہاد

جہاد کے معنی محنت اور کوشش کے ہیں اور اسلام میں اس کا مفہوم ہے ''حق کی سربلندی، اس کی اشاعت و حفاظت

کے لیے ہر قسم کی کوشش، قربانی اور ایثار کرنا، اپنی تمام مالی، جسمانی اور دماغی قوتوں کو اللہ کی راہ میں صرف کرنا۔ یہاں تک کہ اس کے لیے اپنے اہل وعیال، اپنے عزیز واقارب، خاندان اور قوم کی جانیں تک قربان کر دینا۔ حق کے دشمنوں کی کوششوں کو ناکام بنانا، ان کی تدبیروں کو اکارت کر دینا، ان کے حملوں کو روکنا، نیز اس کے لیے اگر میدانِ جنگ میں آ کر ان سے لڑنا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کرنا"۔ اسی لیے جہاد کو اسلام میں بہت بڑی عبادت قرار دیا گیا ہے۔

اَمر بِالْمَعْرُوْف وَ نَهی عَنِ الْمُنکَر

اَمر کے لفظی معنی ہیں کسی کام کے کرنے کا حکم دینا اور نَہی کے معنی ہیں کسی بات سے روکنا۔ معروف کے معنی ہیں جانا پہچانا۔ جسے آپ جانتے پہچانتے ہوں، جو آپ کی فطرت سے موافقت رکھتا ہو، جس سے کوئی اجنبیت محسوس نہ ہو۔ شرعی اصطلاح میں اس کا مطلب ہے نیک کام، جنھیں انسان کی اپنی فطرت اور پورا انسانی معاشرہ اچھے کاموں کی حیثیت سے پہچانتا ہو۔ اس کے برعکس منکر وہ ہے، جو انسانی فطرت سے مطابق نہ ہو اور انسان فطری طور پر اسے اچھا نہ سمجھے۔ عام الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ امر بالمعروف سے مراد ہے، نیک کاموں کا حکم دینا اور نَہی عَنِ المُنکَر سے مراد ہے بُرائی سے روکنا۔

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو صدیق کا خطاب کیسے ملا تھا؟

2۔ حضرت عمرؓ کے کسی ایک قول کو بیان کیجیے اور بتائیے کہ آپ اس پر کس طرح عمل کر سکتے ہیں یا کر سکتی ہیں؟

3۔ اسلام کے لیے حضرت عثمانؓ کی خدمات بیان کیجیے۔

4۔ حضرت علیؓ کی زندگی کی کون سی خوبی آپ کو سب سے زیادہ پسند ہے اور کیوں؟

5۔ جہاد کی اہمیت مختصراً بیان کیجیے۔

6۔ اَمر بالمعروف ونَہی عَنِ المُنکَر سے کیا مراد ہے؟

ب۔ عملی کام

1۔ تمام خلفاء راشدینؓ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ ان میں سے کوئی ایک خوبی اپنی زندگی میں اپنائیے۔ اس پر عمل کیجیے اور اپنی کوششوں کا ریکارڈ رکھیے۔

ج۔ اضافی سرگرمی

1۔ اپنی کلاس میں کسی عالم کو بلوائیے اور خلفائے راشدینؓ کی زندگی پر لیکچر کا اہتمام کیجیے۔

جملہ حقوق بحق سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو محفوظ ہیں

تیار کردہ : سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ بہ تعاون آغا خان یونیورسٹی، انسٹیٹیوٹ فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، کراچی
منظور کردہ : وفاقی وزارتِ تعلیم (شعبۂ نصاب) اسلام آباد بہ مراسلہ نمبر F-4-4/2003-SS-1 بتاریخ 15 مارچ 2004ء
بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس صوبۂ سندھ
قومی کمیٹی برائے جائزۂ کتب نصاب کی تصحیح شدہ

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد — کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان — ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد
پاک سرزمین کا نظام — قوّتِ اُخوّتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت — پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد
پرچمِ ستارہ و ہلال — رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال — جانِ استقبال
سایۂ خُدائے ذُوالجلال

سلسلہ وار نمبر	11372		پبلشر کوڈ نمبر 6
ماہ و سالِ اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
اپریل 2004	اول	25,000	27.25